صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 26 جون 2020ء بمطابق 04 ذی القعد 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

ٱلرَّحۡمَـٰنُO عَلَّمَ ٱلۡقُرۡءَانَO خَلَقَ ٱلۡإِنسَـٰنَO عَلَّمَهُ ٱلۡبَيَانَO ٱلشَّمۡسُ وَٱلۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍO وَٱلنَّجۡمُ وَٱلشَّجَرُ يَسۡجُدَانِO وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلۡمِيزَانَO أَلَّا تَطۡغَوۡاْ فِى ٱلۡمِيزَانِO وَأَقِيمُواْ ٱلۡوَزۡنَ بِٱلۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُواْ ٱلۡمِيزَانَO وَٱلۡأَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡأَنَامِO فِيهَا فَـٰكِهَةٌ وَٱلنَّخۡلُ ذَاتُ ٱلۡأَكۡمَامِ۔

(ترجمہ): (خداجو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): Leave applications: کچھ معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، جناب محمد ظہور صاحب، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، حاجی فضل الٰہی صاحب، بابر سلیم خان صاحب، مسماۃ ماریہ فاطمہ صاحبہ، سردار رنجیت سنگھ صاحب، ابراہیم خٹک صاحب، جناب محمد ریاض صاحب، جناب کامران بنگش صاحب، جناب شکیل بشیر ایم پی اے صاحب، جناب سراج الدین خان کی Application بھی ہے، ان تمام اراکین کی درخواستیں 26 جون 2020 کی، ہاؤس کے سامنے Put کرتا ہوں، منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

ڈپٹی سپیکر: جی سلطان خان!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میں ایک موشن موو کرتا ہوں پھر اس کے بعد آپ کارروائی چلائیں، I hereby intend to move the-----

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، آج پاکستان کے نامور سیاستدان اور ہماری جماعت کے سابق امیر سید منور حسن صاحب جو ہیں، ان کی Death ہو گئی ہے، وہ گزشتہ ایک دو ہفتوں سے بیمار تھے، Coma میں تھے، آئی سی یو کے اندر ان کو ٹریٹمنٹ مل رہی تھی، وہ 1977 میں پاکستان کے اندر قومی اسمبلی میں سب سے زیادہ ووٹ لینے والے Candidate تھے، اس وقت انہوں نے الیکشن جیتا تھا، بعد میں وہ الیکشن کینسل ہوا، Students politics کے اندر بھی ایکٹیو رہے، میں چاہتا ہوں کیونکہ میری پارٹی کے لیڈر بھی ہیں، یہاں ایک Acknowledgment کے طور پر میں نے بات کی، میں اپنی طرف سے ان کو Tribute اسمبلی کے فلور پر پیش کرتا ہوں اور آپ کی اجازت سے میں ایوان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کے لئے ہم Jointly دعا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دعائے مغفرت کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب! چونکه نن خو په ضمنی بجټ باندې عمومی بحث دے خو پرون مونږه دلته یو ریزولیوشن متفقه پاس کړے وو او هغه ریزولیوشن د دې د پاره وو چې باهر خلق زمونږه په خلیجی ممالکو کښې وفات شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب! په دې یوه هفته کښې درې لاشونه زما د حلقې هغه د لاهور په ائرپورټ باندې کوز شو، نن زما یو کلی والا وفات شوے دے او زه هغې د پاره اوس روان یم لاهور ته، لس بجې فلائټ دے، سبا ما ښام بیا هم بل لاش به راځی او هغه، جناب سپیکر صاحب! زما دا درخواست دے چې تاسو مهربانی اوکړئ او په دې عوامو باندې رحم اوکړئ، د لاهور نه چې زمونږه هغه لاش راشی او بیا د لاهور نه ئے مونږه را اوچتوؤ، مونږه ئے د ملتان نه را اوچتوؤ نو مونږه وایو که د پیښور په ائرپورټ وی که د اسلام آباد په ائرپورټ راشی نو کم از کم هغه خلقو ته به دا درد او دا تکلیف لږ کم شی، هم دغه یو درخواست مو دے، ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: سلطان خان! تاسو کنسرنډ کسانو سره او څنګه چې ثناءالله صاحب اووئیل، په دې باندې به زه ریکویسټ کوم چې تاسو ریسپانډ کړئ، هم هغه خبره شوه، جی دا ټول هغه خبره کوی، هم هغه یو خبره چې بار بار کیږی۔

جناب عنایت اللہ: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں وقت دیا، ثناء اللہ صاحب نے کل بھی یہ مسئلہ، ہم نے جوائنٹ ریزولیوشن پر بھی اٹھایا تھا، اس وقت بھی میرا خیال تھا کہ اس پر ایک دو منٹ ہم گفتگو کریں لیکن ظاہر ہے کہ ہم نے آخری وقت تک اسمبلی کا اجلاس چلایا تھا تو آپ کے موڈ کو دیکھ کر ہم نے اس پر گفتگو نہیں کی، سچی بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ بہت بڑا ہے، یہ جو بجٹ ڈیبیٹ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو وہاں کرب اور تکلیف ہے، یہ اس سے بھی زیادہ بڑا مسئلہ ہے، میرے اور صاحبزادہ ثناء اللہ کے حلقے کے روزانہ چار پانچ، چھ سات، دس لوگ مرتے ہیں، ان کی لاشیں وہاں ہاسپیٹلز کے اندر سرد خانوں کے اندر پڑی ہیں، اپر دیر، لوئر دیر کی ایک سو دس لاشیں وہاں پر پڑی ہیں، چھیالیس لاشیں ایسی ہیں جن کی ڈاکومنٹیشن کمپلیٹ ہو چکی ہے لیکن ان کی ٹرانسپورٹیشن باقی ہے، ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں، ان منسٹر صاحبان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ پلیز، آپ چیف منسٹر صاحب کو بتائیں کہ وہ یا پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں یا یہ جو پی آئی اے کے لوگ ہیں، ان سے بات کریں یا وہ اوورسیز منسٹری والوں سے بات کریں،

فارن منسٹری سے بات کریں کہ خدارااس کرب کو ختم کریں، گیارہ لاشیں میرے علم کے مطابق ایسی دفنائی جاچکی ہیں کہ ایمبیسی کے لوگ ان کو ٹریس نہیں کر سکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یوجی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت): شکریہ جناب سپیکر! یہ بڑا Genuine issue ہے، میں اس کو سپورٹ بھی کرتا ہوں، اس میں ہم نے بڑی محنت کی، پچھلے دنوں آپ کو یاد ہو گا کہ جب رمضان میں یہ ایشو اٹھا، کافی جو اوورسیز پاکستانی ہیں، ان کی طرف سے کافی مطالبے بھی آتے رہے، میں خود جب لائیو آتا تھا فیس بک کے اوپر تو اس میں کافی ان کے Genuine grievances ہوتے تھے، اس وقت چونکہ پرابلم یہ تھا کہ ایک تو فلائٹس کم تھیں، کچھ انہوں نے بین لگایا ہوا تھا، کچھ وہاں پر جو ائرپورٹس تھے وہ بہت زیادہ نہیں تھے جس کی وجہ سے کرایہ بڑھانا پڑا، پھر یہ کہ یہاں سے پی آئی اے کی فلائٹس خالی جاتی تھیں، وہاں کا جو کرایہ جب زیادہ ہو گیا تو لوگوں نے اس پر بھی شور مچایا لیکن وزیراعلیٰ محمود خان صاحب نے پرائم منسٹر صاحب سے بات کی کہ پشاور ائرپورٹ کا ایشو تھا کہ وہ کھول دیا گیا، اب یہ جو انہوں نے بات کی کہ زیادہ تر لاشیں جو بھی ہیں وہ یہاں پر ہماری آرہی ہیں لیکن اگر کوئی اس طرح کا ایشو ہے جو انہوں نے ذکر کیا دیر کا تو اس کی میں آج ان سے بات کر لوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ، کیونکہ اس پر Liason ہے ہمارا اور یہ بالکل زیادتی ہو گی کہ اگر یہاں کی لاش، میت وہاں پر اتاری جائے تو لوگوں کے لئے ڈبل مشکلات ہو رہی ہیں، میں ان شاء اللہ اس پر بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود احمد خان بیٹنی صاحب!

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر! کل پولیس امنڈمنٹ پر بات ہو رہی تھی، کٹ موشن پر آپ نے رولنگ دی تھی کہ کل ادھر ڈی آئی جی رینک کا بندہ بیٹھا ہونا لازمی ہے، آپ ذرا اٹینڈنٹ شیٹ چیک کریں، آپ کی رولنگ پورے ہاؤس کے لئے اور آپ کی رولنگ آپ کی چیئر سب کے لئے قدردان ہے، جناب سپیکر! یہ سامنے اس میں دیکھیں کہ کوئی بھی نہیں۔

جناب سپیکر: بیٹنی صاحب! آپ ابھی سن لیں نا، ابھی آپ نے بات کر لی تو پھر سن لیں، پولیس کی طرف سے ایس ایس پی صاحب آئے تھے، میں نے گیٹ سے ان کو واپس کر دیا ہے، میں نے کہا کہ ڈی آئی جی صاحب کو بھیجیں، ایس ایس پی نہیں آئے گا تو ابھی ڈی آئی جی آئے گا، آپ کی جو بات ہے وہ سنی گئی، ایس ایس پی کو میں نے گیٹ سے واپس کیا ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ کښېنئ خبره اوکړه ځکه چې پروسیډنګز کول دی، هم ستاسو د اپوزیشن والا ایجنډا ده، یو منټ کښېنئ جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ، مجھے منسٹر صاحب کی توجہ چاہیئے، کل کا واقعہ جو ہے ہمارے علاقے کے لوگ بہت زیادہ جو علاقہ سیدان شاہ میں اور اس جگہ پر ان کی اپنی زمینیں ہیں، وہ اپنی گندم کاشت کرتے ہیں پھر واپس لاتے ہیں، کل ڈی سی لکی مروت نے جتنی بھی گندم پنجاب سے آ رہی تھی، سارے ڈاٹسن کھڑے کر کے لوگوں سے وہ گندم زور پر سرکاری گوداموں میں رکھی، میں نے ڈی ایف سی سے بھی بات کی، خود فون کیا، ڈی سی کے ساتھ موبائل پر رابطہ رکھا، اس کو میسج بھی دیا لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ جناب سپیکر! پنجاب سے گندم سپلائی ہو سکتی ہے، جب کوٹہ گورنمنٹ نے پورا کرنا ہے، یہ تو نہیں ہونا چاہیئے کہ روڈوں پر ڈاٹسن کھڑے کر کے وہ غریب لوگوں کی کاشت کی زمین سے جو گندم لاتے ہیں، دس بوری، بیس بوری، پچاس بوری وہ لکی مروت کے گوداموں میں سٹور ہوتی ہے، ہم سرکاری کوٹہ پورا کر رہے ہیں، یہ بڑا Sensitive مسئلہ ہے، میری لاء منسٹر صاحب سے بھی یہ ریکویسٹ ہوگی کہ وہ غریب لوگ ہیں، ایک سال تک کاشت کرتے ہیں تو پھر پنجاب حکومت والے کچھ نہیں کہتے لیکن اپنے صوبے میں اپنے ضلع میں وہ اپنے علاقے میں گندم نہیں لا سکتے، میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اس کے متعلق کچھ آپ وہ دے دیں کہ اپنی گندم کے حوالے یہ بہت سے لوگ ہیں، ایک نہیں ہے، مطلب سو دو سو ڈاٹسن انہوں نے پکڑے ہیں اور لکی مروت میں ڈالی ہے۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 20-2019 پر عمومی بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: Item No. 4, General Discussion on Suplementary Budget: میں تمام آنریبل ممبرز سے یہ ریکویسٹ کروں گا اور خصوصاً ہماری اپوزیشن پارٹیز کے پارلیمانی لیڈرز جو ہیں ان سے خصوصاً ریکویسٹ کروں گا کہ آپ کی پارٹی کے باقی ایم پی ایز جو ہیں وہ مجھ سے بار بار ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ ہمیں موقع دیں تو مطلب ہے Maximum time آپ کے پارلیمانی لیڈر لے لیتے ہیں، پندرہ سے بیس منٹ کے بجائے آدھا گھنٹہ، پینتالیس منٹ بات کرتے ہیں تو ان کو بالکل موقع نہیں ملتا، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اگر آج ان کو موقع دے دیں، آپ اپنی پارٹیز کے ایم پی ایز کو موقع دیں تو بہتر ہوگا، میں ریکویسٹ آپ سے ہی کروں گا کہ پہلے میں ان سے شروع کروں اور

آپ بات نہ کریں، میری یہ ریکویسٹ آپ سے ہے۔ محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔ نہ جی، د دوئ فخر اعظم صاحب پارلیمانی لیڈر دے، شیر اعظم وزیر صاحب د دوئ پارلیمانی لیڈر دے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آج آپ نے جنرل ڈسکشن کو یہاں پر ختم کیا اور آپ نے ہمیں Equality کے لحاظ سے جو ہے، آج یہ پہلا موقع ہے، میں آپ کو سلوٹ پیش کرتی ہوں، آپ کی اس کرسی کو سلام پیش کرتی ہوں کہ آج آپ نے پہلی دفعہ اس ہاؤس میں جنرل ڈسکشن کو ختم کرتے ہوئے ایک عورت کو یہ موقع دیا کہ وہ پہلے تقریر کرے، میں آپ کی شکرگزار ہوں۔ جناب عالی! یہ ضمنی بجٹ پر تو میں اتنی زیادہ بات نہیں کروں گی لیکن اس میں دو تین تجاویز ہیں جو جلدی جلدی میں دینا چاہتی ہوں، انہوں نے جو محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے جو انہوں نے تین کروڑ روپے مانگے ہیں، انہوں نے کہا اور اپنے بجٹ میں بھی رکھے تھے، تین کروڑ اضافی یہاں پر وہ مانگ رہے ہیں، سولہ لاکھ دس ہزار روپے، جناب سپیکر صاحب! اگر آپ دیکھیں تو مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ اساتذہ کے لئے ٹیبلٹ لینے کی تجویز زیر غور ہے جو کہ اس کے ذریعے گفتگو کرسکیں گے لیکن طلباء کا کیا ہوگا، طلباء جو ہیں وہ جن کے ساتھ Online contact میں رہیں گے، کیا ٹیچرز کو یہ چلانا اور کرنا بھی آئے گا یا نہیں آئے گا؟ ایسا تو نہیں ہوگا کہ اگر ایک چیز جو وہ دو روپے کی مل رہی ہے وہ پندرہ روپے کی لی جائی گی، اس میں گھپلا کیا جائے گا جو کہ امکان نہیں ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر اگر اس چیز کو چھوڑ دیا جائے، Online classes میں بعض جگہ پر سروس ہوتی ہے، جیسے کہ میرے بہت سے کولیگز نے کہا کہ بعض جگہ پر انٹرنیٹ کی سروس ہوتی ہے بعض جگہ پر نہیں ہوتی ہے، طلباء کے لئے یہ بہت زیادہ مشکل کا سامنا ہے کہ وہ Online classes کے لئے اس ٹیکنالوجی کو وہ Use نہیں کرسکتے ہیں۔ یہ جو میں نے ٹیبلٹ کی بات کی ہے، اس کو آپ پلیز موخر کریں، یہ تمام ٹیچرز کے لئے ممکن بھی نہیں ہے اور تمام طلباء کے لئے جن کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت نہیں ہے، ان کے لئے بھی ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب! آپ پوائنٹس نوٹ کرتے جائیں، آپ نوٹ کرتے جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دوسرا جناب سپیکر صاحب! محکمہ جیل خانہ جات ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں پر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، کسی کو اللہ لے کر نہ جائے، کسی کو بھی اللہ لے کر نہ جائے، لیکن ایک مہینہ، ڈیڑھ مہینہ پہلے باقاعدہ طور پر میرے گھر پر فائرنگ ہوئی، مجھ پر فائر ہوا، میرے بیٹے پر فائر ہوا کلاشنکوف

سے میرے بچے پر اور میرے دیور پر، ان دونوں پر، یہاں پر میں نے ایک بات کی تھی جو کہ بالکل صحیح بات ہے، کے ایم یو کے وائس چانسلر صاحب ہیں، جب ان کو پتہ چلا کہ میرا بیٹا ہاسپیٹل میں داخل ہوا، اس کو چاقو اور کلاشنکوف کی گولی لگی ہوئی تھی، ساتھ ہی اس کو ڈنڈے اور وائپرز سے پچیس لوگوں نے اس کو مارا ہوا تھا، جناب سپیکر! بجائے اس کے کہ اس کو ایڈمٹ کرتے، ایس ایچ او بھانہ ماڑی نے ایک لاکھ روپیہ لے کر ہماری ایف آئی آر درج کی، میں ثوبیہ شاہد کو بالکل سیکنڈ کرتی ہوں کہ جب ایف آئی آر ہوتی ہے تو اس میں یہ سارا کچھ ہوتا ہے جو جا کر سپریم کورٹ بھی وہ نہیں بدل سکتی ہے، اس کو چیلنج نہیں کیا سکتا۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بندے کی جس نے ایک لاکھ روپیہ بھانہ ماڑی کے ایس ایچ او کو دیا ہے، اس کی یہاں پر اعترافی ریکارڈنگ میرے پاس موجود ہے، کہ ہاں فلاں بندے نے مجھے کہا ہے کہ جا کے ایس ایچ او کو میں نے ایک لاکھ روپیہ دے کر آیا ہوں، واقعی جب میں رپورٹ لکھوا رہی تھی تو وہ بار بار مجھے Interupt کر رہا تھا کہ ایسے نہ لکھو، ایسے نہ لکھو، خیر میں جیل خانہ جات پر آتی ہوں کہ میرے بیٹے کو ہاسپیٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا، گولی لگنے کے باوجود اور چاقو لگنے کے باوجود جو اتنا زخمی ہونے کے باوجود میرے دیور کا ہاتھ جو ہے وہ کلاشنکوف سے اس کو گولی لگی تھی، اس کو بھی فارغ کر دیا گیا، جیل میں جب وہ گئے تو آپ یقین کریں کہ ان کو ایسی جگہ ملی کہ جہاں پر کٹمل ہی کٹمل تھے، کٹملوں نے ان کا وہ حال کیا تھا کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ ایک تو آپ یہ بات کریں کہ آپ گاہے بگاہے جو بھی جیل خانہ جات کا وزیر ہے، وہ گاہے بگاہے جائے اور وہاں پر چکر لگائے۔ دوسرا، جیل خانہ جات کے لئے اہم چیز یہ ہے کہ وہاں پر 1/3 گھارت ہے، اس 1/3 گھارت کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر تین شفٹیں ہوتی ہیں جس میں ان کو چھٹی کا بڑا مسئلہ ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے یہ ضرور تجویز دینا چاہوں گی کہ ¼ گھارت اگر کر دی جائے، 1/3 سے ¼ گھارت کر دی جائے تو اس سے یہ ہوگا کہ جو لوگ چھٹیوں پر جانا چاہیں گے تو ان کے لئے کوئی پرابلم نہیں ہوگی، وہ تھکے ہوئے نہیں ہوں گے، وہ فریش ہوں گے، وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنا وقت گزار کر آئیں گے، یہ تو میرا خیال ہے کہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، بس صرف دو منٹ لینا چاہوں گی، پولیس میں فرانزک لیبارٹری کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے، فرانزک لیبارٹری جو ہے وہ ہماری یہاں پر ہونی چاہیئے، پولیس کا ایک چھوٹا سا سسٹم کہیں ہوگا لیکن یہ ایک بڑے پیمانے پر ہونا چاہیئے، جیسا کہ لاہور میں ہے، خدانخواستہ کہیں بم دھماکہ ہوتا ہے، اللہ نہ کرے، اللہ میرے وطن پر پھر وہ وقت نہ لے کر آئے، یا کوئی ایسی بات ہوتی ہے کہ جس سے ہمیں کوئی اعضاء جو ہے، جسم کے وہ بھیجنے پڑتے

ہیں، لاہور سے دو مہینے کے بعد اس کا ریزلٹ آتا ہے، جب اتنے خرچے یہ لوگ کر رہے ہیں، اگر یہ لوگ اس لیبارٹری پر اگر کام شروع کریں، میرا خیال ہے، میرا پارلیمانی لیڈر نہیں ہے تو مجھے دو منٹ اور دے دیئے جائیں، باقی میرے دو دو منٹ ان کو دے دیئے جائیں۔ سر! اس میں یہ ہے کہ یہ جو پولیس کے ریفارمز کے لئے ہم بات کر رہے ہیں، دوسری بات جو بڑی اہم ہے کہ میرا پولیس ڈیپارٹمنٹ صبح شام کام کرتا ہے، اس میں کالی بھیڑیں بھی ہوں گی، اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے لیکن اس میں ملک سعد جیسے، شہید عبدلرازق جیسے، صفت غیور جیسے، عابد خان جیسے، کالام خان جیسے لوگ، ان میں ایسے ایسے لوگوں نے اپنی جانوں کا اور سپاہیوں نے نظرانہ پیش کیا ہے کہ جس کی مثال کہیں نہیں ملتی، جناب سپیکر صاحب! میری پولیس کی تنخواہ پنجاب کی پولیس کی طرح کر دی جائے اور ان کے ڈیوٹی آورز بھی وہاں کے برابر کئے جائیں، اس سے یہ ہوگا کہ یہ جو Mental disturbance ہے یا جو یہ لوگوں کی ڈیپریشن ہے، وہ چودہ چودہ، پندرہ پندرہ گھنٹے یا پینتالیس پینتالیس گھنٹے کام کرتے ہیں، یہ ایک ریلیف ان کو مل جائے گا، ان کی تنخواہیں بڑھنے سے اور ان کے ڈیوٹی آورز کم کرنے سے، یہاں پر صرف ایک بات اور کہوں گی، انہوں نے ٹرانسپورٹ کے لئے اور بی آر ٹی کے لئے رقم مانگی ہے، یہ بی آر ٹی کے بارے میں ہمیں بتایا جائے کہ یہ بی آر ٹی آخر کب تک بنے گی؟ یہ چائنا کی دیوار ہے، یہ کونسا ایسا میگا پراجیکٹ ہے کہ جو ہمارے Tenure سے پہلے چھ مہینے کا ٹائم دیا، یہ Expose ہو گیا لیکن یہ بالکل جھوٹ ہے کہ 2021 کا ٹائم دیا گیا تھا، بار بار ٹائمنگ کی چینجز سے اس کا نقشہ ہی نہیں بنایا گیا تھا، اس میں جو بار بار غلطیاں آئی تھیں ان کو صحیح کرنے میں اس پر اتنا وقت لگا، ہماری شاہراہ جو کہ قومی شاہراہ ہے اس کو خراب کیا گیا، ابھی بھی اگر یہ نہیں بن رہی ہے، اس میں بار بار مطالبے کئے جا رہے ہیں، میری اطلاع کے مطابق یہ ہے کہ سات ارب روپے تھے، میری اطلاع کے مطابق یہ ہے کہ سات ارب روپے آپ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے اس کے لئے قرضہ لے رہے ہیں تو مہربانی کریں اس میں بھی کچھ غور و فکر کریں۔ میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتی ہوں، میرے یہ چار پانچ پوائنٹس تھے کہ جن پر میں نے بات کرنی تھی، میں نے کر لی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ، Again and again۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب موجود نہیں، حافظ حسام الدین صاحب! یہ ماسک پہن لیں، ماسک پہن لیں۔

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ٹائم دینے کا شکریہ، میں آپ کا اس بات پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ضمنی بجٹ پر اس بحث میں مجھے بھی نمائندگی کا موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب! فاٹا انضمام کا یہ تیسرا سال شروع ہے لیکن فاٹا کے انضمام کے خاطر خوا فوائد ابھی تک ہمیں سامنے نہیں آئے، ہمیں سامنے نظر نہیں آئے، ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ فاٹا کے انضمام کے اس مقولے کی مثال نہ ہو کہ "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا"، ہمیں تو یہ لگتا ہے کہ نہ ہم فاٹا رہے اور نہ ہم کے پی میں رہے، ہم درمیان میں اٹکے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے بلکہ مزید بگڑ رہے ہیں، مزید بڑھ رہے ہیں گزشتہ دو سالوں سے، میں باقی فاٹا کی بات نہیں کروں گا اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ میرے حلقے میں صحت کو اگر دیکھا جائے، تعلیم کو دیکھا جائے، یہ بنیادی دو چیزیں ہیں، صحت میں ایک بی ایچ یو یا ایک بنیادی ہیلتھ یونٹ، کوئی ایک بنیادی ہیلتھ یونٹ کی تعمیر کا کام نہیں ہو سکا بلکہ جو پہلے سے بنے تھے ان کی آبادکاری بھی نہیں ہو سکی اور تعلیم کے شعبے میں ایک پرائمری سکول تک بھی تعمیر نہ ہو سکا، ہم تو یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ انضمام کے بعد یہاں یونیورسٹیاں قائم ہوں گی، یہاں میڈیکل کالجز بنیں گے، یہاں قسم قسم کے کالجز ہوں گے، گرلز کے لئے الگ کالجز ہوں گے لیکن وہ ساری ہماری امیدیں خاک میں مل گئیں، میرے حلقے میں اگر دیکھا جائے تو اوپر سے لے کر نچلی سطح تک دفتروں میں جو کرپشن کا ایک سلسلہ ہے، ایک عروج ہے (تالیاں) پشاور سے وہاں تک ہاتھ پہنچتے ہیں، ہمارے دفتروں میں پشاور کے ہاتھ وہاں نظر آتے ہیں، وہاں بھی کرپشن کی کمی نہیں ہے لیکن یہاں سے بھی لوگ وہاں پہنچے ہیں، کرپشن کی ایک لکیر یہاں تک پہنچی ہوئی ہے۔ گزشتہ مالی سال 20-2019 میں ایک کلومیٹر روڈ بھی ہمارا منظوری نہیں ہو سکا، کدھر گئے وہ اربوں روپے جو سالانہ سو ارب فاٹا کے لئے جو تین سال سے ہمیں ملنے تھے؟ تین سال ہو گئے، ابھی تک سو ارب کے بجائے ہمیں پچاس لاکھ بھی نہیں مل سکے، سی اینڈ ڈبلیو کے لئے فاٹا کے لئے سترہ ارب روپے مختص کئے تو سترہ ارب میں ہمیں کتنے ملیں گے؟ ہمارے جو پہلے سے کام چل رہے تھے وہ بھی پینڈنسی کا شکار ہیں، وہ بھی تعطل کا شکار ہیں۔ بجلی کی طرف اگر ہم دیکھیں تو فاٹا میں اور پھر خصوصاً میرے حلقے میں بجلی نہ ہونے کے برابر ہے، یہ بات بھی یہاں پر کہتا چلوں کہ فاٹا میں سب سے بڑا ضلع ساؤتھ وزیرستان، جنوبی وزیرستان ہے، پھر کے پی میں سب سے بڑا ضلع تیسرے نمبر پر وہ ساؤتھ وزیرستان ہے، رقبے کے لحاظ سے، لہذا خصوصی آپریشن کی زد میں جو سب سے زیادہ شکار رہا ہے وہ ساؤتھ وزیرستان ہے، ابھی ترقیاتی کاموں کا جو سلسلہ ہے اس میں جو سب سے زیادہ سست روی کا شکار ہے وہ فاٹا

ہے، ہم 3G اور 4G رونئیں یا ہم وہاں صرف نیٹ ورک کی بحالی کی بات کریں، وہاں تو صرف ہمارے جو بیرون ممالک میں مسافر ہیں وہ اپنے پیاروں سے فون پر بات کرنے کے لئے ترستے ہیں، نیٹ ورک کی بحالی نہیں ہے، ان کے لئے جو مسائل ہیں فوراً اُس پر ایکشن لیا جائے، یہ مسائل، یہاں یہ بات اس صوبائی اسمبلی کے فلور سے آپ کے توسط سے میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ جو لوگ اس میں رکاوٹ ہیں تو خدارا پہلے بنیادی طور پر نیٹ ورک کا مسئلہ حل کیا جائے، اے پی آئی اور پراجیکٹ کے جو ملازمین ہیں ہزاروں میں جو کئی مہینوں سے جنہیں تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، انہیں تنخواہیں بھی دی جائیں اور انہیں مستقل کیا جائے۔ تباہ شدہ مکانات کے معاوضے کے لئے جو آئی ڈی پیز کے لئے ساڑھے بتیس ارب روپے تھے، اس میں سے سترہ ارب روپے مختص کئے، باقی سیکورٹی اداروں کے نام کر دیئے گئے، آیا سیکورٹی اداروں نے ہم سے فاٹا کے نام پر کم پیسہ لیا، ترقیاتی کاموں میں کم مل رہا ہے، یہ آئی ڈی پیز کے لئے جو پیسہ ہے یہ بھی وہ ہڑپ کئے جا رہے ہیں، بیس ہزار لیویز کا وعدہ فاٹا کے ساتھ وہ کہاں گیا؟ ہمیں نظر (تالیاں) میں کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے، اوور سیز پاکستانی ہیں، سب سے زیادہ یہ پختون طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ بیرون ممالک میں اپنے بچوں کے لئے روزی کمانے کے لئے جاتے ہیں، پھر خصوصاً فاٹا سے تعلق رکھنے والے ہیں، اس پر اگرچہ قرارداد پیش ہوئی ہے لیکن یہ مسئلہ جلد حل کیا جائے، آن لائن کلاسیں شروع ہیں لیکن ہمارے فاٹا کے جو بیچارے انتہائی بھاری بھر کم فیسیں ادا کرتے ہیں، پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی وائنڈاپ کریں، وائنڈاپ کریں۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: تو آن لائن کلاسیں شروع ہو گئیں، لہذا یہ آن لائن کلاسیں جب تک نظام زندگی اور۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی وائنڈاپ کریں۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: اس پر وہ نہیں آتی، اس وقت تک یہ سلسلہ روکا جائے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی وائنڈاپ کریں۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: ایک دو باتیں ہیں جو بہت اہم ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی وائنڈاپ کریں۔

حافظ عصام الدین: ایک بات، کل لوکل گورنمنٹ منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی، یہ جو ہماری حلقہ بندیاں ہوئی تھیں، ویلج کونسل کی اور یونین کونسل کی تو اس میں انتہائی بڑے مسائل ہیں، اس پر ہمارے یہاں اسمبلی سے پہلے بھی ویلج کونسل اور یونین کونسل کی نقشہ جات جاری ہو گئے تھے، ہمیں اس پر نظر ثانی کا بھی موقع نہیں ملا، اس پورے نقشے میں ہماری ایک پوری تحصیل غائب ہے وہ نقشے میں نہیں ہے تو پھر پوری ایک تحصیل ایسی ہے کہ صرف ایک ویلج کونسل کا بھی درجہ نہیں دیا گیا بلکہ دوسرے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، عصام الدین صاحب۔ مفتی عبید الرحمان صاحب!

مفتی عبید الرحمان: **الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء اما بعد،** جناب سپیکر! میں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج چونکہ سپلیمنٹری بجٹ پر ڈیبیٹ چل رہی ہے، ہم نے یہ سوچا تھا کہ چونکہ یہ طے ہوا تھا پارلیمانی لیڈرز کے اجلاس میں کہ اس اجلاس کو مختصر رکھیں گے، ہمیں شاید ضرورت نہ پڑے، آج ایک دو ایشوز کی بنیاد پہ میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے وقت لے لوں۔ جناب سپیکر! جہاں تک سپلیمنٹری بجٹ کا تعلق ہے، میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی زیادہ چوں چراں کی ضرورت ہو، اس لئے کہ یہ تو گزشتہ سال کے بجٹ میں تخمینہ جات سے جو اضافی اخراجات کی ضرورت پڑی ہے، گورنمنٹ کو اسی کی مد میں اس بجٹ کو بنایا گیا ہے، میں اس پر من و عن توثیق وتائید کرتا ہوں، یہ جو ہمارا Annual 2020-21 کا بجٹ ہے، اس کے حوالے سے چند معروضات ضرور پیش کروں گا۔ اس بجٹ کی چند خصوصیات ایسی ہیں جن کی وجہ سے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ کی ستائش کی جائے کیونکہ اس بجٹ کے اندر اس سال کا سالانہ جو بجٹ ہے، اس میں خاطر خواہ رقم اس بجٹ کے اندر ہیلتھ محکمے کے لئے وہ ڈی ایچ کیوز کو فنکشنل بنانے کے لئے ہے یا ہمارے کوہستان جیسے دیہاتی علاقوں کی بی ایچ یوز جو ابھی تک ویران پڑی ہیں ان کو درست کرنے کے لئے، فنکشنل کرنے کے لئے دی جائے۔ اس کے علاوہ مرج اضلاع جو کہ ایک انتہائی اہم اور ہماری پختون روایات کی آمین ہیں، ان کے لئے ایک بہت بڑا وافر مقدار میں بجٹ رکھنا، پورے صوبے کے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! آپ ضمنی بجٹ پر، آپ ضمنی بجٹ پہ بات کریں۔

مفتی عبید الرحمان: جی میں عرض کروں گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

مفتی عبید الرحمان: اس سے، سپیکر صاحب! ذرا حوصلہ رکھیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن بجٹ پاس ہو چکا ہے، یہ ضمنی بجٹ ہے، اب اس پر بات کریں، پاس ہو چکا ہے، اب آپ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

مفتی عبید الرحمان: ان خصوصیات کی بناء پر میں اس بجٹ کی من و عن تائید کرتا ہوں، میں وزیر خزانہ صاحب کو سلام پیش کرتا ہوں، ان کو داد دیتا ہوں۔ جہاں تک میں جس ایشو کے حوالے اٹھا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ ADP 2020-21 میں ایک سکیم لائی گئی ہے جو کہ چوڑ الائی ڈیویلپمنٹ ٹورازم سپاٹ کے نام سے ہے، اس میں ریکارڈ درست کرنے کے لئے یہ چوڑ الائی نہیں ہے بلکہ یہ چوڑ کوہستان پالس ہے، یہاں پہ یہ ریکارڈ درست کرنے کی ضرورت ہے، یہ چوڑ کا میں تعارف کراؤں، یہ چوڑ ویلی ایشاء کی سب سے بڑی چراگاہ ہے جو ہمارے صوبے کے اندر ایک ٹورازم کے لئے بہترین ایک View ہے، اس کا تعلق اور اس کی ملکیت ضلع کوہستان سے ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ ضلع کوہستان جب ہزارہ ڈویژن بنا، ضلع کوہستان بنا 1976 میں تو وہاں ضلع کوہستان کے نوٹیفیکیشن میں یہ کوہستان میں ہے، چوڑ ویلی کوہستان میں ہے۔ نمبر دو، جب تحصیل پالس بنی 1995 میں، تو یہ تحصیل پالس کے نوٹیفیکیشن میں چوڑ ویلی کے پانچ سو چار گاؤں اس میں شامل ہیں۔ تیسری بات یہ ہے، Delimitation کے اندر یہ چوڑ ویلی پالس کوہستان کے نقشے میں موجود ہے، Enrolment کی لسٹ میں یہ چوڑ ویلی کے پانچ سو چار گاؤں میں یہ ایک سو پانچ گاؤں کوہستان میں موجود ہیں، اسی طرح یہ تحصیل پالس کے نوٹیفیکیشن میں بھی ہے، ڈسٹرکٹ کولئی پالس کے نوٹیفیکیشن میں بھی یہ ایک سو پانچ گاؤں موجود ہیں، یہ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ڈسٹرکٹ بٹگرام جب بنا تھا تو بٹگرام کے ڈسٹرکٹ کے نقشے میں اور اس نوٹیفیکیشن میں یہ نہیں ہے، تحصیل الائی کے نوٹیفیکیشن میں یہ چوڑ ویلی کے ایک سو پانچ گاؤں نہیں ہیں، ان وجوہات کی بناء پر میرے پاس یہ لکھا ہوا ہے، سولہ دلائل اور سولہ ثبوت ایسے ہیں کہ چوڑ ویلی یہ تحصیل پالس اور کولئی پالس ضلع کوہستان کا حصہ ہے، اس کو ابھی چوڑ الائی کے نام سے کسی سکیم کا متعارف کرانا، مجھے اور میرے حلقے کے عوام کو یہ تشویش ہے کہ کیا اس کے ذریعے کسی کے ناجائز تسلط کو تقویت دینا مقصود تو نہیں ہے؟ مجھے پتہ ہے کہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے، میں سی ایم صاحب کو اور ہمارے فنانس منسٹر صاحب کو اس لئے موردِ الزام نہیں ٹھہراتا کہ انہوں نے مہربانی کی ہے، ٹورازم میں سکیمیں ڈالی ہیں، میرے صوبے کا ٹورازم، میرے ہزارہ ڈویژن کا ٹورازم پروموٹ کرنا مجھے بھی مطلوب ہے، ہمارے صوبے

کی ترقی ہے لیکن خدارا ریکارڈ کو درست کیا جائے، ایسے حالات میں کہ ہم ایک طرف کورونا کی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں، دوسری طرف یہ کوہستان ایسا ایریا ہے کہ جہاں سے سی پیک بن رہا ہے، پوری دنیا کی توجہ اس کا امن اور یہاں کی سلامتی کی طرف مرکوز ہے، ایسے حالات میں یہ چوڑ ویلی پہ میں آپ کو ریکارڈ کے لئے بتاتا چلوں کہ چوڑ ویلی پہ پہلے ڈسٹرکٹ بٹگرام اور ڈسٹرکٹ کوہستان کے لوگوں میں جنگیں ہوئی ہیں، اس میں سینکڑوں جانیں ضائع ہوئی ہیں، ایسے ایشوز کو ایسے نازک حالات میں سامنے لانا جس سے امن و امان کا مسئلہ بنے، میں اپنے ڈیپارٹمنٹ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ سے ضرور گلہ کروں گا کہ انہوں نے ریکارڈ چیک کئے بغیر، نوٹیفکیشن دیکھے بغیر انہوں نے Census اور Delimitation کو دیکھے بغیر ضلع کوہستان کے ایریا کو بٹگرام میں ڈکلیئر کرنا یہ بڑا افسوسناک ہے۔ میں گزارش کروں گا اپنے منسٹر صاحب سے جو یہاں پر وہ متعلقہ موجود ہیں، وہ مجھے یہ Surety دیں کہ وہ اس ریکارڈ کو درست کر کے چوڑ الائی نہیں بلکہ چوڑ پالس ویلی بیشک یہ رکھیں، روڈ بھی رکھیں اور ٹورازم کو پروموٹ کریں، میں ویلکم کرتا ہوں۔ ایک اور ایشو ہے وہ یہ ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ کوہستان 1976 میں بنا، پشاور ڈویژن سے جب یہ ہزارہ الگ ہوا تو اس وقت ہزارہ کے تین اضلاع بنے، ضلع مانسہرہ، ضلع ایبٹ آباد، ضلع کوہستان، جب یہ تین ضلعے بنے، آج میں یہ بتاتا چلوں۔۔۔۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر! ٹائم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا پارلیمانی لیډر دے، یومنټ، دا پارلیمانی لیډر دے، د پی ایم ایل (ق) والا پارلیمانی لیډر دے، خوشدل خان صاحب! لږ واؤره، چغې خو ډیرې وهئ خو لږ واؤره هم، دا پارلیمانی لیډر دے، د پی ایم ایل (ق) والا، په دې لږ ځان پوهه کړه، چغې وهل نه دی صرف۔

مفتی عبیدالرحمان: میں بحثیت پارلیمانی لیڈر، میں پی ایم ایل (ق) کی ترجمانی کرتے ہوئے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے میں وقت لوں گا، جب ہزارہ ڈویژن کے یہ تین اضلاع بنے تھے، آج وہ تین اضلاع اس میں ضلع مانسہرہ، جناب سپیکر! توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، آپ بات کریں، آپ Continue کریں۔

مفتی عبیدالرحمان: اس میں ضلع مانسہرہ کو تین ضلعوں میں تقسیم کیا گیا، ضلع مانسہرہ، ضلع بٹگرام، ضلع تورغر، اس میں ضلع ایبٹ آباد کو تقسیم کر کے دو ضلعے بنا دیئے تھے، ضلع ایبٹ آباد اور ضلع ہری پور، اس میں ضلع سوات بھی ایک ضلع تھا، ابھی وہ تین بنا دیئے گئے ہیں لیکن کوہستان کی پسماندگی اور قابل رحم

حالت کو کسی نے توجہ نہیں دی، میں پی ٹی آئی گورنمنٹ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کوہستان کے اس ایک ضلع کو بھی تین ضلعوں میں تقسیم کیا، ضلع اپر کوہستان، لوئر کوہستان اور ڈسٹرکٹ کولئی پالس، لیکن اب مجھے اس پہ افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے پولیٹیکل ممبران اور کچھ ہمارے لیڈر یہ کہتے ہیں کہ کوہستان کے چھوٹے سے ضلعے ہیں، وہاں وسائل کی کیا ضرورت ہے؟ یہ میں کہتا ہوں کہ پی ٹی آئی گورنمنٹ کی امتیازی حیثیت ہے کہ انہوں نے کوہستان کو ایک ضلعے سے تین ضلعے بنائے گزشتہ گورنمنٹ میں اور اب اس گورنمنٹ نے ان کو فنکشنل کرنے کے لئے انہوں نے فنڈز بھی رکھے ہیں، میں اس پہ شکر گزار ہوں لیکن یہ ضرور بتاؤں گا کہ یہ ناکافی ہے، یہ کوہستان کی ترقی کے لئے ناکافی ہے، جس ضلع کے لوگ اپنے آباؤ واجداد کی قبریں قربان کرتے ہیں ملک کے لئے، جہاں پہ اٹھارہ میگاواٹ کے تین ڈیمز بنتے ہیں، اٹھارہ ہزار میگاواٹ بجلی دینی ہے، جہاں سے ہمارے بیوروکریٹس کو یہ شکایت ہے کہ وہاں پہ ریونیو نہیں ہے، میں بتاتا ہوں کہ کوہستان میں کیا ریونیو ہے؟ ایک پراجیکٹ ہے پٹن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ، اس سے ماہانہ پانچ کروڑ روپے ابھی ہمارے صوبے کو ملتے ہیں، اس قسم کے چار پراجیکٹس ہیں، تو میں یہ عرض کرتا چلوں کہ کوہستان اسی طرح بڑا ضلع ہے جس طرح یہ باقی ہمارے صوبے کے ضلعے ہیں، کوہستان انتہائی پسماندہ علاقہ ہے، وہاں کے لئے وسائل کی ضرورت ہے، اس دفعہ وزیر خزانہ صاحب نے جو ڈسٹرکٹ سیکرٹریٹ ڈی ایچ کیو اور اسی طرح یہ ریسکیو 1122 کے حوالے سے یاد کیا ہے، میں مشکور ہوں لیکن یہ ناکافی ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ موجودہ حکومت کوہستان کو مزید وسائل فراہم کر کے کوہستان کے ان تینوں اضلاع کو فنکشنل بنائے گی، یہ میرا مطالبہ بھی ہے، میری عوام کا بھی مطالبہ ہے، انہی باتوں پہ میں اجازت چاہتا ہوں، بہت بہت مہربانی، بہت بہت شکریہ، تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ جناب نصیر اللہ خان وزیر صاحب!

<u>جناب نصیر اللہ خان</u>: تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں خیبر پختونخوا حکومت کو جو ہمارے سی ایم صاحب اور ان کے جتنے بھی کیبنٹ ممبرز ہیں، ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، ایک بہترین عوام دوست بجٹ پیش کیا اور اس اسمبلی نے پاس کیا، کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ہم نے بھی، آگے اپنے ڈسٹرکٹ کے بارے میں بات کر لوں، کچھ مسائل جس کے ساتھ میں Face کر رہا ہوں، امید کرتا ہوں کہ یہ اسمبلی میرے ساتھ کھڑی رہے گی، ایک شعر ہے جو غریبوں کا دیا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیرخان صاحب! ماسک واچوئ۔

جناب نصیراللہ خان: سر! ما به وئیل چې کمزورې شی----۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماسک واچوئ چې دا نور ایم پی ایز به هم ماسک اولگوی، تاسو به هم اوکړئ جی۔

جناب نصیراللہ خان: ایک شعر ہے کہ:

جو غریبوں کا دیا پھونک کے سمجھتی ہے

ایسی کم ظرف ہواؤں سے الجھ بیٹھا ہوں

عرش والے میری توقیر سلامت رکھنا

فرش کے سارے خداؤں سے الجھ بیٹھا ہوں

(تالیاں)

جناب سپیکر صاحب! ہماری اے ڈی پی 20-2019، حافظ عصام الدین صاحب نے بھی کلیئر کیا کہ ہمیں 20-2019 میں کوئی پراجیکٹ ہم لوگوں کا ہو نہیں سکا، کیا وجوہات تھیں کہ اس میں ہمارے لئے سب سے بڑا ایک Hurdle ڈپٹی کمشنر ساؤتھ وزیرستان حمیداللہ خٹک بھی تھا، ایک ایسا انسان جو لاء ڈیپارٹمنٹ کو بٹھا کر وہ الفاظ ادا کر رہا ہے کہ یہ ایم پی اے کیا ہوتا ہے، میں آپ سب ایم پی ایز سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایم پی اے کیا ہوتا ہے؟ کیا ہمیں اپنی طاقت بحال نہیں کرنی چاہیئے، کیا ہمیں ڈی سی جیسے لوگ یہ کہیں گے کہ یہ ایم پی اے کیا ہوتا ہے؟ ہم Elected representative ہیں اپنے علاقے کے (تالیاں) ہم اپنے عوام کو Represent کر رہے ہیں، ایسے ڈی سی کو جن کو یہ عادت بھی کسی نے نہیں سکھائی کہ یار آپ نے کس طریقے سے میٹنگ کرنی ہے، کس طریقے سے بات کرنی ہے؟ ایسے ڈی سی کے اوپر ایکشن لینا چاہیئے۔ ہماری جو نئی اے ڈی پی 21-2020 میں بنی ہے اس میں سارے لوگوں نے امبریلہ سکیم ڈالی ہوئی ہے، Umbrella in the sense ہم لوگوں کی امبریلہ سکیم، جب آئی ڈی پیز بنے تھے، محسود ایریا 12-11-2010 سے سٹارٹ ہوتا ہے، آج تک جتنی بھی ہماری پینڈنگ سکیمز تھیں، ان کو اس اے ڈی پی کے اندر Add کیا گیا، ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ ہاں ہم یہ سارے پیسے آپ لوگوں پہ خرچ کر رہے ہیں، وہ پیسہ محسود قوم کا، محسود ایریا کا پینڈنگ پیسہ تھا، جب وہ لوگ وہاں آئی ٹی ڈی پیز ہوئے تھے تو ان لوگوں کا یہ پیسہ اس حکومت کے اوپر قرض تھا مگر کیا ہوا کہ 21-2020 میں اس کو Include کر

کے ہمیں پھر سے محرومیوں کی طرف دھکیلا جارہا ہے، ہمارے ایگریکلچر سیکٹر میں زیرو پرسنٹ ہمیں کچھ مل رہا ہے، وہ ایگریکلچر جہاں پہ 16 percent apple production صرف دو تحصیل وانا اور برمل صرف یہاں سے 16 percent پورے پاکستان کی 16 percent کی پروڈکشن وہاں سے ہے، وہاں پہ اور بہت ساری زرعی پیداوار ہو سکتی ہے، بہت سارے فروٹس ہیں لیکن ہماری زراعت میں ہمارے لئے کچھ بھی نہیں رکھا گیا، ہمارے ہائی وے، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہائی وے کے جو ایکسیئن ہیں، ایکسیئن صاحب تو نوکری اپنی جگہ پر کر رہے ہیں لیکن وہ ٹھیکیدار بنا ہوا ہے، ہر پراجیکٹ میں اس کی Percentages ہے۔ (تالیاں) یہاں پہ یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمیں Hurt کر رہی ہیں، یہ وہ چیزیں ہیں جو ہماری طرف انگلیاں بڑھ رہی ہیں لوگوں کی، تو پھر میں نے ایک ڈیمانڈ کی ویمن اینڈ چلڈرن ہاسپٹل جو بدقسمتی سے میں آج آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں، بدقسمتی سے ساؤتھ وزیرستان ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل میں ہمارے پاس پورے ڈسٹرکٹ میں ایک گائناکالوجسٹ نہیں ہے، میں نے Propose کیا 21-2020 کے لئے کہ ویمن اینڈ چلڈرن ہاسپٹل ہمارے پورے علاقے میں وہاں پہ جو ہے، خواتین اور بچوں کے لئے کوئی ہاسپٹل نہیں ہے، اس کو انہوں نے Include نہیں کیا، میں یہ چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی سے آپ لوگ میری آواز پہنچائیں تاکہ وہ اس میں Add ہو سکے۔ پھر ہمارے دو ڈگری کالجز وزیر اعظم عمران خان صاحب جب ساؤتھ وزیرستان آئے تو انہوں نے Clearly ہمارے لئے ساؤتھ وزیرستان کے لئے، وانا کے لئے ڈگری کالج فار گرلز اینڈ ڈگری کالج فار بوائز اناؤنس کئے، کیا اس ٹائم پی ایم صاحب کو ہم لوگوں نے غلط بریفنگ دی تھی، کیا یہاں یہ ڈیپارٹمنٹ کو نہیں پتہ تھا کہ یہاں پہ ان دو کالجوں کو Delete کیا گیا ہے جو کہ پی ایم ڈائریکٹیو تھا، ہمیں سو کلومیٹر پی ایم ڈائریکٹیو وانا کے لئے، سر، تھوڑا سا ہمیں سال میں ایک بار موقع ملتا ہے، ٹائم ہمیں تھوڑا سا زیادہ چاہیئے پلیز۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے لئے یہ تمام ممبرز جو ہیں، وہ قابل احترام ہیں۔

جناب نصیر اللہ خان: سر! بہت سارے ممبرز اپنی جگہ پر، ہمیں اس لئے زیادہ ٹائم چاہیئے کیونکہ آپ پورے سال میں صرف ایک دفعہ ہمیں موقع دیتے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پاس اگلے دو منٹ ہیں، دو منٹ بات کریں، اگلے دو منٹ ہیں اور زیادہ ٹائم آپ کو نہیں مل سکتا ہے۔

جناب نصیر اللہ خان: سر! ہم لوگوں نے پہلے بات کی تھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے دو منٹ میں بات کریں جی۔

جناب نصیر اللہ خان: نه، خبره به خو پوره کوم جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے دو منٹ بات کریں اور زیادہ نہیں۔

جناب نصیر اللہ خان: سرا زه به پوره خبره کوم، بس که دغه بند کوئ نو زه به چغې وهم چې تاسو څه هم کوئ جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئ جی۔

جناب نصیر اللہ خان: ہمارے سو کلو میٹرز کے لئے پی ایم ڈائریکٹیو تھا وہ ہماری اے ڈی پی میں Include ہوا ہے لیکن سی ایم ڈائریکٹیو بھی تھا جو مسعود ایریا کے لئے بھی سو کلو میٹر کا وعدہ کیا تھا لیکن اس کو بھی Delete کیا گیا ہے، ساتھ ہی چونکہ ہم لوگوں نے فنڈز تو بہت بڑے بڑے اناؤنس کئے لیکن ایلو کیشن بہت زیادہ کم ہے، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ کم از کم پچاس پرسنٹ ایلوکیشن ہر سکیم کے ساتھ ہونی چاہیئے تاکہ وہ کام چل پڑے، اربوں روپے کا پراجیکٹ ہوتا ہے اور وہاں پر تین کروڑ، پانچ کروڑ اور چھ کروڑ روپے کی ایلوکیشن ہے تو تین، چار، پانچ کروڑ میں ان کی فائل بھی نہیں بن سکتی جو ہم لوگ یہ حکومت کے سامنے پیش کر سکیں، ہمارے (تالیاں) ہمارے 56 hundreds employees ہیں جو مختلف پراجیکٹس میں تھے، ای پی آئی میں تھے، ان بیچاروں نے بلکہ فاٹا ایف بی اے میں بھی بہت سارے نوجوانوں نے کام کیا، ایسے نوجوان بھی ہیں کہ اس میں وہ اغواء ہو چکے ہیں، ساؤتھ وزیرستان میں ان کو اپنی زندگی اس طرح کا سمجھ لو کہ ان کو Threat تھا، آج وہ بچے ضائع ہوتے جا رہے ہیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نصیر خان! آپ وائنڈ اپ کریں۔

جناب نصیر اللہ خان: سرا ولې مونږه ته یو دوه منټه را کړه، سرا دا دوه منټه هم نه دی شوی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ نہ، وائنڈ اپ کریں، ستاسو ټائم پوره شو۔

جناب نصیر اللہ خان: مونږه ته تاسو اول نه اته منټه را کړی وو، سرا زه ستاسو ټولو نه اجازت غواړم، تاسو ماته اجازت را کړئ، دا اسمبلی دې ماته اجازت را کړئ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وائنڈ اپ کریں، مجھے تمام ممبران کو ٹائم دینا ہے۔

جناب نصیر اللہ خان: سرا دوہ منٹہ صبر او کړئ----

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں، مجھے تمام ممبرز کو ٹائم دینا ہے۔

جناب نصیر اللہ خان: سر! زمونږه ډی سی ګان، ایکسیئن، هغه روډونه ټول Propose کوی لګیا دی، هغه پی اینډ ډی ته را لیږی چی په کوم باندی دوئ ته پیسی ملاؤیږی، چی په کوم کښی پیسی نه ملاؤیږی هغه روډونه ټول دغه دی، کوم چی د ضرورت روډونه دی، یو روډ ئے هم نه دے کړے، زمونږ ډی سی حمیدالله خټک خو د ټولو نه زیات کرپټ ترین ډی سی دے، په پوره خیبر پختونخوا کښی (تالیاں) زمونږه پی اینډ ډی ته هغه دومره سکیمونه راغلی دی، په دغه یو کښی هم د ایم پی اے ګانو سره مشاورت پکښی نشته، ټول چی چا په کوم ځائے کښی قائد اعظم صاحب استعمال کړے دے، هغه سکیمونه پی اینډ ډی ته راغلی دی، زمونږه دا ریکویسټ هم دے چی زمونږه نیکسټ میټنګ شته کنه، که Postpone شی (تالیاں) د هغی نه پس یوه غټه ګیله ده، یو غټه ګیله ده چی تاسو نن هم په اے ډی پی بک کښی په هر ځائے کښی فاټا او ساوتھ وزیرستان اورکزئی ایجنسی دا نومونه استعمالوئ، که چرته کښی تاسو باندی مونږه بوجھ وو نو مونږه ته ښکاره اووایئ، مونږه به بیا خپله لاره استعمال کړو، ولی مونږه چی په مرجډ کښی راغلو، مونږه د خیبر پختونخوا حصه جوړیدلو، په خیبر پختونخوا کښی مونږه مرجډ شو خو اوس په موقع باندی مونږه چی کوم محسوس کړه، تاسو نن هم مونږ په هغه سټیټس باندی ساتل غواړئ، (تالیاں) نن هم په مونږه باندی په ډی سی باندی د پاسه کمیټیانی جوړوئ، آیا دا ډی سی ګان زمونږه نه زیات لوئے دی، آرټیکل 62----

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی، شکریہ نصیر خان۔ محترمہ حمیرہ خاتون صاحبہ! آپ کا مائیک آن ہے، حمیره خاتون صاحبه! تاسو سټارټ کړئ، تاسو سټارټ کړئ جی، فلور تاسو سره دے جی۔

محترمہ حمیرہ خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب! بجٹ پہ بات ہو رہی ہے، میں اپنے بھائی جو بات کر رہے تھے، میں ان کی Totally حمایت کرتی ہوں، فاٹا والوں کی تو ظاہر ہے اس بجٹ میں کوئی گنجائش نہیں

رکھی گئی ہے، میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی یہ بات رکھی تھی کہ فاٹا کے لئے کوئی یونیورسٹی، کوئی کالج، کوئی ہسپتال، کوئی پراجیکٹ نہیں رکھا گیا ہے (تالیاں) اور ہم سب فاٹا ممبران کے ساتھ ہیں، لہذا ان کی دلجوئی کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔اس بجٹ کے اندر تعلیمی سال کا جو طلباء کے لئے بہت زیادہ مشکل ترین سال ہے، خاص طور پر ان بچوں کے لئے، ان طلباء اور سٹوڈنٹس کے لئے جو یونیورسٹیز سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو یہ کہا جارہا ہے کہ اب اس کے بعد ان کے لئے آن لائن کلاسز شروع ہوں گی، جبکہ ابھی پندرہ تاریخ سے ان کے Exams شروع ہونے کا ٹائم ہے، اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ دوسرا، میری لوکل گورنمنٹ کے لئے یہ بات ہے کہ ان کا اس بجٹ کے اندر۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میډم! د یو څیز وضاحت ټولو ته کوم جی، دا نن چې تاسو کوم بحث کوئ دا په ضمنی بجټ باندې بحث او کړئ، ستاسو اینول بجټ پاس شوے دے، په هغې باندې بحث نه، تاسو په ضمنی بجټ باندې بحث او کړئ، زیات تر ممبران تاسو په اینول بجټ باندې بحث کوئ او هغه پاس شوے دے، تاسو چې خبره کوئ نو په ضمنی بجټ او کړئ جی۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> اس میں بلدیاتی الیکشن کی بات جو ہے وہ واضح نہیں کی گئی کہ بلدیاتی الیکشن کے لئے لوکل گورنمنٹ کا کیا ارادہ ہے اور خواتین کے لئے بھی جو خصوصی فنڈ ہے، اس میں بھی خواتین کے مسائل یا Working women جیلوں کے اندر خواتین پیرا میڈیکل سٹاف کی جو خواتین ہیں، ان کے لئے بھی کوئی خاص خاطر خواہ ان کی دلجوئی نہیں ہوئی اس ضمنی فنڈ کے اندر، جو Skill ہے وہ اس پہ کوئی Skill Institute centre پہ کوئی توجہ نہیں دی گئی، اس کے لئے بھی کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا۔ آئس نشے کے حوالے سے میری ایک درخواست ہے کہ 2014 میں یہ ایک Burring issue تھا جناب سپیکر صاحب! آپ کی توجہ چاہیئے، آئس کے لئے 2014 میں ایک بل پاس ہوا تھا، اس کی Implementation جو ہے وہ Grass root level کے اوپر بالکل زیرو ہے، میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس کی Implementation کا جائزہ لیا جائے اور اس کو دیکھا جائے کہ اس پر کیا اقدامات ہو رہے ہیں؟ جبکہ آئس کا نشہ جو ہے اب وہ ہماری یونیورسٹیز، سکولز اور کالجز سے نکل کے ہمارے گاؤں کی گلیوں اور محلوں تک پہنچ چکا ہے، ہمارا ہر نو سے پندرہ سال کا بچہ آئس کے نشے میں Involved ہے، اس بجٹ کے اندر اس آئس نشے کے حوالے سے اگر کوئی بات ہے یا نہیں لیکن آپ اس پہ خصوصی

توجہ دیں کہ اس بل کی Implementation کا کیا حال ہے؟ پنشن کے حوالے سینیئر سیٹیزن کے لئے اس میں کوئی خاطر خواہ بجٹ نہیں رکھا گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! تاسو تہ ما مخکښې هم اووئیل چې دا ضمني بجټ دے، تاسو خبره په ضمني بجټ اوکړئ، ستاسو خو چې کوم بجټ پاس شوے دے، تاسو پرې لګیا یئ، میډم! تاسو په ضمني بجټ خبره اوکړئ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر! میں اپنی بات اس پہ ختم کر رہی ہوں کہ سینیئر سیٹیزن کے لئے جو پنشن رکھی گئی، وہ نکتہ بالکل آپ کے سینیئر سیٹیزن پنشن کے لئے قطاروں میں کھڑے ہوتے ہیں، آپ کا اے جی آفس جو ہے، اس کے اندر رشوت کا بازار گرم ہے، وہاں پہ ہمارے ساتھ اس کی Facts and figures موجود ہیں، آپ کے اے جی آفس کے اندر رشوت کا بازار گرم ہوتا ہے اور پنشن لینے والے جو ہمارے بزرگ ذمہ دران جو لوگ ہیں جو پنشن وصول کرتے ہیں، ان کی نہایت بے عزتی ہوتی اور ان کو رشوتوں کے بعد پنشن وہ قطاروں میں کھڑے ہو کر ملتی ہے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد کریم کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر صاحب! وقت دینے کا شکریہ۔ ضمنی بجٹ جس پر آپ نے کہا کہ آرٹیکل 124 کے نیچے گورنمنٹ کا رائٹ ہے کہ وہ اس کو پیش کر سکتی ہے لیکن میرا اپنا جو ذاتی نظریہ ہے اس کے اوپر، وہ یہ ہے کہ جب تک آپ ان چیزوں کو اوپر سے ٹھیک نہیں کریں گے، جس طرح ہمارے فورمز ہیں، نیشنل فنانس کمیشن اور اس طرح کی باتوں کو جب آپ ڈسکس کریں گے، ڈیبیٹ کریں گے تو اس میں یہ سپلیمنٹری آجائے گا اور Access بھی آجائے گا، اینول بجٹ بھی آجائے گا، سب چیزیں آجائیں گی۔ میری گزارش ہے کہ پچھلی دفعہ فنانس منسٹر صاحب نے بڑے اچھے سوالوں کے جواب دیئے، سلطان خان نے بھی، ہم بڑے Educate ہوئے، کچھ سوالات انہوں نے Raise کئے، اس پر تھوڑی سی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! آپ یہ پوائنٹس نوٹ کرتے جائیں۔

جناب احمد کنڈی: فنانس منسٹر نہیں ہیں، چلیں ٹھیک ہے کہ سلطان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، جناب سپیکر صاحب! انہوں نے پچھلی دفعہ ٹارگٹ کیا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کو تین پرسنٹ جو این ایف سی کا ہے، مرجڈ ایریاز کے لئے ہے، اس میں سندھ جو ہے وہ Resist کر رہا ہے، میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ کوئی

ڈاکومنٹس Black and white میں ان کے پاس ہے، سندھ نے Commit کیا ہوا ہے کہ جو Three percent میں وہ شیئر دے گا تو Definitely ہم ان کا موقف جا کر صحیح لڑیں گے بھی اور اس صوبے کے لئے لائیں گے بھی، لیکن میری معلومات کے مطابق وہ جماعت پاکستان پیپلز پارٹی چونکہ اس ملک کا جو مستقبل ہے، وہ Political consensus میں ہے، Political consensus ہو گا تو Political stability آئی گی، Political stability آئی گی تو Economic stability آئی گی جناب سپیکر، اس کی میں مثال دیتا ہوں کہ پیپلز پارٹی نے 2010 میں چودہ جماعتوں کو بٹھا کے اور آج چودہ بھائی اکٹھے نہیں ہو سکتے، ہم نے چودہ جماعتوں کو بٹھا کے 18th Amendments، میں صرف این ایف سی تک رہوں گا اور اس میں اس نے Gross devisible pool سے جو انہوں نے سب سے بڑا کام کیا، سب سے پہلے جو Collection charges ہوتے تھے، 2010 سے پہلے Five percent ہوتے تھے، Five percent کا مطلب ہے کہ تقریباً دو سو، ڈھائی سو ارب روپے وہ ہم نے One percent پر لائے، اس کا مقصد یہ تھا ہم وفاق کی اکائیوں کو مضبوط کرنا چاہتے تھے، ہم پراونشل اٹانومی دینا چاہتے تھے 'خپلہ خاورہ خپل اختیار' کا نعرہ مارنے والے لوگ ہمارے ساتھ تھے (تالیاں)

اس کے بعد پھر ہم نے کیا کیا کہ War on terror پر One percent ہم نے رکھا تا کہ چھوٹے صوبوں کو مالی طور پر فائدہ ہو، اس کے علاوہ آپ اگر دیکھ لیں، ہم نے Vertical share بڑھایا 57.5 percent پر ہم لے کر گئے جو صوبوں کو ہم نے دینا ہے، صرف Vertical share ہم نے نہیں بڑھایا، یعنی ابھی آپ کو Comparison کر کے دیتا ہوں۔ جناب سپیکر! 57.5 percent ہم نے Vertical share بڑھایا، پھر آپ آئیں Horizontal share پر پاکستان میں خود مختاری کے نام پر ایک تلخ تاریخ موجود ہے کہ 1971 کا آپ کو پتہ ہو گا، آپ مجھ سے زیادہ تاریخ جانتے ہیں لیکن پاکستان پیپلز پارٹی نے 2010 میں خود مختاری دی صوبائی حکومتوں کو اور آپ نے دیکھا کہ وہ Vertical share میں کیا ہوا، اس میں Multiple indicator تھا، Population ہم نے Eighty two percent کی، Back ward اور Poverty ہم نے 10.7 percent کی، Revenue generation ہم نے Five percent کیا، Inverse population density جو کہ بلوچستان کو فائدہ دیتی ہے، میرے مرج ایریا کو فائدہ دے گی، 27220 square kilometers میرا مرج ایریا ہے اور جب ان Indicator کی بنیادوں پر فیصلے ہوں گے تو ان کو فائدہ ہو گا، یہ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس

کی اتحادی جماعتوں نے ان چھوٹے صوبوں کی مالی مفاد کا مقدمہ لڑا، یہ ہماری تاریخ ہے، اس کے علاوہ آپ دیکھ لیں، اس حصے میں سے ہمیں 14.62 percent خیبر پختونخوا کو ریونیو ملتا ہے، میں یہ کیوں کہتا ہوں کہ Political consensus ہو، آج اگر ہمارے فنانس منسٹر اور اگر ہماری حکومت 10th کمیشن ایوارڈ کرتی ہے تو ہمارا یہ شیئر 14.62 percent سے لے کر 17.18 percent پر جائے گا۔ جناب سپیکر! 2.56 percent ہمارا ریوینو بڑھے گا اور 2.56 percent کا مطلب ہے کہ ڈیڑھ دو سو ارب ہمیں زیادہ ملیں گے، تو پھر آپ سپلیمنٹری بھی کریں، Access بھی کریں، آپ کا Volume بڑھے گا، آپ کا Annual budget بڑھے گا، ہمارا پہیہ چلے گا، ہزارہ کو بھی پیسے ملیں گے، آپ کے حلقے کو بھی ملیں گے، ڈیرہ اسماعیل خان کو بھی ملیں گے اور Merged areas کو بھی ملیں گے۔ جناب سپیکر! اب کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کا مسئلہ کیا ہے؟ آرٹیکل 160 نیشنل فنانس کمیشن بڑا کلیئر اور Categorically کہتا ہے، The President shall constitute the National Finance Commission consisting of، اس کی Composition پر میں بات کر رہا ہوں، "consisting of the Minister of Finance of the Federal Government, the Minister of Finance of the Provincial Governments, and such other persons as may be appointed by the President after consultation with the Governors of the Province." لیکن ان سے Composition ہوئی، سوال آپ سے کرتے ہیں کہ ان کی تو Composition ہی نہیں ہے تو ایوارڈ کیا کرے گا؟ جناب سپیکر! ہمیں ان کی نالائق اور نااہلی کی وجہ سے درد ہوتا ہے، ہماری Composition نہیں ہو گی (تالیاں) تو ہم ایوارڈ کہاں سے کریں گے؟ جب جس گھر کی بنیاد نہیں ہو گی تو وہ گھر کیسے کھڑا ہو گا؟ نہ ہمارا Volume بڑھے گا، سب سے بڑا نقصان میرے صوبے کو ہے، میری ان سے کوئی ذاتی لڑائی نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ فنانس منسٹر Technically sound ہیں لیکن Political capacity کی کمی ہے، Political consensus یہ نہیں Develop کر سکتے اور Political consensus develop نہیں ہو گا تو ایوارڈ نہیں ہو گا، (تالیاں) ایوارڈ نہیں ہو گا تو میرے صوبے کو مسئلہ ہو گا، میرے Merged area کو مسئلہ ہو گا اور اگر Merged area کو آپ Anti take لے لیں، اگر Merged area کو آپ علیحدہ لیں بالکل کے پی سے تو 4.6 percent این ایف سی سے شیئر بنتا ہے، میرے لوگ چیخیں نہیں ماریں گے جو ایکس فاٹا سے آئے ہوئے ہیں، 4.6

یہ اگر آپ علیٰحدہ لیں، 27220 سکوائر (تالیاں) کا مطلب ڈیڑھ دو سوارب روپے percent کلو میٹر کا جغرافیہ ہے، یہ جتنے بھی Indicators ہیں، یہ ہم نے ان کو دیئے ہیں، پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے اس کو دیئے، اس میں ریونیو کو زیرو رکھا ہے، جناب سپیکر! Merged area حالانکہ وہ زیرو ہو نہیں سکتا، اگر فنانشل ایکسپرٹس بیٹھیں، میں کوئی اکانومی کا بندہ نہیں ہوں، میں دیہات سے تعلق رکھتا ہوں لیکن میں اس صوبے کا درد رکھتا ہوں، مجھے پتہ ہے اگر کوئی اس صوبے میں دلچسپی لیں تو اس میں Capacity ہے جو کہ ان کی نااہلی کی وجہ سے ہم محروم رہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میں صرف آپ سے گزارش کرتا ہوں، آپ کا وقت زیادہ نہیں لوں گا، صرف آخر میں ایک شعر بولوں گا اور اختتام کروں گا:

اس حکومت کے انداز عجیب دیکھے ہیں یارو
گونگوں سے کہا جاتا ہے بہروں کو پکارو

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! آج ہم ضمنی بجٹ پر بحث کر رہے ہیں، ہم اکثر سنتے ہیں کہ یہ Educated لوگ ہیں، اچھی پلاننگ کرتے ہیں، Experts لوگ ہیں، ٹھیک ہے میں یہ بھی مانتی ہوں کہ آئین کا آرٹیکل 124 ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم ضمنی بجٹ پیش کر سکیں، آج مجھ سے ان چیزوں کی اجازت لی جا رہی ہے، آج اس ایوان سے ان چیزوں کی اجازت، ان پیسوں کی اجازت لی جا رہی ہے کہ جس کا ہمیں پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے یہ خرچ کئے ہیں، تو پھر میں کیسے ان کو اجازت دوں اور میں کیسے یہ مان لوں کہ ٹھیک ہے؟ آپ کو آرٹیکل 124 اجازت دیتا ہے کہ وہ کونسا Disaster آیا تھا، کونسے ایسے حالات آئے تھے، مجھے اس کتاب میں کوئی ایسا ایشو نہیں ملا کہ میں وہ بیان کر سکوں کہ ہاں یہ Disaster آیا تھا اور انہوں نے یہ خرچہ کیا ہے، انہوں نے ہمیں یہ بتایا ہے، یہ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم سادگی اپنائیں گے، ہم گاڑیاں نہیں لیں گے، ہم زیادہ خرچے نہیں کریں گے، آج یہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہم ملازمین کی تنخواہیں نہیں بڑھائیں گے ورنہ ہمیں اتنا لمبا لمبا ٹیکس دینا پڑے گا یا ہمیں اتنے پیسے لگانے پڑیں گے تب ہم تنخواہیں بڑھائیں گے ورنہ نہیں بڑھائیں گے، پھر کیا وجہ ہے کہ اس ضمنی بجٹ میں جو کہ انتیس ارب روپے کا ہے، ہم سے لیا جا رہا ہے، اگر میں غلط Quote نہ کروں تو ہاں انتیس

ارب سے زیادہ ہے، پھر انہی اللوں تللوں پر خرچ ہوا ہے، اگر آپ دیکھیں تو انفارمیشن ٹیکنالوجی کو ہم دے رہے ہیں، تنخواہ اور الاؤنسز میں دے رہے ہیں، ریوینو اسٹیٹ کو ہم دے رہے ہیں، تنخواہ اور الاؤنسز میں دے رہے ہیں، ایکسائز میں فگر نہیں بتاؤں گی، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو دے رہے ہیں، تنخواہ اور الاؤنسز میں دے رہے ہیں، جیلخانہ جات کو دے رہے ہیں، تنخواہ اور الاؤنسز میں دے رہے ہیں۔ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کو نئی گاڑیاں خریدنے کے لئے دے رہے ہیں، ان چیزوں پر ہم ضمنی بجٹ خرچ کر رہے ہیں، جتنا بھی کر رہے ہیں، کیوں ہمیں نہیں پتہ کہ ہم نے ان کی تنخواہیں دینی تھیں، ہم نے ان کے الاؤنسز دینے تھے، ہم نے ان کے یوٹیلٹی بلز دینے تھے، بی آر ٹی کو بھی ہم ضمنی بجٹ دے رہے ہیں، اس بی آر ٹی پر جس پر ہم سارا سال روتے رہے کہ کب یہ مکمل ہو گی، اس پر بھی ہم وہ ضمنی بجٹ خرچ کر رہے ہیں جس کا ہم نے بجٹ سے پہلے حساب کتاب ہی نہیں لیا گیا اور آج جو ہمیں کہہ رہے ہیں کہ یہ خرچے تو ہم نے کر دئیے ہیں، آپ ربڑ کی سٹیمپ لگا کر اس کو پاس کر لیں، یہ اسمبلی ہے، ربڑ کی سٹیمپ تو نہیں ہے کہ آپ نے خرچے کئے ہیں اور ہمیں کہہ رہے ہیں کہ یہ ربڑ کی سٹیمپ ہے، آپ اس پر لگا لو، اگر آپ نے تنخواہیں اور الاؤنسز دینے ہیں تو آج بھی ہم آپ کو کہہ رہے ہیں کہ ملازمین جو سڑکوں پر بیٹھے ہیں ان کی تنخواہیں بڑھا دیں، ان کو الاؤنسز دے دیں، کیوں نہیں دے رہے؟ مجھے خوشی ہوتی کہ اگر آج یہ بولتے کہ ہاں Disasterآیا تھا، کورونا آیا تھا، ہمیں خوشی ہوتی، ٹھیک ہے کہ ایک مسئلہ آیا تھا، ہم اس پر لگا لیتے، ہم کہہ دیتے کہ ٹھیک ہے ایک Disasterآیا تھا، ہم نے اس پر ایک بجٹ Spend کیا ہے، اگر یہاں پر یہ ہوتا کہ ایجوکیشن پر ہم نے خرچ کیا ہے، ہاں میں مان لیتی کہ ٹھیک ہے، ہمیں ایک ضرورت ہے، ہمارے بچوں کو اور ہمیں خوشی ہے، یہ پورا ہاؤس اور اس کی خوشی ہیں، بڑی خوشی سے اس کا وہ بجٹ دے دیتے کہ ہاں یہ اس پر لگا ہے، ہمارے نئے ضم اضلاع ہیں، ہمارا تو فاٹا سے وہ سلوک ہو گیا، ہمیں تو ادھر سے کاٹ کر ادھر پھینک دیا کہ آپ جانو اور آپ کا کام جانے، ادھر تھوڑا سا زیادہ بجٹ دے دیتے تو ہمیں خوشی ہوتی کہ ٹھیک ہے نئے اضلاع ضم ہوئے ہیں، ان کو تھوڑا دے دیتے ہیں یا اگر یہ کرتے جس طرح ہم سیاستدان بدنام ہیں، یہ اسمبلی خرچے کرتی ہے اور سیاستدان بھی بڑے خرچے کرتے ہیں، اسمبلی نے زیادہ خرچے کئے ہیں ان کو دے دیتے، ان میں یہ چیزیں اور یہ سارے محکمے اس میں شامل نہیں ہیں، اگر اس کو آپ دیکھ لیں لیکن دوسری بک میں سارے شامل ہیں، اس میں تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم سے کس چیز کا مشورہ کیا، پہلے انہوں نے کیوں پلاننگ نہیں کی؟ یہ تو بڑے ایکسپرٹ لوگ ہیں، ان چیزوں کا ان کو پتہ نہیں تھا تو پھر کیوں ہم سے

ضمنی بجٹ میں یہ چیزیں مانگ رہے ہیں؟ دوسری چیز اکثر، میں ایک دو تین چیزیں اس میں Add کر لوں جس طرح میں نے کہا کہ کورونا کا مسئلہ بڑا اہم مسئلہ تھا جناب سپیکر صاحب! جس طرح آپ بھی بار بار ہدایت دے رہے ہیں کہ ماسک پہنیں اور اس پر عمل کریں، ہم ایسی قوم ہیں کہ ہم ذرا لائن بنانے میں اور SOPs پر عمل کرنے میں بڑے Lazy لوگ ہیں، ظاہر ہے ہماری ایک Tradition ہے، اگر آپ دیکھیں کہ جرمنی ہے، برطانیہ ہے، امریکہ ہے، انہوں نے اپنے لوگوں کو لاک ڈاؤن کیا حالانکہ وہ لوگ اپنی گورنمنٹ کے احکامات کو مانتے ہیں، اگر میں آپ کو اشارہ کروں، ہمارے بڑے سینیئر لوگ ادھر بیٹھے ہیں، کیا ادھر Social distance ہے؟ ادھر ذرا دیکھیں کہ کس انداز سے انہوں نے ماسک لٹکائے ہیں، ادھر بھی دیکھ لیں، ہم تو وہ لوگ ہیں جو ساری جڑی بوٹیاں اور ساری شاخوں کے جو پتے ہیں، ان کا قہوہ پی جائیں گے لیکن ماسک نہیں پہنیں گے، میرے خیال میں ہمیں گورنمنٹ کی پھر بھی بڑی بات ہے کہ انہوں نے یہ چیزیں لوگوں پر چھوڑ دیں کہ آپ جانو اور آپ نے Social distance بھی دینا ہے، آپ نے اپنا خیال خود رکھنا ہے، میرے خیال میں یہ گورنمنٹ کی بہت بڑی غلطی تھی کہ ہم نے یہ چیزیں لوگوں پر ڈال دیں، ہم نے اس طرف توجہ نہیں دی، اس میں ہمارا بہت بڑا Failure تھا۔ میرے خیال میں یہ ضمنی بجٹ اگر اس میں لگا دیا جاتا تو بہتر ہوتا، اس میں بڑی لمبی بات ہے، اس میں تو خیر یہ انیس پوائنٹس بھی آ گئے، اس کا بڑا اچھا حل بھی آ گیا، دونوں کا مسئلہ تھا کہ ٹڈی دل کھاؤ اور کورونا کو بھگاؤ، یہ دو اچھے حل ہمارے پاس آ گئے۔ میں ایک دوسرے ایشو کی طرف حکومت کی توجہ دلاؤں گی، اسی ہاؤس میں شگفتہ ملک صاحبہ نے یکم جنوری کو ایک قرارداد پاس کی تھی، جب یہ ہاؤس ایک متفقہ قرارداد پاس کرے تو گورنمنٹ Bound ہوتی ہے کہ اس پر عمل درآمد کرے، عبدالولی خان یونیورسٹی کے 274 ملازمین جس میں کچھ ریگولر بھی تھے ان کو نکالا گیا لیکن آج تک ان کو بحال نہیں کیا گیا، میں یہ بھی جاتے جاتے مطالبہ کروں گی، آخر میں ایک چیز این ایف سی پہ یہاں پر ہمارے آنریبل۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! وائنڈ اپ کریں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: ایک منٹ میں وائنڈ اپ کروں گی۔ یہاں این ایف سی پر دو تین منسٹرز صاحبان نے بات کی، میرے خیال میں اگر اپوزیشن آپ کا ساتھ دے رہی ہے تو کم از کم آپ کو بھی ایک قدم آگے بڑھنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ آگے بڑھے اور سندھ دے، مجھے وہ ڈاکومنٹ دکھائیں کہ جس میں یہ لکھا ہے کہ یہ جو فاٹا کا شیئر ہے یا جو Merged area کا شیئر ہے، کہاں پر لکھا ہے کہ سندھ نے دینا ہے یا

اگر سندھ نے بھی دینا ہے تو مجھے یہ بتادیں کہ ہمیں بلوچستان نے کتنا دیا، ہمیں پنجاب نے کتنا دیا؟ یہ ایک پر ڈالنا دوسرے پر ڈالنا، یہ ڈرامے بازی چھوڑ دیں، یہ مرکز کا کام ہے، مرکز نے دینا ہے اور ہم اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے، آپ قدم تو بڑھائیں، آپ ہمت تو کریں، آپ مانگیں تو سہی، آپ نیٹ پرافٹ بھی مانگیں جس طرح پچھلی گورنمنٹ میں اپوزیشن نے ساتھ مل کر یہ کیس لڑا ہے، اب تو آپ کے پاس یہ مسئلہ بھی ہے، این ایف سی کا بھی ہے تو اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے، آپ بھی تھوڑی ہمت کریں، یہ ایک دوسرے پر نہ ڈالیں، یہ سندھ نے یا پیپلز پارٹی نے نہیں دینا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، میڈم۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ایک مسئلہ اور تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، میڈم۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ کہوں گی کہ آج بہت افسوس ہے کہ ضمنی بجٹ کے لئے ہمیں ایک دفعہ پھر بیٹھنا پڑا، ضمنی بجٹ اگر کبھی کبھار ہوتا یا کسی مخصوص صورتحال کی وجہ سے ہوتا تو پھر کوئی بات نہیں لیکن ہر سال ضمنی بجٹ کے لئے ہم بیٹھتے ہیں، اس پر بات کرتے ہیں، ضمنی بجٹ میرے خیال میں ایک ایسی ڈاکومنٹ ہے جو کہ حکومت کی ناقص پالیسی کا منہ بولتا ثبوت ہے، یہ اپنی گورنمنٹ، اپنی پالیسی، اپنے محصولات اور اخراجات کا صحیح تخمینہ نہیں لگا سکتی، اضافی اخراجات اس میں ڈالے گئے ہیں، اس میں نو ارب ترقیاتی اخراجات سے کم کر کے دوسری مدات میں جو استعمال ہوتے ہیں اور جس طرح میری بہن نے کہا کہ اس میں ڈائریکٹر اور سیکرٹریوں کی گاڑی کے لئے اضافی اخراجات بھی اس میں شامل کئے گئے ہیں، یہ انتہائی افسوس کی بات ہے، ہمیں معلوم ہے کہ اگر ہم ضمنی بجٹ پر جتنی بھی بات کر لیں، آپ کے پاس عددی برتری ہے، آپ غلط کو صحیح ثابت کر کے اس کو قانونی حیثیت دے دیں گے، میرے ایک معزز ممبر نے یہاں پر جو بات کی، ہمیں محسوس بھی ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ اب چوں چراں کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تو جناب اپوزیشن گورنمنٹ کی خامیوں کو پوائنٹ آؤٹ بھی نہ کرے، اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہ دلائے؟ کم از کم اگلے سال آپ ایسی پلاننگ کریں کہ یہ ضمنی بجٹ کے لئے اتنی بڑی بڑی اماؤنٹ کے لئے ساڑھے انتیس ارب روپے تقریباً بنتے ہیں کہ اس کے لئے ہمیں پھر اس ایوان سے اس کو قانونی حیثیت دینا پڑے، وہ جو الفاظ انہوں نے استعمال کئے ہیں وہ میرے خیال میں اپوزیشن کے ممبران کے لئے بہت غلط ہیں، ہم ان کا احترام کرتے ہیں لیکن

اپوزیشن کا یہ رائٹ ہے کہ آپ کی جو غلطیاں ہیں وہ پوائنٹ آؤٹ کرے اور اگلے سال آپ ان خامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی پلاننگ کریں، اپنی صحیح پلاننگ کریں کہ اگلی بار آپ کو اتنی بڑی اماؤنٹ کی ضرورت نہ پڑے۔ ایک بات میں اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کے لئے کرنا چاہتی ہوں، ہمارے ممبران نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے بڑھانے کے لئے بات کی، مزدور کی مزدوری بڑھانے کے لئے بات کی لیکن اس پر شاید گورنمنٹ ایگری نہیں ہے لیکن یہ ہمارے اسمبلی سیکرٹریٹ کی بہت محدود تعداد میں ممبران ہیں، ایک روایت بھی ہے کہ ہر سال بجٹ کے بعد ان کو تین چار اعزازیے دیئے جاتے ہیں، میرے خیال میں اس طرف آپ کو توجہ دینی چاہیئے کیونکہ سینٹ میں بھی چھ اعزازیوں کا انہوں نے وعدہ کیا ہے، یہ ہمارے ملازمین جو ہیں، بجٹ کے لئے تقریباً بارہ بارہ گھنٹے یہ یہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں، جناب سپیکر! اس طرف توجہ دیں، شکریہ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب وقار احمد خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر! دا څه نوې خبره نه ده، هر کال په اسمبلئ کښې ضمنی بجټ پیش کیږی، اضافی اخراجات په اسمبلئ کښې کیږی خو یو پوائنټ ته زما فکر تلے دے جناب سپیکر! په دې ضمنی بجټ کښې چې کوم ډیپارټمنټس د پاره ئے اضافی پیسې غوښتلی دی، په مونږه چې کوم Crises راغلی دی د کورونا وائرس نو د هیلتھ ډیپارټمنټ اضافی پیسې نه دی غوښتلی، که تاسو اورئ نو په میډیا باندې، په سوشل میډیا هم او په پرنټ او په الیکټرانک میډیا هم ډاکټرانو بار بار احتجاجونه هم کړی دی چې مونږ ته زمونږه پی پی ایز ملاؤ شی او مونږ ته دې سامان مهیا شی، نو زه په دې خبره نه یم پوهه چې زمونږ دې ډیپارټمنټ سره دومره پیسې وی او هغوی نه دی خرچ کړی او که څه وجه ده، وزیر صحت صاحب دې د دې خبرې خصوصی ذکر اوکړی چې د هغه پکښې ضمنی بجټ نشته او ډاکټران چې وو نو سراپا احتجاج وو په هر ځائے کښې او اوس هم هغوی ته چې دا کوم په فرنټ لائن باندې جنګیږی، څنګه چې زمونږه سپاهی یا سیکیورټی فورسز په مورچو کښې جنګیږی، هغوی ته د کارتوسو د ټوپک ضرورت وی، د میګزین، دغه شان ډاکټر صاحب چې زمونږ د پاره نن سبا فرنټ لائن سولجر دے، پیرا میډیکس دی، نرسز دی، پکار ده چې هغه سهولتونه هغوی ته میسر وی۔ دویمه خبره په دیکښې

د قرضو د پاره اضافی پیسې ایښودلې شوې دی چې قرضې به واپس ورکړې کیږی، څلور اربه روپئ دی، زما خیال دے، په دې هم نه یم پوهه چې اینول بجټ کښې خو د قرضو څه ذکر نشته چې دومره قرضه ده، د دې به مونږه دومره پیسې ورکوؤ نو آیا دا د دې اینول بجټ د پیش کیدو نه وروستو دا پیسې اغستې شوې دی او که نه څه وجه ده؟ نو که د دې پوائنټ وضاحت هم د فنانس منسټر صاحب اوکړی او چې دا کوم ډیپارټمنټس ته چې دا ایکسټرا پیسې تلې دی نو پکار خو دا ده چې د دې ډیپارټمنټس خو اول هغه کارکردګی چیک کړے شی کنه، زه به د ایلیمنټری ایجوکیشن خبره اوکړم، ما دلته کښې کال اټنشنز هم پیش کړی دی چې یو اداره په اووه کاله کښې یو سکول نه شی سټارټ کولې، اووه کاله اوشو چې هغه بلډنګ جوړ شوے دے جناب سپیکر صاحب! منسټر صاحب ناست دے، هائی سکول دے او اووه کاله د هغې د جوړیدو اوشو او اوسه پورې هغه سټارټ نه شو نو دا د ده څنګه اهلیت دے؟ بل دویم یو په 2015 کښې په دې توتانو بانډئ کښې ګرلز پرائمری سکول دے، هغه ټینډر شوے دے او د هغې مسئله ده، د زمکې مسئله ده، د پولیس سره سرکاری زمکه ده، زما خیال دے، زمونږ ایم پی اے صاحب ناست دے، هغه ته به د دې پته هم وی خو هغه زمکه هغه شان Disputed ده، تر اوسه پورې هغه سکول نه دے سټارټ شوے، کار پرې نه دے شروع شوے۔ بل دریمه زمونږه په کانجو یونین کونسل کښې زمکه په کینټونمنټ کښې راغلې ده، یو پرائمری سکول د ماشومانو راغلے دے، دا دریم کال دے او د هغې د پاره ادارې، محکمې څه دغه اقدامات نه دی کړی نو چې د دې ادارې څه اهلیت شو؟ بیا هغلته کښې او که په پوسټنګ او ټرانسفر شی او په پوسټنګ کښې شي نو زما خو په دې بانډې دلته کښې کمیټئ ته منسټر صاحب ناست دے، کمیټئ ته ئے یو Application هم کړے دے، داسې بهرتیانې پکښې شوی دی، بے ضابطګیانې پکښې شوې دی چې که د هغې حل را اونه وتلو نو زما خیال دے چې د دې حکومت د پاره یو بد نما داغ دے، هغلته چې کوم کارونه شوی دی او کوم دغه شوی دی او د دې سره لوکل ګورنمنټ له راځم جی، زمونږه په ملاکنډ ډویژن کښې یو ټاؤن دے کانجو ټاؤن شپ بانډې یادیږی او یقین اوکړئ چې د هر قسم سهولت نه محروم دے، پکار خو دا ده، دومره عمر

اوشو په ثابت ملاکنډ ډویژن کښې چې په هغې کښې ټول سهولتونه وی، هغه نه پکښې د هیلتھ سهولتونه شته، نه پکښې کالج شته د هلکانو، نه پکښې سکول شته د ماشومانو او روډونه، بجلئ او د اوبو مسئلې نو لکه دا څه نومونه او ادارې دی چې دلته خو ورله مونږه ضمنی بجټ ورکوؤ، دا خو به پاس کیږی خا مخا خو کم از کم دې ادارو له پکار ده چې دغه سهولتونه خو ورکړی دغه ځائے له، دا ادارې چې دا ډیمانډز غواړی، دا ایکسټرا بجټ غواړی نو چې کوم ضرورتونه دی چې هغه خو پورا شی۔ جناب سپیکر! زما په حلقه کښې د اوبو لیول ډیر ډاؤن شوے دے، د اوبو لیول، دغه یو سوال مو دے، د اوبو لیول ډیر ډاؤن شوے دے او ځائے په ځائے ټیوب ویلې اوچې شوی دی، ټیوب ویلې اوچې شوی دی نو زما سوال دے، پکار ده چې هغه علاقو کښې چې نوې ټیوب ویلې جوړې شی او په غریزو علاقو کښې چینه هم اوچه شوې ده نو چې هغلته پریشر پمپس اولګی، پکار ده چې مونږه سهولتونه عوامو له ورکړو، نور مونږ ته څه اعتراض نشته جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنډ اپ کړه جی، وائنډ اپ کړه پلیز۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: خو دغه سوال مو دے چې کوم سهولتونه پکار دی چې عوامو ته هغه سهولتونه زمونږ په علاقه کښې میسر شی۔ ستاسو ډیره مهربانی، جزا کم للّٰه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب صلاح الدین صاحب!

<u>جناب صلاح الدین</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر Under Article 124 ضمنی بجٹ کا ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن جس طرح کے فگرز یہاں پر انہوں نے دیئے ہوئے ہیں، جس طرح محکمہ پولیس کے لئے دو ارب چونتیس کروڑ ایکسٹرا، پنشن کے لئے چار ارب نو کروڑ، اسی طرح اب یہ پنشن کا حجم یہ Determined ہوتا ہے، ان میں کمی تو پڑ نہیں سکتی، ان کے فگرز ان کو پہلے سے ہی Determine کر لینا چاہیئے تھے، اتنا Difference نہیں آنا چاہیئے تھا پھر ہم جاتے ہیں ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ کی طرف، سر، ماس ٹرانزٹ میں بی آر ٹی آجاتا ہے اور بی آر ٹی کے لئے میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ بی آر ٹی کے لئے انہوں نے پانچ سو ملین ڈالر قرض لیا تھا، پھر بھی انہوں نے یہ ریوائز کر کے 70 بلین روپے کر دیا، اب How much will this cost in total، مجھے اس کا کوئی جواب نہیں ملا،

We in 2022, we have to start repayment اور Repayment کس طرح ہو گی؟ Labour+.6 percent تو یہ ایک خطیر رقم ہے، اس غریب صوبے کے لئے اور کس طرح یہ ڈالر کا ایک سو سترہ روپے ایکسچینج ریٹ تھا، جب قرضہ لیا جارہا تھا، اب وہ ایک سو پینسٹھ پہ پہنچ گیا ہے تو اس کا انہوں نے ذکر ہی نہیں کیا، مجھے اس دن بھی اس کا Response بھی نہیں ملا کہ یہ ٹوٹل کتنا ہو گا؟ جب یہ ان کی Payment شروع کریں گے سر، ایک طرف ایک سو ارب سے اوپر کا Unnecessary BRT جس کا یہ صوبہ متحمل نہیں ہو سکتا، دوسری طرف میرا علاقہ PK-70 اور PK-71 جہاں پہ پینے کا پانی نہیں ہے، جہاں پہ ایریگیشن کے لئے پانی نہیں ہے، جہاں پہ سکولوں کی کمی ہی، جہاں پہ کوئی گرلز کالج نہیں ہے اور ان کو سو ارب روپے بی آر ٹی پہ خرچ کر دیں گے، سر! وہاں پہ میرے علاقے میں غربت لوگ ہیں اور An Ex MPA of my constituency, he used to call my constituency as Balochistan of KP، جس کو وہ پختونخوا کا بلوچستان کہتے تھے، وہاں پہ غریب لوگ ہیں، بے روزگاری ہے، مزدوری بھی نہیں ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> صلاح الدین خان! ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> ضمنی بجٹ پر ہی میں نے بات کی، انہوں نے ضمنی میں Quote نہیں کیا-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ آپ ضمنی بجٹ پر بات کر رہے ہے؟

<u>جناب صلاح الدین:</u> ضمنی بجٹ میں انہوں نے بی آر ٹی کا ذکر کیا ہے، میں اسی پر بات کر رہا ہوں-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وہ کہاں پر ہے؟

<u>جناب صلاح الدین:</u> Exactly انہوں نے Mention نہیں کیا، ایریگیشن پر میں آرہا ہوں سر، وہاں پر ایمپلائمنٹ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ وفاق سے ہمارا حصہ نہیں لے سکے جو این ایف سی کے Through ہوتا ہے، نیٹ ہائیڈل کا ہوتا ہے، آئیل اینڈ گیس پہ سرچارج جز وغیرہ ہوتے ہیں، ان پر یہ نہیں لے سکے، صوبے کا مقدمہ نہیں لڑ سکے یا ان کو Interest نہیں ہے، اس لئے یہاں پر غربت ہے، سر! میرے علاقے کے مزدور، اس صوبے کے مزدور اور پنجاب کے ابھی آپ کو بھی معلوم ہے کہ پنجاب میں بھی کام کرتے ہیں، سندھ میں بھی کام کرتے ہیں اور بلوچستان میں بھی کام کرتے ہیں، یہ شرم کا مقام ہے، کیا کسی کو معلوم ہے کہ کوئی پنجاب سے ادھر مزدوری کے لئے آتا ہے؟ کیا کسی نے دیکھا کہ کوئی سندھ سے یہاں مزدوری کے لئے آتا ہے، مزدور بھی لیکن اس بات پر If I could have the attention of

the treasury benches please because I would like a response as well

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان!آپ۔

محترمہ بصیرت بی بی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم!آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔

جناب صلاح الدین: لیکن مزدور کی ان لوگوں کو کیا فکر ہے، فکر اس لئے نہیں کہ اب ہم کنڈی صاحب کی طرح شعر و شاعری سے ذرا زیادہ قریب ہیں، ہم اتنے شعر و شاعری سے دور ہیں، نصیر صاحب نے ایک شعر پڑھا تھا لیکن غربت اور مزدور کی مناسبت سے اس لئے کہ میرے علاقے کے لوگ زیادہ تر مزدور ہیں، کہتے ہیں کہ:

توقادر و عادل ہے لیکن تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات

سر! 2017 میں لفٹ کینال کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا، ابھی تک میرے Different questions ہیں اس ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ پر، لیکن کوئی مجھے Response ہی نہیں دیا جاتا، اس لئے کہ یہاں کا جو پریویس ایم پی اے تھا وہ ایک مضبوط سیٹ پر بیٹھا ہے، اگر میں اس کے بارے میں لب کشائی کرنے کی کوشش کروں تو لاء منسٹر صاحب گرین بک اٹھا دیتے ہیں، اگر ہم ادھر بھی اس کے بارے اور اپنے مسائل کے بارے میں بات نہ کریں تو کہاں پر کریں گے؟ صرف چوکوں میں بات کرنے سے مسئلہ حل ہوگا، کیا اس طرف ذرا توجہ چاہیئے یا نہیں؟ سر! سکولوں کی کمی ہے، کوئی گرلز کالج میری Constituency میں نہیں ہے، صرف میرے PK-70 اور PK-71 میں کوئی گرلز کالج نہیں ہے، اس وقت ایک ایم پی اے بڑی پوسٹ پر ہیں، سر! بس وائنڈ اپ کرتے ہیں، I am going to windup it لیکن اس کالج کے بارے میں کہتے ہیں کہ کسی نے منظور کر دیا تھا لیکن اس کو مسئلہ ہو گیا، کمیشن پر کسی کے ساتھ بات نہیں بنی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وائنڈ اپ کریں۔

جناب صلاح الدین: جی جی، کر رہا ہوں، اس طرف آ رہا ہوں، اس وجہ سے انہوں نے پھر، جب اس کے بعد میں آ گیا تو علاقے کو جو سزا ملی تھی، اس لئے کہ علاقے کے لوگوں نے مجھے ووٹ دیا، کسی کے بھائی کو

ریجیکٹ کیاتوجب وہاں پہ سکول اور کالج سب کچھ ہوتاتووہ بھی ختم ہوگیا،اس طرح پی ڈی اے کے روڈز ہیں، اے ڈی پی سے سولہ روڈوں کونکال دیاگیا تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریه جی۔ جناب میر کلام خان! ماسک واچوئ جی۔

<u>جناب میر کلام خان:</u>

ے وخت چې په ما باندې احسان کوی څه داسې کوی
مانه څرمن اوباځي ماله ترې څادر جوړ وی

قدر من سپیکر صاحب! د ستاسو ډیره مننه چې ماته مو وخت راکړو۔ بنیادی طور باندې نن دلته په ضمنی بجټ باندې خبره کیږی خو ستاسو هم ټارګټ دا دے چې د هغې نه بله خبره څوک اونه کړی خو ډیر وخت شوے دے چې اجلاس نه دے شوے ، بیا چې نن دلته موقع ملاویږی، پکار ده چې نن ټائم هم زیات راکړې شی او لږې نوری خبرې هم دې سره مونږ Touch کړو۔ جناب سپیکر صاحب! د ټولو نه اول زه دا وایم چې نن د صحت محکمه چې په ټوله دنیا کښې ورته یو قدر ورکولې کیږی، د قدر په نظر ورته کتلې شی، د هغې دلته مونږ څه خیال نه ساتو او زما په شمالی وزیرستان کښې اکهتر پوسټونه شوی دی او په توره شپه کښې شوی دی، هیچا دا پته نشته چې دا انټرویو چا اغستې ده، کله ئے اغستې ده، په کوم میرټ باندې شوی دی؟ نو سپیکر صاحب! د هغې د پاره دې منسټر صاحب ته به زما خواست وی چې یو آزاد کمیشن دې جوړ شی او د هغې دې تحقیقات اوشی چې څوک هم پکښې ملوث دی هغه خلقو ته دې داسې سزا ورکړے شی چې په دې صوبه کښې بل کس جرات اونه کړی چې غلط کار اوکړی۔ د پوسټنګ حوالې سره دویمه خبره زمونږ د تعلیم ده، په شمالی وزیرستان کښې ستاسو وزیر اعظم، ستاسو چیف منسټر هلته راغلو، د یونیورسټیئ اعلان ئے اوکړو، د میډیکل کالج اعلان ئے اوکړو، د ایجوکیشن سټی اعلان ئے اوکړو، تر ننه پورې مونږ ته دا پته نشته چې په ایجوکیشن سټی کښې به څه جوړیږی او کله به جوړیږی او څه رنګ به جوړیږی خو په دې ټولو فائیلونو باندې ما کوئسچنز جمع کړی دی او هغه په ریکارډ دی او دلته په بزنس پراته دی سر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! پوائنٹ نوٹ کرتے جائیں۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر صاحب! د شمالی وزیرستان یا د ټولو مرجډ ډسټرکټس دلته ټولې خبرې کیږی چې مونږ دا ورله ورکوؤ، دا ورله ورکوؤ خو هلته که ته اوګورې داسې خلق مو کښېنولی دی چې د ایجوکیشن سیکرټری راغلے وو او زه د چیف سیکرټری سره ناست وم، ورسره مو هغه کوئسچن پرې اوکړو چې تا سره څومره تعلیمی ادارې دی؟ هغه ورته وئیل چې تقریباً آٹھ سو لګ بګ، نو چې د ستاسو ډی ای او وائی چې تقریباً نو زه به څه اووایم؟ جناب سپیکر صاحب! چې هغه ته دا پته نشته چې زما سره څومره ادارې دی، بیا د هغې فنګشنل ساتل، د هغې بحال ساتل، بیا پکښې دې خلقو ته ایجوکیشن ورکول نو سپیکر صاحب، بیا دا ډیره لرې خبره ده، Parent and teacher council کښې تاسو یو فنډ ایښودے وو او تر ننه پورې مونږ ته دا پته اونه لګیدله چې هغه فنډ چرته لاړو او څه پرې اوشو؟ چرته چې هائی سکول دے، پرنسپل ئے نشته، د سائنس ټیچر ئے نشته، ګورنمنټ پوسټ ګریجویټ کالج د میرانشا، پرنسپل نشته دے، ګورنمنټ ګرلز کاج په شمالی وزیرستان کښې یو ګرلز کالج دے، په هغې کښې نه سټاف شته دے، په هغې کښې نه ایجوکیشن شته دے، بیا تاسو په کوم مخ باندې دا دعویٰ کوئ چې مونږ په تعلیم کښې ایمرجنسی راولو او قبائلو ته مونږ ایجوکیشن ورکوؤ؟ هلته د کامرس کالج د میر علی ډګری کالج د ټولو دا حال دے، نه ئے د ټرانسپورټ سسټم شته، نه ئے هاسټل شته او نه پکښې سبق ښودلے کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! بل زمونږ هلته سپیشل د خواتین ایجوکیشن، د فی میل ایجوکیشن چې دے، دا بالکل زیرو پرسنټ ته رارسیدلے دے، آیا په دې بجټ کښې څه داسې قیصه اوشوه، زمونږ په دې فیمل ایجوکیشن باندې لږ ټائم به راکوئ، سپیکر صاحب، په پوره صوبه کښې د پنځلس کالجونو اعلان اوکړې شو، مونږ پرې خوشحالیږو چې پنځلس نه، خدائے د کړی چې په دې صوبه کښې پنځلس سوه کالجونه جوړ شی خو آیا د باجوړ نه واخله تر جنوبی وزیرستان پورې په مرجډ ډسټرکټس کښې د یو کالج تاسو اعلان کړے دے؟ دا ډیر د شرم خبره ده، بل طرف ته روزانه په قبائلو باندې تاسو آپریشنونه کوئ، روزانه داسې قیصې پرې کوئ چې مونږ د کورونو نه رااوباسی چې

ستاسو په کورونو کښې مونږ غله غواړو او د نن ورځې پورې معلوم نه شو، چاته د حکومت په دې ټوله مشینرئ کښې چرته پته اونه لګیده سپیکر صاحب! دې شمالی وزیرستان کښې د عید په ورځ باندې د سی ایس ایس آفیسر سعدت الله په ګولئ اویشتلے شو په میر علی کښې، د نن ورځې پورې پته اونه لګیده، په جنوبی وزیرستان کښې په روژه کښې په وانا کښې عارف وزیر په ګولئ اویشتلے شو سپیکر صاحب-----

جناب ډپټی سپیکر: وائنډ اپ کړه جی۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر! یو منټ، هغه د نن ورځې پورې پته اونه لګیده۔ هغه بله ورځ چې دلته کوم وو په خیبر کښې عرفان الله آفریدی اغواء شو بیا په جعلی مقابله کښې شهید کړے شو، آیا یو بل راؤ انور دلته راغلے دے، د دې کراچئ راؤ انور دلته خیبر هم کنټرول کوی، که دا خبره مونږ کوؤ نو بیا تاسو وایئ چې وائنډ اپ کړه، (قطع کلامی) نا دوه درې منټه به ماته خامخا راکوئ، زه یو آزاد کس یم په دې ټوله اسمبلئ کښې، زما حق جوړیږی-----

جناب ډپټی سپیکر: یو منټ خبره اوکړه۔

جناب میر کلام خان: چې یو دوه منټه نور هم راکړئ، په قبائلی علاقو کښې د باجوړ نه واخله د جنوبی وزیرستان پورې د نن ورځې پورې په زرګونو زمونږه مشران په ټارګټ کلنګ کښې مړه شو، آیا دا ستاسو حکومتی مشینری دومره کمزورې ده چې په دیکښې ئے یو کس د ننه پورې ملوث نه شو، آیا زه د دې سوال حق نه لرم چې دلته ئے اوکړم؟ بیا چې چرته تاسو کوئ، بله ورځ پولیس واله دلته په تهکال کښې اوګوره چې څه ئے اوکړل؟ نو زما به دا خواست وی، زما به دا سوال وی چې تاسو څومره کیبنټ دے، دا ستاسو منسټران دی، هغوی دې پخپله دا حکومت چلوی، بیوروکریسی ته مو هر څه پریښودی دی، زمونږ هر څه د دې صوبې هغوی چلوی، ډیر په بخښنه سره زه دا خبره کوم، سرکاری نوکرانو ته یو فیصد تنخوا نه زیاتوی، په سندھ کښې ئے چې زیاته کړه، په هغې باندې ستاسو پارټئ واک آؤټ اوکړو چې لس فیصده کمه ده، آیا دلته مونږ ورته یو

فیصد زیاته کړه؟ پکار ده چې مونږ ټول واک آؤټ اوکړو چې دا کومه تنخوا چې بیخی زیاته نه شوه، هغه خلقو د پاره۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر صاحب! په آخر کښې به زه یو شعر وایم، بس یو شعر وایم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، څه شعر اووایه۔

جناب میر کلام خان: څه عجیبه د ورځې ټول پښتانه اونیسی
خو خوشحالی د اختر اخوا د اټکه کیږی
په کومو سترګو به زما نه د خیر طمع کوی
چې د بارودو کرونده زما په زمکه کیږی

ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد دیدار صاحب!

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، دا ما هم ستاسو Sequence را شروع کړے دے او بې انصافی به نه کوم پکښې، تاسو اووایئ، داسې په Sequence کښې به روان یو۔

جناب محمد دیدار: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! آپ نے اس اہم موقع پر ٹائم دیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب دیدار صاحب! یو منټ۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار یوسف صاحب! شروع میں آپ نہیں آئے تھے، میں نے بات کی تھی کہ ہمارے تمام آنریبل ایم پی ایز ٹائم مانگ رہے ہیں تو میری کوشش ہے کہ جو Sequence چلا آ رہا ہے، میں اسی پہ جا رہا ہوں، اسی ٹائم کے مطابق ہمارے لئے تمام آنریبل ممبرز ہیں اسی ہاؤس کے، اگر میں Discrimination کروں اور پھر آپ کو آگے کروں تو پھر وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے پہلے ان کو کیوں آگے

کیا، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ ہم رولز کو Follow کریں گے اور جو پہلے نمبر پر آتا ہے ان کو پہلا وہ ہم کریں گے۔ جی دیدار صاحب!

<u>جناب محمد دیدار:</u> شکریہ جناب سپیکر! آپ نے بجٹ پر ٹائم دیا ہے، بات یہ ہے کہ ہمارے سینیئر رہنماء بیٹھے ہوئے ہیں، اپوزیشن کے بھائی بھی بیٹھے ہیں، انہوں نے تقریر کی ہیں، میں اس موجودہ بجٹ کے بارے میں بات کروں گا کہ ایسی مشکل صورتحال میں Covid-19 سے جو کہ پوری دنیا دوچار ہوئی اور اس صورتحال میں جو بجٹ پیش ہوا ہے، میں پی ٹی آئی گورنمنٹ کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کو سلام پیش کرتا ہوں، خصوصاً چیف منسٹر اور فنانس منسٹر صاحب کو۔ جناب سپیکر! پچھلے پندرہ سال کے برابر اس سال ڈسٹرکٹ اپر کوہستان کے لئے ریکارڈ فنڈ دیا گیا ہے، اس پر بھی میں پی ٹی آئی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے کہنے پر ہمارا ایک دیرینہ مسئلہ تھا جو کہ کنڈیا ویلی روڈ جو کہ دس سالوں سے چلا آ رہا تھا، جناب سپیکر! آج اس اے ڈی پی میں باقاعدہ اس کی Approval پر میں چیف منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دوسری بات جو کہ ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ تھا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ ماسک پہن لیں۔

<u>جناب محمد دیدار:</u> اور جو بڑے پراجیکٹ وہاں پر میرے حلقے میں بن رہے ہیں جو کہ داسو ڈیم اور بھاشا ڈیم ان کی وجہ سے ہمارے تمام روڈوں کا برا حال تھا، اس کی وجہ سے بار بار ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں، بار بار حادثے ہوتے ہیں، ان کے سامنے ہم بالکل بے بس تھے کیونکہ ہمارے پاس کوئی ریسکیو کا سامان نہیں تھا، اس پر میں گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بروقت انہوں نے ریسکیو کی منظوری دے کر عوام کا بڑا مسئلہ حل کیا ہے۔ جناب سپیکر! اس بجٹ میں میرے حلقے میں ڈی ایچ کیو اپر کوہستان کے لئے پندرہ کروڑ روپے Functionalization کے لئے رکھے گئے جو کہ بہت ہی کم رقم ہے اور وہ ہسپتال بہت بڑا ہے کیونکہ چھ سو بیڈز کا ہسپتال ہے، لہذا میری اس فورم سے گزارش ہے کہ اس فنڈ میں مزید اضافہ کیا جائے۔ جناب سپیکر! ہمارے ہزارہ میں ہر ڈسٹرکٹ کے اندر یا ہر دو ڈسٹرکٹ کے اندر ایک یونیورسٹی کی ضرورت ہے لیکن کوہستان یہ بد قسمت ڈسٹرکٹ ہے، ان تینوں ڈسٹرکٹس میں کوئی یونیورسٹی اب تک نہیں ہے، میں اس ہاؤس سے مطالبہ کرتا ہوں کہ کوہستان کے لئے ایک یونیورسٹی یا یونیورسٹی کیمپس کا انعقاد کیا جائے۔ جناب سپیکر! گزشتہ دس پندرہ دن پہلے تقریباً میرے حلقے میں ایک واقعہ ہوا ہے جو کہ ہیلتھ کا ایک اہلکار تھا، سرکاری میڈیسن کو لے کر دوسرے ڈسٹرکٹ میں فروخت کرنے جا رہا تھا، راستے میں پولیس والوں نے

اس کو پکڑ لیا اور بروقت کارروائی ہوئی ہے، میری یہ گزارش ہے کہ اس کی انکوائری سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کی جائے تاکہ اس کی صحیح معنوں میں Investigation ہو اور جرم ثابت ہونے پر اس کو کرب ناک سزا دی جائے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیدار صاحب! آپ ضمنی بجٹ پہ بات کریں، آپ تو دوسری سائڈ پر جا رہے ہیں، ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد دیدار: جناب سپیکر! یہ میری ریکویسٹ ہے کہ ہیلتھ کا جو سکینڈل ہوا ہے، اس کی انکوائری سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کی جائے شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب ابراہیم خٹک صاحب! جناب ابراہیم خٹک صاحب موجود نہیں۔ جناب بادشاہ صالح صاحب!

ملک بادشاہ صالح: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ ډیره مهربانی، شکریه۔ جناب سپیکر صاحب! مونږ د دوه درې ورځونه څه کوشش کوؤ او زه عنایت الله وږور ته وایم چې یره ته دا هم په دې باندې خبره اوکړه او د حکومت ذمه وارو اهلکارو ته هم دا وایم چې یره دا په دې باندې د تورازم متعلق به زه خبره کوم چې دا خبره دې دوئ واؤری او مونږ له صحیح په دې ځائے کښې جواب هم راکړی، که ښه جواب راکوی او که بد راکوی، که منی ئے او که نه ئے منی خو چې دا جواب دلته مونږ له لږ راکړی او مونږه جناب سپیکر صاحب، د ټورازم د پاره زمونږ صوبه یوه ډیره موضع صوبه ده، خاص کر هزاره ډویژن، ملاکنډ ډویژن بیا اپر دیر چې زه واخلم، الحمدلله دغلته بے حسابه داسې سپاټس دی چې څه لیدلې شوی دی، څه نه دی لیدلې شوی، په دیکښې یو ځائے داسې دے کمراټ چې نن سبا ډیر، او عمران خان صاحب چې کله په تیر شوی حکومت کښې هغلته دوره اوکړه نو هغه ډیر مشهور شو او په ټوله دنیا کښې او صحیح خبره دا ده چې دا په ټوله دنیا کښې د جنوبی ایشیا، برټش ګورنمنټ وائی چې دا د جنوبی ایشیا د ټولو نه ښائسته ځائے دے او مختلف ډیر ښائسته ښائسته نومونه دې له ورکړې شو او مخکښې هم دې اسمبلئ کښې دا په تیر شوی حکومت کښې دغه شوے دے چې یره دا زمکه چې کومه ده، د جائیداد مسئله ده، دا د قوم مسئله ده او په هغې باندې زما خیال دے د اشتیاق ارمړ

صاحب د ستخط به وی او چیف منسټر صاحب هم پکښې د ستخط د ے او د عنایت
لله هم د ے ، ملاکنډ ډویژن چې څومره تیر شوی حکومت کښې کسان وو هغوی دا
متفقه یو قرارداد دې اسمبلۍ پاس کړے دے چې د دې دغه مالکان دی خو یو څو
وروځې مخکښې هغه چې د صوبائی حکومت څه افسرانو ټیم جوړ کړے وو او
هغه هغلته راغلل، سیکرټریان وو، اوس هغوی ډارکټ قوم ته دا جواب ورکوی
چې یره دا ستاسو نه دے ، دا زمونږ دے او په قوم کښې یو سخت اضطراب شروع
شو، د هغې نه ډیرې خبرې پکښې اوشوې، حالانکه دوئ ته دا پته نه ده چې
1963 کښې دا قوم نواب پکښې ګواه دے چې ایګریمنټ شوے وو، په 1972
کښې دا یو ایګریمنټ شوے دے او چې هغې کښې تین فیصد حکومت پټ کړل،
غلا ئے اوکړه چې تین فیصد نو د هغې نه جهګړا جوړه شوه، 1976 کښې په هغې
کښې داسې جهګړا اوشوه چې دواړه طرف ته ډیر زیات خلق مړه شو او بیا شهید
ذوالفقار علی بهټو صاحب راغلو او دا Right ئے زمونږ ساتھ پرسنټ کړو۔
جناب سپیکر صاحب! چې د کمراټ کوم روډ جوړ شوے دے ، د دې پیمنټ قوم ته
شوے دے ، کوم سټاف چې هلته جوړ شوے دے ، د دې پیمنټ او نوکری هغه څوک
چې مالک دے د هغه سره شوے دے ، په ایګریمنټ کښې دا هم لیک دی چې دې
قوم په کوم ځائے کښې قلنګ اغستې وی نو د یکښې د حکومت دوئ سره حصه
هم نشته او اخبار کښې هم هغه بله ورځ راغلل چې یره دا هر څه وران کړئ، ګزار
ئے کړئ، حالانکه حکومت مونږ ته اوسه پورې پرې ډیر درخواستونه اوکړل چې
ستاسو څه پروګرام دے مونږ ته خو اوښایئ کنه، تاسو دلته څه جوړول غواړئ
هغه مونږ ته اوښایئ کنه، تاسو څه کول غواړئ هغه مونږ ته اوښایئ کنه خو
هغوی دغه یوه خبره کوی، دا وائی، دا زما دی او هیڅ نه شی کولې، لس
کلومیټره سیرئ ټو تهل کمراټ 2011 کښې ورته منظور شوے دے او هغه روډ د
تارکولو پی سی سی چې نن هم په هغه بجټ کښې راروان دے او هغه روډ که بند
نه شو ، *اگر اکبر ایوب صاحب ادھر ہیں تو اس نے اس اسمبلی فلور پہ بھی میرے ساتھ وعدہ کیا تھا۔۔۔۔۔*

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړه جی۔

ملک بادشاہ صالح: *سر جی، آپ ایک منٹ مجھے دے دیں، اس پر اکبر ایوب صاحب یہ سن رہے ہوں گے، انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے، اسمبلی کے فلور پہ وعدہ کیا ہے کہ اس کا یہ غلط ہوا ہے، اس کو میں سزا*

دوں گا لیکن جناب سپیکر صاحب! اوسه پورې هیڅ هم اونه شو، هیڅ څه مسئله رانغله نو زه حکومت ته وایم، مخامخ خبره به اوکړو، دا زمونږ Right دے، الله مونږ له د زرګونو کالونو نه راکړے دے، په 1969 کښې ته راغلې او زمونږ په دې صوبه کښې مرج شوے یو، په هغه وخت کښې به او 1985 پورې زمونږ په علاقه کښې یو خبره به کیدله چې دې ځائے نه به څوک افسر راغلو نو خلقو به وئیل چې یو پاکستانے راغلے دے او دروغ وائی راځئ چې واؤروئے چې بیا ئے څه دروغ رااوړلی دی؟ سر جی، اوس مونږ په چا باندې دا اعتبار نور نه شو کولے که زمونږسره کښینی او مونږه قوم تسلیموی نو راځئی کښینو خبره به کوؤ، ستاسو که څه پلان وی هغه مونږ ته اوښایئ، پرون اعلانونه اوشو، خلق به ځانله قبرونه اوکنی، قبرونه شروع شو، هغلته چا خپل قبرونه پخپله جوړ کړی وو-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنډ اپ کړه جی۔

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> او زه خو فوجیان چې دی، دا زمونږ ورونړه دی، د هغوی داسې څه مسئله نشته او قسم په خدائے چې زه دا یوه خبره درته کوم چې دا پولیس او دا لیوی ئے مونږه پسې رااولیږل او بیا دا مونږه په ډانګی باندې اونه زغلول نو بیا ماته دا اووایه چې دې سړی دا اسمبلئ په فلور باندې دا څه-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ، بادشاہ صالح صاحب۔ جناب بلاول آفریدی صاحب موجود نہیں۔ جناب شفیق شیر آفریدی صاحب!

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم اما بعد فَأَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب! جس طرح ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے کہا کہ آرٹیکل 124 کے تحت ہم یہ ضمنی بجٹ پیش کر رہے ہیں، میں آپ لوگوں کا بہت شکر گزار ہوں اور آپ کو کریڈٹ بھی دینا چاہتا ہوں، جس طرح ہمارے بزرگ جو یہاں پر ممبرز ہیں، انہوں نے این ایف سی کے بارے میں کچھ باتیں کی ہیں، میں اس کو ذرا وضاحت دینا چاہتا ہوں کہ As a representative of Balochistan Awami Party ہم نے اپنی لیڈر شپ کے ساتھ ان کے بارے میں بات کی ہے، ان شاء اللہ یہ میں آپ سب کو اور جتنے بھی ٹریژری بنچز ہیں، جتنے بھی ہمارے اپوزیشن ممبرز ہیں، ان سب کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ این ایف سی ایوارڈ کی مد میں ہماری

بلوچستان عوامی پارٹی اس میں اپنا حصہ ڈالے گی، اس کے علاوہ ہمارے اور معزز اراکین نے اپنی Constituency کے بارے میں بولا تھا کہ ہمارے Foreign جتنے بھی خلیج ممالک میں ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> اس پر بھی آرہا ہوں، سر، آرہا ہوں، تقریباً تین مہینے سے بوسنیا میں میری Constituency کی ایک میت پڑی ہوئی تھی لیکن اللہ کی مہربانی سے اور اپنی مدد آپ کے تحت تین مہینے بعد ہم نے کل اس کو لاہور ائرپورٹ سے ان کو وہ کر دیا، تو بعض ایسی ہماری بھی کچھ Complication ہیں کہ اگر آپ سمجھیں، میں خاص کر شوکت یوسفزئی صاحب سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ Kindly اس پہ نظر ثانی کر لیں، ہمارے جتنے بھی نیو مرجڈ ڈسٹرکٹس ہیں، جتنے بھی علاقے ہیں وہ سب آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ وہ سب باہر اپنی محنت مزدوری کر رہے ہیں تو ان کے لئے چاہیئے کہ ایک ایسی پالیسی بنائیں جس سے ہمارے جتنے بھی علاقے ہیں وہ اس سے مستفید ہو جائیں۔ دوسرا یہ ہے، بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر ہیلتھ کو بھی اپنی طرف توجہ دلانے کی کوشش کرتا ہوں کہ سب سے زیادہ پورے کے پی میں میری Constituency PK-105 لنڈی کوتل، جس میں ہمارا بارڈر طورخم آتا ہے، سب سے زیادہ Burden ہمارے اوپر ہے، ان سب کو پتہ ہے لیکن ابھی تک کسی نے اس چیز کے بارے میں انہوں نے Highlight نہیں کیا، وہ وجہ کیا ہے؟ Per week ہزاروں کی تعداد میں ہمارے جتنے بھی پاکستانی اور افغانی وہ ہزاروں کی تعداد میں یہاں پہ Across the border آتے ہیں، ان کو ہم Facilitate اور Accommodate کرتے ہیں لیکن ابھی تک کسی نے یہ نہیں بولا کہ ہم آپ کی کیا مدد کریں؟ لیکن الحمدللہ میں اپنے ڈی ایچ او صاحب طارق حیات کو سلوٹ پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنے سخت وقت کے باوجود بھی اور میں سیکرٹری ہیلتھ امتیاز علی شاہ کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ اس چیز میں بہت اہم رول ادا کیا، اس وجہ سے میں فنانس منسٹر سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر لیں، ان کے لئے ایک سپیشل پیکج دیا جائے کیونکہ وہاں پر ہمیں بہت زیادہ Complication پیش آرہی ہے کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہ ہمیں Across the border آتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سب سے Main چیز، ہم عام Criticism نہیں کرنا چاہتے ہیں، ہمیں چاہیئے بھی نہیں، نہ اپوزیشن لوگوں کو چاہیئے اور نہ ٹریژری بنچز کو چاہیئے، ہمیں یہ چاہیئے کہ اس کا ایک منظم طریقے سے طریقہ کار ہمیں بتانا چاہیئے کہ یہ کیوں اتنے پیسے اتنے Expenditure ہم سے جو ہے، نہ ضمنی بجٹ کے سلسلے

میں آرہے ہیں، Mainچیز یہ ہے کہ ہم اپنے فنڈ کو کس طرح Utilize کر سکتے ہیں؟ آپ دیکھیں، میں ایک Example دینا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب! خیبر ڈسٹرکٹ میں ایک Constituency کو دو ہزار ملین رقم مختص ہو جاتی ہے، صرف یہ سی اینڈ ڈبلیو کی مد میں ایک حلقے کو دو ہزار ملین روپے جو دو ارب روپے بنتے ہیں، اسی ضلع میں دوسری Constituency کو صرف ڈیڑھ سو ملین دیتے ہیں تو یہ سب سے Mainچیز یہ ہے کہ ہم کس طرح اس چیز کو Utilize کر لیں، ہمارا Main مقصد یہ ہے کہ ہم اس چیز کو اسی طریقے سے کر لیں کہ With the passage of time سب کو کچھ نہ کچھ حصہ دیں، اس وجہ سے ان کی محرومیاں بھی اس سے ختم ہو جائیں گی اور ہمیں اپنے اس فنڈ کو صحیح طریقے سے Utilize بھی ہو سکے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنڈاپ کریں جی۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی سے ہمارے خیبر ڈسٹرکٹ میں جب بھی کوئی کیجولٹی ہوتی ہے تو ایک پوسٹ مارٹم نہیں کر سکتے، خدانا خواستہ ہمارے ساتھ اتنا ایگریمنٹ ہوتا، ہم اس کو پشاور لے کر آتے اور وہاں پر اس کا پوسٹ مارٹم کرتے، تو ہیلتھ منسٹر سے میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس چیز پہ نظر ثانی کر لیں اور ہمیں پوسٹ مارٹم کا وہاں پر کوئی Facilitate کر لیں کیونکہ ہمیں بہت زیادہ Complication آرہی ہے اس مد میں تو Kindly آپ کا بہت شکریہ، صرف آخری پوائنٹ، ہماری پوری Constituency میں ایک گرلز کالج نہیں ہے، لنڈی کوتل میں، ان سب کو پتہ ہے، میں نے بار بار پروپوزل سی ایم صاحب کو بھی جمع کی ہوئی ہے لیکن ابھی تک اس میں کوئی Implementation نہیں ہوئی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو جی۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> Kindly مہربانی کر لیں، اس پر بھی غور کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ محترمہ بصیرت بی بی صاحبہ!

<u>محترمہ بصیرت بی بی:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شفیع اللہ خان صاحب! آپ ماسک پہن کے آئیں۔

محترمہ بصیرت بی بی: د ټولو نه پهلا به زه خو د خیبرپختونخوا د ګورنمنټ شکریه ادا کوم چې هغه 183 ارب روپئ مونږه د ضم شوی اضلاع د پاره ایښودې وې خو زما به ګورنمنټ ته یو ریکویسټ وی، څومره چې زمونږ وزیران دی، منسټران دی، څومره پورې چې دا لاء انفورسمنټ زمونږه کسان دی چې دا کوم بجټ تاسو ایښودے دے، Kindly چې دا Utilize هم شی۔ مونږه که اوګورو، زما ډسټرکټ کښې ماته دوه ورځو نه یو فیمیل ماشومه ده Seventeen year چې د هغې پلار ماته کال کوی چې لور مو اوبه راوړې د هغې په وجه هغې ته فیمیل پرابلم سټارټ شو، مسلسل هغې نه بلیډنګ روان وو، Sorry to say that, I have to say that او هغه ئے نه شی Afford کولې، پلار ئے ډرائیور دے وائی چې پیسې ما سره ختمې شوې، تاسو ماله څه شے اوکړئ، I am not that much چې زه هغه Financially support کړم، زما ایشو پبلک هیلته ده، زما فیمیل اوس هم اوبه په سر باندې راوړی، که خلق دا وائی چې یره فاټا ضم شوه، څه ضم شوه؟ راشئ زما سکولونو له راشئ، یو کلاس ته تاسو لاړ شئ، د کے پی کے سکول ما د ګورنمنټ سکولونو کښې سبق وئیلې دے، د کے پی کے ګورنمنټ سکول ته اوګورئ، د فاټا ګورنمنټ سکول ته اوګورئ، زه تنقید نه کوم، تنقید برائے اصلاح کوم، This is the time but it's enough چې اوګورئ تهری بورډز-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم! ضمنی بجټ باندې۔

محترمہ بصیرت بی بی: دا هم دې بجټ باندې خبرې کوم، تهری بورډز لګیدلی دی At a time ماشومان درې ګروپس کښې ناست دی، تاسو ماته اووایئ چې کوم یو ماشوم به هلته Concentrate کیږی، په دریو باندې؟ بل سر، زما چې کوم پرابلم دے، As a city په بجلئ کښې پرابلم دے، زما هسپتالونو کښې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم! تاسو په ضمنی بجټ خبره اوکړئ۔

محترمہ بصیرت خان: سر، زه هم دې باندې راځم، بالکل سر، زه راځم۔ د بجلئ پرابلم دے، تاسو بلډ بینک ته ټن کروړ روپئ ایښودې دی، ټهیک ده ډیره ښه خبره ده او زمونږ امید دے چې ان شاء الله ایمپرومنټ به راځی خو اوګورئ چې هلته

کوم د گائنی سی سیکشن کیسز وی، هغه دلته رااوړی، ایمبولینسز نشته دے خو دا ده چې کوم ډی ایچ او هاسپټلز دی At least هغوی ته خو Twenty four hours بجلی ورکړئ کنه، مونږه د کورنو د پاره ئے نه غواړو، زمونږه مریضان خو نه مړه کیږی کنه۔ بل زمونږه پولیس ریفارمز، زه چې خپل ډی پی او سره ملاؤ شوم، ما ورته وئیل چې یره ماته او زه ځم ایجنسئ کښې ما سره چې کسان وی نو ماته وائی چې میډم، ما سره خو خپله درې گاډی دی، زه به تاسو له څه شے درکړم د سیکورټی، زه خو دومره نه شم Afford کولے، زه خو یو ډیر، زه به څنگه ځان سره سیکورټی ساتم؟ ماته وائی چې ځه تاله به یو دوه کسان درکړم۔ سر، دې شی ته پکار ده چې مونږه اوس ضم شوې یو، زمونږه تاسو نه ډیر زیات Expectations دی، په دې لیول باندې مونږه خبرو باندې مه مطمئن کوئ، مونږه دا وایو چې پریکټیکل کارونه اوشی او روان هم دی، ماته پته ده چې پی ټی آئی گورنمنټ ډیر زیات په Favour کښې دے، عمران خان صاحب باقاعده لگیا دے چې فاټا کسانو د پاره هغه اوکړی، تهینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب بهادر خان صاحب! ماسک واچوئ۔

<u>جناب بهادر خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب! دا یو درخواست کوم چې ته پکښې ډیر زر کښینول کوی، چې بس کښینه، گوره دا کار به نه کوئ۔۔۔۔

(قہقہہ)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دوه منټه خو په دیکښې لاړل۔

<u>جناب بهادر خان</u>: بس کښینه، یو خو زر کښینه، زما درخواست دے، ضمنی بجټ کښې چې زوړ کوم خرچ شوے دے نو چرته به خرچ شوی وی، زمونږه په مخکښې دا دوه بجټونه تیر شو، دا ئے دریم دے چې په هغې کښې مونږه د هغې وړاندې په 14-2013 کښې یو درې څلور سکولونه داسې دی چې هغه تیار شوی دی او مونږ دا وایو چې هغه پکښې د سټاف د پاره بجټ کیږدی خو دا پینځه کاله ستاسو وړاندې تیر شوی دی او درې کاله، دا دریم بجټ شو، د دې وخته پورې پکښې مونږه د هغې هغه چالو کیدل اونه لیدل چې یره د منسټر صاحب په نوټس کښې دا را والم چې دا لږ په نوټس کښې راولی، یو مونډا هائی سیکنډری سکول

د فیمیل جوړ شوے دے او په 2014 کښې تیار شوے دے ، د 2014 نه د 2020 پورې د سټاف د لاسه هم داسې پروت دے ، په هائی سیکنډری سکول کوټکی کښې چې اوس تاسو د چالو کولو بندوبست کړے دے خو سټاف ئے نشته دے ، یو په میاں کلی کښې دے ، په 15-2014 کښې دا تیار شوے دے او د اوسه پورې هم دغه شان پروت دے ، سټاف ئے نشته دے۔ دغه شان کالجونه چې دی په هغې کښې کلاس رومز نشته دے ، سادر کلی ډګری کالج چې دے هغې کښې کلاس رومز نشته دے ، هلکان پکښې چې څنګه وی ټول په ډاګه ناست وی او په هغې کښې سبق وائی، ټیچران دا ټول چې دی، د هغې کمے دے ، د اوبو کمے دے ، په ټیکنیکل کالج ولئ کښې د اوبو کمے دے ، اوبه پکښې نشته، فرنیچر پکښې نشته، داسې دا فیمیل یو ډګری کالج دے ، پلوسو ډاګ ورته وائی د معیارو ، په هغې کښې نه فرنیچر شته دے ، ماشومانې پیغلې جینکئ دی او په زمکه ناستې وی۔ دغه شان د سټاف د اوسیدو ځائے پکښې نشته دے ، لکه هاسټل ئے نشته دے ، دا ټولې خبرې چې دی، دا ټول کمے دے او دا په پینځه، اته کاله کښې ستاسو په حکومت کښې دا پوره نه شو۔ دا درته درخواست کوؤ چې کم از کم د ایجوکیشن چې څومره فنډ دغلته کیږی، دا کوم کمے چې دے دا زوړ کار پوره کړئ او په کومو کلو کښې چې پرائمری سکولونه نشته دے نو د خدائے په خاطر دې ماشومانو باندې دې خلقو باندې رحم اوکړئ، دا پوره کړئ۔ دغه شان هسپتالونه دی، د هیلتھ منسټر صاحب ناست دے ، د معیارو هسپتال دے ، هغه جوړ شوے دے ، بیرته وران دے ، بیرته ئے Repair نشته دے ، ډاکټران هم پکښې نشته دے ، دوه ډاکټران دی پکښې او د اتلسو ډاکټرانو سینکشن پکښې دے او پی ډی ئے نه کیږی، ایمرجنسی ئے نشته دے ، بل څه خبره ده، اوبه پکښې نشته، په هسپتال کښې اوبه نشته دے او په دې ایمرجنسی کښې چې نن کورونا ایمرجنسی ده چې هلته کښې سمه ګرمه خبره ده، دغه شان که بی ایچ یو ده په هغې کښې ډاکټر نشته دے ، پکار ده چې ډاکټر ورله بهرتی کړی، دوه کاله خو تاسو دا دغه اوکړو، دا په مخه باندې چې دا ایمرجنسی ده او په دې میاشت کښې پوره کیږی او داسې مو اوکړل هغسې مو اوکړل، هیڅ پکښې اونه شو، نو په ضمنی بجټ کښې اخر مونږ څه اووایو چې

تاسو پکښې څه اوکړل؟ هیڅ پکښې نه دی شوی. داسې د فارسټ منسټر صاحب دلته ناست وو، دے وائی مونږ دومره دومره بوټی نال کړیدی، وائی چې دا ځنګه تقسیم ئے کړے دے او هغه ئے ټول په خپله هغه ټائیګران ورته وائی عمران خان که څه شے ورته وائی، ټائیګرز باندې ئے تقسیم کړی دی او هغوی په بازار کښې خرڅ کړی دی، یو بوټے چا نه دے نال کړے او که کوم نال شوی دی د هغې مزدوری نن هم پوره نه ده، د شپږ او د اته کالو مزدوری ئے پاتې ده، دا ټولې خبرې چې دی دا داسې دی چې دا ستاسو د غفلت دی، ستاسو د ټهیک طریقه کار نه دی، بل نه شم وئیلې. جناب سپیکر صاحب! زما چې د ایری ګیشن کوم کمے وو نو تراوسه پورې پکښې څه ټک نه دے شوے، زه دا درخواست کوم چې که د ایریګیشن کوم څه کیږی دا درله پکار ده چې هوائی زمکې چې دی هغه خوړونو او سیلابونو اوړی دی، شپږ اته کاله کښې حفاظتی بند نه دے جوړ شوے، چینل پکښې نه دې جوړ شوے، لختے پکښې نه دے جوړ شوے، ټیوب ویل پکښې نه دے وتلے او دغه بلامبټ ایریګیشن چې کوم دے، زما سره ټهیک په دې هاؤس کښې منسټر وعده کړې وه، اوس هغه منسټر زما خیال دے د کورونا نه یریږی او نه راځی او زه دا عوارم ځکه چې زما سره ټول ډیپارټمنټ هلته وزټ کړے وو او دا ئے راسره وعده کړې وه، چیف منسټر صاحب باقاعده هغې Approval ورکړے دے او هغه سمری ئے بره لیږلې ده چې دا په دې اے ډی پی کښې شامل کړه او نن په اے ډی پی کښې نشته دے، جناب سپیکر صاحب! زه درخواست کوم چې دا اوکړی. زمونږ د سی اینډ ډبلیو زاړه روډونه چې دی، اتلس روډونه دی چې هغه ئے روان کړی دی او دغه شان پراته دی، په هغې کښې پروسږ کال یو کروړ روپۍ ورکړې وې چې نن هم پنځوس لکهه روپۍ ترې لګیدلې دی او پنځوس لکهه ئے نه دی ورکړی، زه د سی اینډ ډبلیو که هر څوک یو ذمه وار سړے ناست وی او که نه وی نو زمونږ دا سلطان خان چې دے، دا زمونږ ذمه وار دے او دا فنانس منسټر زمونږ ذمه وار دے، پکار ده چې یو روډ دې پکښې د 2002-03 نه میاں کلې کلامبټ دا اوګورئ، دا زوړ روډ دے، د 2002-03 نه روان دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړه.

جناب بہادر خان: او د اوسه پورې پکښې یو ټک نه دے شوے جی----

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړه جی۔

جناب بہادر خان: کښینم----

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خو به ډیره ښه خبره وی۔

جناب بہادر خان: زما دا عرض دے، پکار ده چې دې زړو روډونه له دې ترجیح ورکړی او چې د نوی هم کوم حق کیږی، نوی را له پکار ده چې هرې حلقې له او دا حساب چې څنګه تاسو وئیل د برابرئ په بنیاد باندې به مونږه تقسیم کوؤ، د خدائے په خاطر مونږ ه هم دې هاؤس ته راغلی یو، د دې د پاره راغلې یو چې د خپل قوم د پاره څه کار او کړو، هغه زوړ فنډ که تاسو په کومه طریقه لګولے دے خو دا نوی خو راسره برابر کړئ چې په دې نوی باندې په صحیح طریقه باندې په حساب کتاب باندې دا که خیر وی چې د خپلو خلقو خدمت او کړو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه۔ یو ضروری اعلان هم دے۔ *معزز اراکین اسمبلی، آج جو ایجنڈا اسمبلی ہال میں تقسیم کیا گیا ہے، یہ مورخہ 27 اور 28 جون 2020 کے لئے ہے، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ ایجنڈا اسمبلی اجلاس کے دوران اپنے ساتھ ضرور لایا کریں، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ! آج جو ایجنڈا اسمبلی ہال میں تقسیم کیا گیا ہے جو مورخہ 27 اور 28 جون 2020 کے لئے ہے، لہذا ایجنڈا اپنے ساتھ لایا کریں جی۔*

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 20-2019 پر عمومی بحث

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه۔ په ضمنی بجټ باندې چې څومره ډسکشن اوشو او روان دے، زما په خیال یقیناً چې دا کومې پیسې چې دی، کوم کوم مد کښې او کوم کوم ډیپارټمنټ غوښتی دی، د پولیس حوالې سره پرون چونکه ډیر زیات Important topic وو او ظاهره خبره ده چې یو داسې مسئله مخې ته راغلې وه چې افسوسناکه هم وه، دردناکه هم وه، زمونږه د پښتنو د کلتور خلاف هم وه او

بیا زمونږه یو داسې ډیپارټمنټ چې ظاهره خبره ده چې زمونږ د پولیس کومې قربانئ دی او زه همیشه دا خبره کوم چې پښتونخوا فرنټ لائن دے او په پښتونخوا کښې قربانی چې چا ورکړې ده نو پولیس د ټولونه زیاته ورکړې ده، دیکښې هیڅ شک نشته خو دغه کومه قصه چې شوې وه، د دې سره Related دا خبره کول غواړم چې دا مسئلې مخې ته راځی، دلته کښې پرون عنایت صاحب هم خبره اوکړه چې زمونږه هغه پبلک سیفټی کمیشن چې په هغې کښې تاسو ته پته ده چې په هغې کښې عوامی نمائندګان هم وی، په هغې کښې سول سوسائټی، بیوروکریټس، په هغې کښې ډیر داسې کسان وی چې هغه ترلی شوی کسان وی خو د بده مرغه دلته مونږ اوکتل چې هغه پراونشل سیفټی کمیشن دوه کاله اوشو، اوسه پورې په دوه کالو کښې دا فنکشنل نه شو، نه د دې کمیټئ کورم پوره شو او که مونږ اوګورو چې د دې د پاره کوم Proposed amendments بار بار د ډیپارټمنټ د طرف نه، زه نه پوهیږم چې دلته کښې هوم سیکرټری موجود دے، ځکه چې په ګیلرئ کښې ما چرته سیکرټری نه دے کتلے او دا بجټ دومره Important هغه روان دے او په دیکښې ما ته چرته سیکرټری نه ښکاری چې د یو ډیپارټمنټ سیکرټری به دلته ناست وی ځکه چې کوم ډیپارټمنټ دلته ډسکس کیږی نو پکار دا ده چې د هغه ډیپارټمنټ سیکرټری دلته ناست وی خو ډیر افسوس دے چې د دې حکومت دومره کمزوری ده چې د افسرانو دا حال دے چې هغوی ته لفټ نه ورکوی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم! یو منټ، تاسو خبره اوکړه، زه د دې څیز وضاحت کوم، د COVID په وجه باندې آفیسر ګیلری مونږه قائم کړے ده نو دې وجې نه Social distances په وجه باندې زمونږه چې کوم آفیسر وی، کوم چې ضروری وی، هغه مونږ کال کړی دی۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه خبره کوم، زه خو هغه خبره کوم، زه د دوه کالو خبره کوم جی، زه اوسنئ خبره نه کوم، په دوه کالو کښې دې ما ته اوښایئ چې په بجټ کښې یا د بجټ نه علاوه چې کوم Relevant discuss کیږی دلته نو کوم یو سیکرټری راغلے دے او ناست دے جی؟ زه دغه خبره کوم۔ بل دا ده جی چې کوم ما د سیفټی کمیشن خبره اوکړه چې کله د پولیس خلاف کمپلینټ به راتلو نو هغه به

دغه کمیشن چې دے، ظاهره خبره ده چې په یو کور کښې مسئله اوشی نو د کور خلق نه کښینی، جرګه نه کوی؟ کور کښې چې مسئله اوشی نو هغې کښې باهر خلق کښینی او جرګه کوی، پکار دا وه چې دغه کمیشن فنکشنل شوے وے، اوس به پولیس کښینی او پولیس به د خپلو خلقو خبره کوی چې بهئی دا کس غلط وو که دا ټهیک وو، نو تاسو دا طمع د هغوی نه ساتئ چې هغه به خپل Favour کوی که هغه به د دغه کس چې هغه مظلوم کس دے د هغه Favour به کوی؟ نو زه دا خواست کوم چې دلته کښې هوم سیکرټری دې را اوغوستلے شی او هوم سیکرټری نه دې دا تپوس اوکړی چې تا ته بار بار دا امنډمنټ راځی او دا ته فائل کوې، دا ولې فائل کوې؟ بله د افسوس خبره په دې حکومت کښې دا ده چې چیف سیکرټری بار بار دا خبره کوی هوم ډیپارټمنټ ته چې تاسو ماته دا امنډمنټ را اؤلیږئ نو په دې پولیس ایکټ کښې د چیف سیکرټری خبره چې ده، هغه هم هوم سیکرټری نه منی او بار بار ډیپارټمنټ ته وائی چې دا ماته مه رالیږئ او دغه فائل چې دے نو هغه بار بار فائل کوی، دا تپوس د فنانس منسټر نه کوم چې دلته ناست دے، دا دې د هوم سیکرټری نه دا تپوس اوشی چې دا څه وجه ده چې دوئ نه غواړی چې د پولیس باره کښې عام خلق چې Interference اوکړی، دا ډیره د افسوس خبره ده۔ بل جی ظاهره خبره ده چې ډیر داسې ډسکشنز دی خو په دیکښې به زه د لوکل ګورنمنټ خبره اوکړم چې لوکل ګورنمنټ هم ډیر زیات اهم دے او دلته کښې چې کومې پیسې دوئ غوښتې دی د ضمنی بجټ حوالې سره نو زه نه پوهیږم چې دیکښې دا د ډبلیو ایس ایس پی خبره بار بار کیږی چې د دوئ څه رول دے؟ لوکل ګورنمنټ کښې تاسو ته پته ده چې دیکښې پی ډی اے خپله لګیا ده، د هغې خپله یو بادشاهی ده، ډبلیو ایس ایس پی لګیا ده په لکهونو روپئ تنخواګانې هغوی ته ورکړې کیږی، زه دا نه پوهیږم چې د دې ضرورت ولې راغلو چې Already لوکل ګورنمنټ ډیپارټمنټ کښې اسسټنټ ډائریکټر چې دے، دا د هغوی کار دے، په هر یونین کونسل کښې د دوئ سرکاری سیکرټری ناست دے، هغه سره د هر یونین کونسل د ویلج کونسل ډیټا موجوده ده نو بیا څه وجه ده چې تاسو د ډبلیو ایس ایس پی غوندې، زما دا خواست دے چې دا دې ختم کړے شی، دا د پیسو ډیره زیاته ضیاع ده،

دې سره سره تاسو اوګورئ جی د پبلک هیلتھ یو ډیره ضروری ایشو ده چې ټیوب ویلز کوم دی جی.....

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم! وائنډ اپ کړه جی.

محترمه شگفته ملک: دا یو خبره کول غواړم جی چې کومه زمونږه دومره زیاته پیسه په دې لګی، تاسو اوګورئ زیات ټیوب ویلز چې دی هغه ناکاره دی، په هغې کښې چرته د بجلئ مسئله ده، هغې کښې کسان بهرتی شوی دی، د جنوبی اضلاع تاسو اوګورئ چې ما کتلی دی چې د دې Criteria ده چې چرته پنځوس کورونه وی نو ټیوب ویل به هغوی ته ورکوی، اوس داسې علاقې هم شته چې هلته کښې پینځه پینځه کورونه د غر په څوکه باندې وی نو پکار دا ده چې د دې د پاره داسې پریشر پمپ داسې قسمه اوکړې شی ځکه چې دغلته پنځوس کورونه نه وی، دغه لس کورونه وی نو دغه لس کورونه یا پینځه کورونه به آیا دوئ به اوبه نه څښکی، دوئ ته به د اوبو مسئلې نه راځی؟ دغه مو یو خواست دے او بل یو خبره د ایګریکلچر حوالې سره کوم ځکه چې پاکستان ظاهره خبره ده چې په زراعت باندې Depend کوی او مونږه اوکتل جی، زه تاسو ته بار بار دا ریکویسټ ما مخکښې هم کړے دے چې دا هاؤسنګ سوسائیټیز چې کوم دی، زمونږه زراعت چې کوم دے، زمونږه زمکه چې ده، دا تاسو اوګورئ چې کرونده زمکه چې کومه ده په هغې کښې هاؤسنګ سوسائیټی جوړیږی، د دې غندنه کول پکار دی، دا کوم هاؤسنګ سوسائیټیز چې تاسو ئے Encourage کوئ، ستاسو ایګریکلچر به ختمیږی او دا ملک چې دے دا په بل طرف روان دے نو کوشش اوکړئ چې دې ته لږه توجه ورکړئ، دلته کښې خو ما اوکتل چې پیسې تاسو غوښتې دی.

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو.

محترمه شگفته ملک: مننه جی.

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب سردار حسین بابک صاحب!

(تالیاں)

جناب سردار حسین: مهربانی جناب سپیکر، شکریه۔ تاسو نن ډیره ښه فیصله اوکړه چې ټولو ممبرانو ته وخت ملاؤ شو۔ جناب سپیکر! زه یو ریکویسټ کوم، دا کوم هال کښې چې مونږ ناست یو، د دې کریډټ سابقه سپیکر بخت جهان خان چې د هغه تعلق د جماعت اسلامی سره دے او بیا بونیر سره د هغه تعلق دے، (تالیاں) دا کریډټ جی ټول هغه ته ځی او مونږه Tribute هم هغه ته پیش کوؤ چې ما شاءالله دې دومره ښکلی هال کښې مونږه ناست یو، (تالیاں) نو جناب سپیکر! زه حیران په دې یم چې زمونږه ساؤنډ سسټم چې دے، زه ډیر کوشش کوم چې کوم ملګرې کومه خبره کوی چې مونږ پرې ځان پوهه کړو، Even دا چې ډیر Concentration سره ستاسو خبرو ته هم مونږ غوږ ایښودے وی او بیا ډیره عجیبه خبره دا وی چې دا مونږ خپلې خبرې په ریډیو یا چرته ټی وی باندې اورو نو مونږ په خپلو خبرو نه پوهیږو، زما خو دا ریکویسټ دے چې څومره زر کیدې شی، دا ساؤنډ سسټم لږ برابر کړئ، کم از کم چې د یو بل په آواز خو پوهیږو۔ دویمه جی۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: زه درته د دې جواب درکړم جی، بابک صاحب! تاسو خبره واؤرئ، ټهیک ده لږ به پکښې وی خو زیات تر اوس د دې ماسک په وجه باندې هم دې ساونډ کښې فرق راغلے دے او مونږه کوشش کوؤ چې دې سسټم کښې ان شاءالله اپ ګریډیشن راولو او ټهیک شی۔

جناب سردار حسین: سسټم بالکل ختم دے۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: ان شاءالله مونږ به ئے کوؤ۔

جناب سردار حسین: دویم مو جی ریکویسټ دا دے چې دې اسمبلئ کښې تاسو دا کمپیوټرې مونږ ته اولګولې او د یو این ډی پی نه یا دا فارن نه ډیلیګیشن راشی او تاسو وائی چې په ایشیاء کښې د ټولو نه بهترین نظام تاسو جوړ کړے دے، جناب سپیکر! دلته چې مونږ دا الیکټډ خلق ناست یو، دا Elected public representatives زمونږ Consequence support، زه خبره کوم، پکار دا ده چې زما د حلقې خلقو سره زه اوس مخاطب وے، شوکت یوسفزئ ورسره مخاطب

وے ، (تالیاں) دلته ممبران راځي، نه د هغوی خلقو ته پته لګی نه زمونږ خلقو ته پته لګی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! ستاسو نالج کښې کیدې شی نه وی، دا لائیو دې وخت کښې روان دے جی۔

جناب سردار حسین: دا په کوم ځائے کښې روان دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: دا په نیټ باندې تاسو اوګورئ، ویب سائیټ باندې اوګورئ، د خیبر پختونخوا ویب سائیټ باندې دا لائیو روان دے جی۔

جناب سردار حسین: دا مهربانی دې اوکړې شی چې دا لائیو روان دے، مونږ به ئے دلته هم کتې شو کنه، راته اووایئ چې مونږ ئے دلته راؤړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د کے پی اسمبلی په ویب سائیټ باندې اوګورئ، دا لائیو روان دے جی۔

جناب سردار حسین: لائیو خو نه دے کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لائیو دے جی، دا تاسو کے پی اسمبلی ویب سائټ باندې اوګورئ، دا لائیو روان دے جی۔

جناب سردار حسین: اولګوه جی، عنایت الله خان! دغه چې لائیو راشی، مونږ به ئے بیا اوګورو خو دا زما ریکویسټ دے، د ټولو د پاره ذمه داری ده، مونږ که اپوزیشن یو نو مونږ دلته دې ته نه یو ناست چې د حکومت هر جائز کار ته به ناجائزه وایو او مونږ دې ته هم نه یو ناست چې خدائے مه کړه چې د حکومت د اولس د فائدې کار ته یا ناجائزه کار ته به مونږ جائز وایو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! زه دې نورو ته هم وایم چې ماسک سم کړئ نو تاسو هم مهربانی اوکړئ جی۔

جناب سردار حسین: او صحیح خبره ده، کوشش به کوؤ خو بیا هم هغه شوه، زما دا ریکویسټ وو، پکار ده چې دا آنر هم شی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ان شاءالله کوشش به کوؤ د اپ ګریډیشن د پاره۔

جناب سردار حسین: ځکه چې زمونږه د حلقې خلق زمونږه محاسبه کوی، زمونږه احتساب کوی۔ د وزیرانو حاضرئ ته اوګورئ، د ممبرانو حاضرئ ته اوګورئ بیا زمونږ دلته کار ګزارئ ته اوګورئ جناب سپیکر، نو دا ډیره زیاته ضروری خبره ده، بالکل دیکښې خو هیڅ شک نشته چې دا ضمنی بجټ دا خو اولنے ضمنی بجټ نه دے، یوه سلسله د ضمنی بجټ روانه ده او د بجټ په اصطلاح کښې۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! دا اوګورئ کے پی اسمبلی ویب سائٹ باندې لائیو روان دے جی۔

جناب سردار حسین: بنه دا لائیو دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا لائیو روان دے جی۔

جناب سردار حسین: چې لائیو روان دے نو زه او کوم کوم خلق چې ماوینی نو هغه ټولو ته زه سلام کوم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا لائیو روان دے جی۔

جناب سردار حسین: مهربانی جناب سپیکر! ضمنی بجټ دا چې دے، د دې نه مونږه انکار نه شو کولې چې دلته مونږ په پلاننګ باندې خبره اوکړه، دلته مونږه په بهترین فنانسنګ باندې، سروس سسټم باندې خبره اوکړه نو که هغه سسټم د فنانس مضبوط وی او پلاننګ مضبوط وی نو زما خیال دا دے چې د دې دومره اماؤنټ ضرورت بیا نه راځی او بیا ظاهره خبره ده چې د فنانشل ایئر په مینځ کښې ئے را نه کړه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق صاحب! تاسو خپل ځائے ته لاړ شئ۔

جناب سردار حسین: کله زلزله راشی یا کورونا وائرس راشی یا انسانی آفت راشی نو ظاهره خبره ده چې بیا حکومت سره دا اختیار دے، وزیر اعلیٰ سره هم دا اختیار دے، دا ورله آئین ورکړے دے چې هغه کمیټئ هغه زیاتې کولې شی، زه چې دې ټول فکر ته ګورم، دا څه د قدرتی آفت په وجه نه ده، د انسانی آفت په وجه نه ده، جناب سپیکر! زه ئے که د انفارمیشن ټیکنالوجی نه راواخلم نو

اضافی پیسې ئے ورته ورکړې دی، داسې ئے ریونیو ته ورکړې دی، داسې ئے ایکسائز ته ورکړې دی، جیل ته ئے ورکړې دی، پولیس ته ئے ورکړې دی، گوره دا خو هغه خلق دی چې دوئ د دې اولس نه ووټ په دې وعده اغستے وو چې مونږ سره بهترین ټیم دے، زمونږه بهترین تیارے دے، مونږ سره ویژن دے، مونږ د اولس د مسئلو نه خبر یو او ترلې ده ورسره دا خبره چې مونږ د اولس د مسئلو د حل ادراک هم لرو۔ زمونږ نگهت بی بی ته به زما دا خواست وی چې دا منسټران صاحبان څوک دی او یا ورته وضاحت کوؤ، زمونږه ورور دے، دیکبنې څه خبره ده۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شوکت خان! تاسو ماسک واچوئ جی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! بلدیاتو ته اوگورئ، زراعتو ته اوگورئ، دې ټولو شعبو ته چې مونږ گورو په دیکبنې خو ماته پلاننگ نه ښکاری، دیکبنې خو ماته مضبوط فنانشل منیجمنټ نه ښکاری جناب سپیکر! نو بیا زما سوال دا دے چې هغه ټیم څه شو، هغه منصوبه څه شوه، هغه تیاری څه شوه، هغه ویژن څه شو؟ دا جواب باید چې ماله په روایتی انداز کبنې د فنانس منسټر رانه کړی او دا خبره ماته اوکړی چې دا خو په دې وخت کبنې هم شوی دی، دا خو په دې وخت کبنې هم شوی دی، په هغه وخت کبنې خو زمونږه حکومتونه وو نو مونږ نالائقه وو، مونږه کرپټ وو (تالیاں) مونږه Nepotism کولو، مونږه به کرپشن کولو، دوئ خو نه کرپشن کوی، دوئ خو په میرټ لگیا دی، دلته انصاف دے، دلته مساوات دے، دلته په عدل ټولې فیصلې او پالیسئ چې دی، دا ډیر په سوچ جوړیږی۔ دویم پوائنټ او دریم چې زه کوم Raise کول غواړم، که د فنانس منسټر صاحب دا اووائی چې د وفاقی حکومت د پی ایس ډی پی سکولونو د پاره موصول شده رقم چې دے، هغه ستره ارب ساتھ کروړ او Something دے، منسټر صاحب دې مونږ ته دا اووائی چې په دغه کال کبنې یا په Ongoing کبنې د پی ایس ډی پی ټوټل دا وخت په صوبه کبنې د څو اربو سکولونه روان دی او د هغه لږ 'بریک اپ' هم په یو لائن دوه کبنې بیان کړو نو دا به هم ډیره زیاته مهربانی وی۔ دا دویم چې صوبائی سکیمونو کو مکمل لائن پر کام کرنے کے لئے اضافی رقم

جناب سپیکر! دا وضاحت ضرور غواړو، یعنی چې نن دې هاؤس له مونږ دا دومره غټ فکر د ضمنی بجټ پاس کوؤ او نن مونږ په هغې بحث کوؤ نو د هغې بریک اپ خو پکار دے چې دا کومه صوبائی داسې منصوبه وه، دا د عنایت الله خان په حلقه کښې داسې منصوبه وه چې هغې ته پیسې پکار وې او Re-appropriation اوشو، د عنایت الله خان حلقې ته پیسې لاړې، که د خوشدل خان صاحب په حلقه کښې داسې منصوبه وه چې هغې د پاره Re-appropriation اوشو، هغه ځائے ته لاړې، که د بهادر خان حاجی صاحب په حلقه کښې وو، د دې وضاحت هم ډیر زیات ضروری دے چې که دا وضاحت اوشو، دا هم ډیره زیاته مناسب او لازمه خبره ده۔ ګورئ مونږ به دا ګزارش حکومت ته کوؤ چې مونږ د دې ضمنی بجټ نه هم خلاصیدې شو، مونږ دا چې دا کوم تصادم دے، دا د اپوزیشن او د حکومت دا خو د وسائلو په تقسیم دے، دا خو په ترجیحاتو دے، دا خو په Criteria دے چې مونږ وایو چې Criteria ورته سیټ کړئ نو زه فلور آف دی هاؤس که فنانس منسټر صاحب توجه اوکړی نو زه فلور آف دی هاؤس د دی حکومت دا یو خبره Appreciate کوم چې د روډ سیکټر کښې تاسو د ډویژن په سطح کوم امبریله اے ډی پی راوستله نو زه دا Appreciate کوم او دا خبره ما او عنایت الله خان ډیر په شد و مد سره کوؤ چې که مونږ د این ایف سی خبره کوؤ خو د لته خو پی ایف سی هم ده، که مونږ هلته د این ایف سی ایوارډ د جاری کیدو خبره کوؤ، د خپل شیئر د اضافې خبره کوؤ، هغه په خپل وخت باندې بیا د جاری کیدو خبره کوؤ نو بیا پی ایچ سی زمونږ په خپل لاس کښې دا پکار ده چې مونږ ورته کښینو، مونږ د فراخدلئ مظاهره اوکړو۔ ګوره سیاسی خلق په دې خبرو پوهیږی، چې کوم خلق په دې خبرو کښې دلچسپی لری هغه په دې خبرو پوهیږی چې حکومت که د هر چا دے، که د سردار حسین بابک په حلقه کښې کار کیږی، په دې ټول خلق پوهیږی چې دا د پی ټی آئی حکومت ئے کوی، زما دا خیال دے چې دغه Discredit نه تاسو مه یریږئ چې کریډټ به ئے سردار حسین بابک ته ځی، کریډټ به ئے Definitely ستاسو حکومت ته ځی او تاسو ته به ځی خو دا بیا ډیر ظلم شی، دا بیا ډیر ظلم شی چې صاحب اختیار خلق او بیا صاحب اقتدار خلق او په هغې کښې هم لږ خلق، کیچن کیبنټ چې ورته وائی، دا وی چې هغه د

هغه ځائے نه پیسه راا چتوی او بس هغه ترځ ئے ورته نیولې ی او هر شے ځان ته راتویوي نو بیا دلته دومره هیوج اماؤنټ راشی او بیا مونږ ټول ممبران ورته ناست یو او مونږ وایو دا بجټ مونږ سره پاس کړئ، دا مونږ ځکه د دې خبرې وضاحت غواړو، د دې تفصیل غواړو، باید چې د فنانس منسټر صاحب د دې وضاحت اوکړی چې دا د صوبائي حکومت کومې منصوبې وې چې هغې اضافی رقم ورته پکار وو یا هغه کمپلیټ کول ضروری وو، د هغه یوې یوې منصوبې نشاندهی چې اوشی۔ جناب سپیکر! زه دا ګڼړم، چونکه دا ضمنی بجټ دے، زه دا هم Appreciate کوم چې وزیر اعلیٰ صاحب په تهکال کښې چې کومه انسانیت سوز واقعه شوې ده، د هغې د پاره مونږه عوامی نیشنل پارټی هم دا ډیمانډ کړے وو او ظاهره خبره ده، دلته به په هاؤس کښې به د نورو پارټو هم ډیمانډ وو چې جوډیشل انکوائری دی د هغې د پاره جوړه شی، د هغې د پاره جوړه شوه چې څنګه Notify شوه، ماته صوبائی صدر صاحب یو ګهنټه مخکښې ټیلیفون اوکړو چې مونږه هغه خلق نه یو چې روډونه دې بلاک کړو، مونږه هغه خلق نه یو چې کانړی دې اولو، دا زمونږ مطالبه وه او زمونږ اعتماد دے په هغه عدالت باندې او په هغه جوډیشل انکوائری کمیټۍ ممبرانو باندې چې هغه به ان شاءالله انکوائری کوی، لهذا عوامی نیشنل پارټۍ د احتجاج برخه بالکل نه ده او مونږه خپلو ټولو کارکنانو ته اووئیل چې دا جوډیشل انکوائری جوړه شوه، لهذا تاسو به احتجاج نه کوئ، ان شاءالله مونږ به دې انکوائرئ ته انتظار کوؤ او چې داسې اوشی جناب سپیکر! مونږ په دې وطن کښې داسې سیاست کوؤ، باید چې مونږ یو بل له احترام ورکړ، باید چې مونږ یو بل له موقع ورکړو، دا مونږ د اقتدار کرسئ چې نن پرې تاسو ناست یئ، دا د ممبرئ کرسئ چې نن پرې مونږ ناست یو، دا چې د کله نه دا ملک آزاد شوے دے، په دې ملک کښې اسمبلئ او پارلیمان موجود دے، تاسو په خپله ګیلرئ کښې اوګورئ چې څومره تصویرونه لګیدلی دی، د نیمې نه سیوا پکښې وفات دی او څه پکښې حیات دی، الله تعالیٰ دې ژوندی ساتی، دا سلسله به روانه وی خو دا سلسله هله یاده پاتې کیږی چې په هغې کښې دلته زمونږد دې صوبې دا چې کوم روایات دی، زه کریډټ ورکوم حکومت له هم او اپوزیشن له هم چې د سندھ په اسمبلئ کښې هلږ

بازی اوشوه، په مرکز کښې هلې بازی اوشوه، په سینټ کښې هلې بازی اوشوه، شکر الحمدللّٰه چې دا د پښتنو د ټولو نه لویه جرګه (تالیاں) لویه جرګه، دا ډیر Smooth زمونږه دا اجلاس روان دے، په هغې کښې زیات کردار د حکومت کیدې شی، لکه زه جواب در جواب نه کوم، هغه ورځ زما یوې ممبرې صرف دا خبره اوکړه چې په این ایف سی ایوارډ کښې یا په مالیاتی کمیشن کښې زما د دې ځائے ممبر د پنجاب ولې دے؟ زما وزیر خزانه صاحب د برصغیر د تقسیم نه هم مخکښې لاړو، ګاندهی صاحب ته اورسیدو، هغه د آزادئ عظیم لیډرانو ته اورسیدو، جناب سپیکر صاحب! زما به حکومت ته دا ریکویسټ وی چې دا ډال باشونه په یو بل پیسې نه راخلو، ته به هم ډال باش راخلې او زه به هم ډال باش راخلم نو څه به ترینه جوړیږی، وخت به هم ضائع کیږی، ماحول به هم خرابیږی، د صوبې حالت داسې دے او زما ډیر ښه محترم، حقیقت دا دے چې ډیر منسټران داسې دی چې هغه ورکنګ کوی او زه د دې خبرې پخپله ګواه یم چې فنانس منسټر صاحب د شپې پورې په خپل دفتر کښې ناست وی او مونږه ئے Appreciate کوؤ، زه آخری خبره-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دا ماسک سم کړئ۔

<u>جناب سردار حسین</u>: آخری خبره او دا هم تاته وایم جناب سپیکر صاحب! زمونږه خوشدل خان صاحب چې ډپټی سپیکر وو، دا زه نه پوهیږم چې دا زمونږه په دې صوبه کښې مونږه به ړک نه شو وهلے، خوشدل خان چې به هغه ځائے کښې کښیناستو او مونږه به دوه ممبرانو هم یو بل سره خبره کوله نو کله به ئے رانه موبائیل ضبط کړے وو، هغه به هم مونږه سره ډیره سختی کوله او تاسو هم ډیره زیاته سختی کوئ، خوشدل خان ته به هم دا ریکویسټ کوؤ او تاسو ته هم دا ریکویسټ کوؤ چې مونږه سره به دومره سختی نه کوئ، ان شاءاللّٰه مونږه به د وخت پابندی کوؤ که خیر وی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: هغه هم د پیښور وو او زه هم د پیښور یم، یو بل سره خو به یو رنګ یو کنه۔

جناب سردار حسین: او بالکل، بالکل، زه جناب سپیکر! آخری خبره دا کول غواړم، ما هغه ورځ هم دا خبره کړې وه خو ماته جواب ملاؤ نه شو، زه اوس هم دا خبره کوم چې د بجلئ خالص منافع، زما د گیس او د بجلئ استعمال، نن لوډ شیډنگ چې دے، هغه په ټوله صوبه کښې دے، هغه په ټوله صوبه کښې دے نو دا ولې دے؟ دا ځکه دے چې تین هزار میگاواټ بجلی هغوی مونږه له راکوی خو زما سسټم ئے Afford کوی نه، زما سسټم ستره سو میگاواټ بجلی Afford کوی او هغوی ارادتاً زما د صوبې د پنځوسو او د پینځه پنځوسو د شپیتو کالو ټرانسمیشن لائن چې بوسیده دے، هغوی ئے Rehabilitation او مرمت نه کوی، څلور نیم زره کارخانې زمونږه بندی دی، جناب سپیکر! هغوی وائی ستاسو ولټیج چې دے، لائن لاسز دومره سیوا دی نو ولې سیوا دی؟ ځکه چې زما ټرانسمیشن لائنز زاړه دی، ماله هغه ورځ د فنانس منسټر صاحب د دې خبری پازیټو جواب رانه کړو، مونږه له جرگه جوړول پکار دی، مونږه له مرکز سره کښیناستل پکار دی، مونږه له مرکز سره دوټوک خبره کول پکار دی چې مونږه له به د بجلئ خالص منافع راکوئ، زمونږه اے جی این قاضی فارمولا لگیا ده هغوی متنازعه کړه، تاسو دا اخری سی پی آئی اجلاس مینټس راواخلئ چې په هغې کښې به زما د آئینی اے جی این قاضی فارمولې چې آئینی فارمولا ده، د هغې د پاره ئے کمیټی جوړه کړی ده چې تاسو دا اے جی این قاضی فارمولا اوگورئ، اوس آئینی فارمولا زما موجود ده، بیا پکار دا ده چې زما وزیر اعلیٰ صاحب په سی پی آئی کښې ممبر دے، بالکل زه ورسره دا وعده کوم، دا ورته اعلان کوم، اعلان ان شاءاللّٰه د ټول اپوزیشن د طرف نه که خیر وی، که دوئ د پارلیمنټ هاؤس مخې ته احتجاج وائی، مونږه احتجاج ته نه ځو خو کم از کم ټائم ترینه واخلئ چې مونږه ته دا خپل قرض خو راکړی کنه، دلته مونږه گورو چې مرکزی حکومت له مونږه قرضې ورکړی دی، مرکزی حکومت له مونږه قرضې خلاصې کړی دی، آیا دا خبره چې په دې تاسو اپوزیشن کښینوئ، زما نن پینځه نیم سوه اربه روپئ خو صرف د اے جی این قاضی فارمولې د لاندې کیږی، تا زما د کرک گیس خو ملتان ته ډائریکټ او رسولو، دا زه خپلو څلور نیمو زرو کارخانو له نه شم ورکولې؟ دا ټرانسمیشن تاسو اوگورئ، زه بیا بیا دا خبره کوم

چې د پنجاب د لاهور د دارالخلافې نه د پنجاب هر ښار ته موټروے لاړه، نن په دې پی ایس ډی پی کښې زما د موټروے د پاره هیڅ نشته۔ جناب سپیکر! دا پرون دوئ افتتاح اوکړه د یو پراجیکټ، په هغې باندې څو سوه اربه ډالره لګی، دیرش زره میګا واټه بجلی زه دلته پیدا کولې شم، ماله په بلین ټریز سونامی باندې ته اربونه روپئ خو راکوی نو زه په هغې Reservoir ولې نه جوړوم، زه په هغې ډیمونه ولې نه جوړوم چې زه د سیلابونو نه هم خلاص شم؟ زه به Naturally، دا علاقه به Naturally ځنګلات شی جناب سپیکر! بس زه بالکل خپله خبره ختموم، زما دا طمع ده چې زمونږه د اپوزیشن په دې اسمبلئ کښې دا ښه ماحول جوړول د دې د پاره دی چې تاسو به د صوبې وسائل هم د انصاف او ضرورت په بنیاد تقسموئ، دویمه چې د صوبې د حق د پاره دوه کاله چې کومه خاموشی کړی ده، مهربانی اوکړئ، مونږه د رسره یو نوره به خاموشی نه کوئ، ځکه چې زمونږه غریب خلق دی، مونږه هغوی دې له رالیږلی یو چې مونږه د هغوی د حق تپوس اوکړو، دا که د صوبائی حکومت نه وی او که دا د مرکزی حکومت نه وی، په دیکښې مونږه یو یو، نور به کم از کم مونږه دا طمع کوؤ چې تاسو به په دې باندې خاموشه نه پاتې کیږئ، مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب خوشدل خان صاحب او عنایت الله خان صاحب، تاسو نامه نه ده لیکلی، لا نشته۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! ډیره مننه، ډیره شکریه۔ اول خو زه یو دوه خبرې کوم، یو بابک صاحب اووئیل، زما د سختئ باره کښې ئے خبره اوکړه، دیکښې شک نشته چې سختی کول پکار ده، ډسپلن ساتل پکار دی، چې په کومه اسمبلئ کښې په کوم پروګرام کښې ډسپلن نه وی نو د هغې مزه نه وی او زه ګورم، زمونږه ډپټی سپیکر صاحب سختی کوی خو هغه اسمبلئ کښې ډسپلن ساتل نه شی کولې او نه ئے ساتی۔ زه نن ګورم چې نن زمونږه دا منسټران صاحبان ډیر داسې څه پریشانه غوندې دی او چې زه ګورم نو هر څه دغه مخامخ کمره کښې ټول کیبنټ میټنګ راغوښتے وی، یو بل منسټر پیسې ګرځی لکه اوس اشتیاق ارمړ ته اوګوره چې خپل سیټ به پریږدی، اکبر ایوب صاحب په ټوله اسمبلئ کښې ګرځی یو بل منسټر پسې، زمونږه د خزانې

منسٹر صاحب یو بل پسې ګرځی، زه دا حیران یم، یو کریم خان زه Appreciate کوم چې دے ناست دے، نو زه ئے ګورم، زمونږه شوکت خان، شاه محمد خان، زه دا حیران یم چې زمونږه دا سینئر منسټرانو باندې څه بلا شوې ده چې آیا دوئ کیبنټ کښې یو بل سره ملاویږی نه که دوئ د یو بل مسئلې نه آوری، کوآرډینیشن نه کوی، دا پکار ده چې تاسو ئے مونږه ته پریږدئ چې مونږه دفتر ته ورځو، دفتر کښې ناست نه وی، چرته چې مونږه اسمبلئ کښې ئے اووینو، ملاقات راسره اوکړی، یو خبره نیمه اوکړی نو هغه دا زمونږه دا منسټران یو بل پیسې وی نو دا ډسپلن ساتل پکار دی او زیات تر د حکومت ارکانو له پکار دی چې هغه ډسپلن اوساتی چې ډسپلن وی نو خبره په کښې آوریدې شی، سړے په خبره باندې پوهیدې شی نو ماته دا اجلاس داسې غیر سنجیده ښکاری، ربنتیا خبره دا ده چې اوس راله خبره کول هم ډیره مزه نه راکوی چې یره په دیکښې خبره اوکړو، زمونږه چې دا کوم سپلیمنټری بجټ دے نو دیکښې هیڅ شک نشته دے چې Article 124 of the constitution لاندې دا راوړو او Under consideration خو د دې آرټیکل 124 دا مقصد نه دے چې دا صوبائی حکومت یو لوئے اختیار ورکوئ چې څه د حکومت خوښه وی نو هغه دې کوی، څومره ئے مطلب دے، کوم بجټ دے او هغه زیاته خرچه کولې شی، نه د دې د پاره فنانس سیکرټری خو زه نه پیژنم خو که چرته دلته ناست وی، د هغې ریګولرائزیشن د پاره جنرل فنانشل رولز دی او د هغه رولز مطابق به هغه ګرانټ ورکوئ، Excess amount به ورکوئ، فنډ به ورکوئ او هغه به سپلیمنټری ګرانټ ورکوی، اوس آیا چې کوم ئے دلته رااوړلی دی نو آیا د دوئ مطلب دا دے، هغه Financial rules follow کړی دی که نه دی کړی، هغه به اوس دوئ ته پته وی چې څو پورې هغه Rules نه وی Follow شوی او په هغه Rules کښې دا دی چې ایډمنسټریټیو ډیپارټمنټ به لیټر لیکی فنانس منسټر ته او هغه به د هغې وجوهات ښائی چې یره په دې دې وجوهاتو باندې ماته چې کوم فنډ Allocate شوے وو، په هغې زما کار نه کیږی، لهذا هغه به ته ماله راکوی، هغه به اول Re appropriation ته به ځی بیا به هغه سیونګ ته ځی او چې دې دواړو مدونو کښې پیسې نه وی نو دے به بیا سپلیمنټری ګرانټ ته ځی خو زما چې څومره خیال دے،

زه دا کاغذونه گورم نو دیکښې دا څیز نشته دے ، لهذا د دې دا مطلب نه دے چې یره گورنمنټ غواړی چې څومره خرچ کوی ، زه د فنانس منسټر صاحب توجه دې طرف ته راولم چې دے وائی، په فرسټ پیج باندې بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں مختص شدہ تخمینہ سے زیادہ خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر نئے Objects کے لئے رقوم What are those objects، وہ Objects کا کیا مطلب ہے؟ یہاں پر ہمیں تو Objects کا پتہ نہیں کہ Objects کیا چیز ہوتی ہے؟ آپ نے یہاں لکھا کہ بعض Objects ان کا ہمیں بتائیں، ہاؤس کو بتائیں کہ یہ کونسے Objects کی بات کرتے ہیں اور کونسے نئے Objects آ گئے؟ یہ میں Current revenue expenditure کے بارے میں بات کر رہا ہوں جس پر آپ کے 29 ارب 42 کروڑ 46 لاکھ 57 ہزار 120 روپے آپ کے زیادہ آ گئے۔ جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس میں زیادہ تر انہوں نے تنخواہوں کے بارے میں کہا، الاؤنسز کے بارے میں کہا، اب تنخواہ اور الاؤنسز جتنے بھی ہیں یا پنشن جتنی بھی ہے، وہ ہم ریگولر بجٹ میں دے چکے ہیں، These were allocated اب یہ پتہ نہیں کہ یہ جو دوبارہ تنخواہوں میں الاؤنسز کے لئے ہم سے دوبارہ ضمنی بجٹ میں آ رہے ہیں، تو یہ کونسی نئی اپوائنٹمنٹس ہو چکی ہیں، نئے ڈیپارٹمنٹس کھل چکے ہیں جو کہ اس بجٹ کے بعد یہ ہو گیا ہے؟ یہ ذرا ہاؤس کو بتا دیں کیونکہ اس میں سب کچھ تنخواہ کے بارے میں ہے، تنخواہ کے لئے تو ہم نے ریگولر بجٹ میں سب کچھ دے چکے ہیں، اب یہ جتنی بھی تنخواہ اور الاؤنسز ہیں، اس کے بارے میں معلومات ہاؤس کو فراہم کر دیں۔ جناب عالیٰ یہ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس یہاں پر Mention کئے ہیں، اب ڈیٹیل میں جانا نہیں چاہتا، ان کی جو کارکردگی ہے وہ صفر کے برابر ہے، لہذا میں تو کہتا ہوں کہ ریگولر بجٹ میں سے کٹائی کی جائے، یہ آپ ضمنی بجٹ میں لا رہے ہیں، بہر حال یہ ان کی اپنی بات ہے، یہاں سر، یہ ضمنی محکمہ پولیس کی تنخواہ اور الاؤنسز، پی او ایل اور دیگر ضروریات کے لئے دو ارب 34 کروڑ 31 لاکھ 22 ہزار روپے ہم نے جو 'رننگ' مالی سال کے لئے جو دیئے ہیں وہ 47 ارب 97 کروڑ 50 لاکھ، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ ایک وسیع ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ سٹیٹ کی طرف سے عوام کے محافظ ہیں، ان کو کبھی کمیونٹی میں ریگولرائزیشن پر بھی خرچ ہوتے ہیں، ان میں اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں، ہر مہینے ہر چھ مہینے اپوائنٹمنٹس بھی ہوتی ہیں، ان میں شہداء کے پیکجز بھی ہیں، شہداء کے بچوں کو ملازمت بھی دینا ہوتی ہے لیکن دوسری بار اگر ہم دیکھیں کہ کارکردگی کیا ہے؟ تو ابھی سی سی پی او صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں، کل جو پوائنٹ آف

آرڈر پر میں نے کہا تھا کہ سلطان محمد صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس پر بات کرائی، جس طرح میں نے عرض کی تھی کہ چار دن پہلے رہزن زنگلی نہر پر ایک ٹرک کو لوٹ رہے تھے، اس دوران موٹر سائیکل پر تین نوجوان مزدوری سے واپس گھر شام کو جا رہے تھے اور وہ ٹرک کو لوٹ رہے تھے، یہ بھی وہاں پر Slow ہو گئے تو ان کو اشارہ کر کے وہ نہ رکے تو انہوں نے فائرنگ کر کے ان کو شہید کر دیا۔ میں نے سی سی پی او صاحب سے بات کر لی ہے، انہوں نے کہا کہ واقعی یہ ظلم ہوا ہے، اب میں اس ہاؤس کے توسط سے اس سی سی پی او سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے خود کہا کہ واقعی یہ ظلم ہوا ہے تو کیا آپ نے لوکل پولیس سے پوچھ لیا، ابھی اس کے بارے میں آپ نے کیا اقدامات کئے، پانچ چھ دن ہو گئے، اس میں کتنی گرفتاری ہوئی ہے، کیا Culprits کو گرفتار کیا گیا ہے؟ اور صرف یہ ڈاکہ ایک دن کا نہیں ہے، یہ وہاں پر میں فاتحہ خوانی کے لئے گیا، یہ میرے حلقے میں مریم زئی گاؤں میں انہوں نے مجھے کہا کہ یہاں پر روز یہ حشر ہوتا ہے، یہاں یہ ڈاکے مارتے ہیں، یہ جہاں پر یہ سپاٹ ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان! وائنڈاپ کریں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جہاں پر یہ سپاٹ ہے، یہ زنگلی چوک سے تقریباً میرے خیال میں چار سو میٹر نزدیک ہے، یہ اس سے Cover ہو سکتی ہے۔ سر! آخر میں میں یہ بات کرتا ہوں کہ انہوں نے ترقیاتی اخراجات جو ضمنی بجٹ میں لائے ہیں، منسٹر صاحب نے یہاں پر ترقیاتی اخراجات میں 26 ارب 55 کروڑ 34 لاکھ روپے انہوں نے لکھے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس کا مجھے جواب دے دیں کہ یہاں وفاق کی طرف سے پی ایس ڈی پی سکیموں کے لئے موصول شدہ رقم کیا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ آیا یہ آپ نے یہاں لکھا ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے پی ایس ڈی پی سکیموں کے لئے موصول شدہ رقم 17 ارب 60 کروڑ 25 لاکھ 71 ہزار 190 روپے آئے ہیں، یہ وہاں سے ہمیں Receive ہوئے ہیں، یہاں پر آپ نے Show کس طرح کر لئے؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ تو ریگولر بجٹ میں آجاتے ہیں یہ تو آپ ڈیویلپمنٹ فنڈ یہ ذرا ہاؤس کو بتا دیں-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب! وائنڈ اپ کرہ جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بس آخر میں ایک بات، میں نے پرسوں جو کوئسچنز کئے تھے جناب، ان کے بارے میں مجھے جواب ابھی تک نہیں ملے ہیں، یہ ہمارے لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ پینڈنگ ہیں، ایک میرا یہ تھا کہ ڈسٹرکٹ فنڈ جو آپ نے اے ڈی پی میں کیا ہے، آیا وہ 30 percent پر ہے یا 14

percent ہے ؟ایک کوئسچن یہ ہے، دوسرا یہ کوئسچن ہے کہ ہمارے جو ڈی ٹائپ ہسپتال ہیں، یہ فنانس منسٹر صاحب بھی ہیں، یہ صحت کے منسٹر بھی ہیں، ان کے نوٹس میں یہ لادوں، شاید ان کو پتہ ہے یا نہیں، ہمارے بڈھ بیر میں ڈی ٹائپ ہسپتال ہے And that was occupied by the administration, by the new administration tehsildar، آپ کو پتہ ہو نہ ہو کہ اس کے خلاف میں نے ہائی کورٹ میں Writ کی ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! وائنډ اپ کړه جي۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> کہ بھئی وہاں پر جو اے سی بیٹھتا ہے وہ ہسپتال پر ہم نے 35 کروڑ خرچ کئے تھے، لوگوں کو بھی تکلیف ہے، آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے کہ یہ فیریبل نہیں ہے، اس سے ہمارے علاج معالجے میں لوگوں کو تکلیف ہے، ہماری ایڈمنسٹریشن، لیکن By force they occupied your building، میں بہت افسوس کرتا ہوں آپ کے ڈیپارٹمنٹ پر، آپ مائنڈ نہ کریں، کل انہوں نے جواب دعویٰ داخل کیا تو جواب دعویٰ میں انہوں نے جو لیٹر بھیجا، لیٹر میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ زیادتی کر رہے ہیں-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! وائنڈ اپ کریں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> ہماری Approval کے بغیر ہوا ہے، ہمارا کوئی نہیں گیا ہے لیکن جواب دعویٰ میں وہ لکھتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم نے دیا ہے، تو اس پر ذرا مہربانی کر کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے بات کر لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو، خوشدل خان صاحب، مہربانی جی۔ جناب فیصل زیب خان موجود نہیں، جناب نثار احمد خان صاحب۔

<u>جناب نثار احمد:</u> ډیره مننه جناب سپیکر صاحب۔ د ټولو نه مخکښې زما احتجاج هغه بله ورځ ما شروع کړے وو (اس مرحلہ پر رکن اسمبلی احتجاجی اشتہار اٹھائے ہوئے تھے) دا احتجاج زما جاری دے ځکه چې زمونږه پرائم منسټر صاحب چې کله تقریر اوکړې نو هغه په هغې عمل نه کوی، زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب چې کوم دلته کښې تقریر کړے وو په هغې باندې پخپله بیا شاته عمل نه کوی، زه به هغه بله خبره نه کوم، ماته زمونږ لاء منسټر صاحب وئیلی وو چې تاسو ته به د دې وضاحت کیږی، هغوی پخپله باندې په هغې تر اوسه پورې عمل او نه کړو، نه

پوهیږم، دغه احتجاج به زمونږ تر کوم وخته پورې جاری وی چې تر څو مونږ ته این ایف سی ایوارډ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطلب دا دے، تاسو احتجاج کوئ، خبرې نه غواړئ، د دې مطلب دا شو، تاسو خبرې کول نه غواړئ، احتجاج کوئ۔

جناب نثار احمد: زه دا خبره کوم چې د لسو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چې څوک احتجاج کوی نو بیا خبرې نه کوی۔

جناب نثار احمد: ته خبره واؤره جی، احتجاج به وی او خبرې به هم کوم۔ زه د تیر پنځویشتم ترمیمی بل چې وو په هغې کښې زما ایکس فاټا د لسو کالو د پاره ټول هغه مراعات هغوی ته پاتې شوی وو کوم چې به مونږ ته په ایکس فاټا کښې وو، اوس زما پولیس ډیپارټمنټ یو دغه کړے دے چې دا کوم سپیشل خاصه دار وو، هغوی ته ئے چې کوم ورکړی وو، هغه ئے ترینه کټ کړی دی، د هغوی تنخوا ګانې ئے اودرولی دی، لهذا مونږ سره لس کاله د پاره وعده شوې وه چې دغه به نه اودریږی۔ دغسې مونږ په Covid 19 کښې میټنګ کال کړے وو، مونږ سره ناست وو، ایم ایس وائی زما په ډی ایچ او هسپتال کښې آئسولیشن وارډ چې د هغې بجلی نشته، پکے پکښې نه تاویږی، هغه وائی چې ماته پینځه لکهه روپئ ملاؤ دی، دلته تاسو اربونه روپئ تقسیم کړې دی په دغه کښې، زما د ضلعې دغه حالات دی۔ دغسې زه دا یو وضاحت بل کوم چې دا Covid 19 کښې چې مالداره سړے شهید شی نو د هغه د پاره بیا ایس او پیز نشه خو چې غریب سړے شهید شی هغه د پاره ایس او پیز وی، د هغه په جنازه کښې دوه درې کسان اودریږی او د سفید پوشه سړی د پاره دغه ایس او پیز نشته، لهذا دا د انسانی حقوقو خلاف ورزی ده، باید چې تاسو په دې باندې ایکشن واخلئ یا دا ټول خلق خپل مړی په هغه شان ښخ کړی څنګه چې سفید پوشه ښخیږی۔ دغسې زما د تعلیم په مد کښې تاسو وایئ چې مونږ نورې پیسې ورکوؤ، د 2011 نه مخکښې زما سره په چنده کښې د یو فیمیل ډګری کالج جوړ دے، ما پرې کوئسچن هم جمع کړے دے، مونږ څه د پنځوسو شپیتو نه زیات کوئسچنې جمع کړی دی، هغه هم په فلور باندې نه راځی، هغې ته ئے تر اوسه پورې سټاف نه دے ورکړے، هغه نه

دے فنکشنل شوے ، هغه فیمیل کالج دے ، زما په ضلع کښې یو فیمیل کالج دے ، ډگری کالج یو په چنده جوړ شوے دے ، هلته سټاف نشته، د هغې هیڅ دیکښې وضاحت نشته بلکه چې د هغې پته اولگیده، ډیپارټمنټ ته پته نه لگی چې دا جوړ کړے چا دے ؟ نو زه نه پوهیږم چې تاسو څه د پاره دې ایجوکیشن ته پیسې ورکوئ چې هغوی دومره نا اهلی کوی؟ بیا دغسې زمونږه، زه دا په دې فلور باندې تاسو نه دا مطالبه ضرور کوم چې یا خو یونیورسټو ته اووایئ چې آن لائین کلاسز بند کړی او یا زما بچی بے تعلیمه مه ساتئ، مونږ ته 3G, 4G خامخا روان کړئ (تالیاں) هغه دې هلته شروع شی او که نه شی کولې نو بیا دغه تاسو آن لائین کلاسز بند کړئ، مونږه دا تصور ضرور کوؤ، مونږ دا خبره محسوسؤ چې په دې خیبر پختونخوا کښې اوس هم د میرنئ مور سلوک شروع دے څکه چې مونږ ستاسو بچی یو، زمونږ بچی ستاسو بچی دی، مونږ ستاسو ورونړه یو او تاسو زمونږ د دغه د پاره آواز نه اوچتوئ، ټوله اسمبلی خاموشه ده، دلته مونږ خبرې اوکړو، دا ټوله اسمبلی خاموش ده، دلته مونږ خبرې اوکړو، د 3G, 4G خبره صرف او صرف د ایکس فاټا د بنچونو نه راغله، پکار دا ده چې حکومتی بنچونه او اپوزیشن بنچونه په ویاړ باندې په دې مشترکه قرارداد پاس کړی چې زر تر زره دې دا اوکړی یا ورته نور کلاسونه بند کړی چې انصاف راشی او مونږ ته انصاف ملاؤ شی۔ د این ایف سی په حواله باندې چې کوم کنفیوژن پیدا کیږی، کنډی صاحب هم پرې خبره اوکړه، دغه زمونږ د وفاق مسئله ده، د مرکز مسئله ده، په دریو صوبو کښې زمونږ د پی ټی آئی حکومت دے ، په مرکز کښې د پی ټی آئی حکومت دے ، زمونږ قوم دې په دې نور نه غلطوی، دغه درې کاله تاسو پسې زمونږ د این ایف سی بقایا ده، د Three percent روپو خبره نه ده، د Three percent خبره ده، که دغه Three percent تاسو نه راکوئ تر هغې پورې به زه دې خپل قبائیلی ورونړو ته هم دغه کوم څکه چې دلته زما د (BAP) باپ پارټئ والا اودریږی، دیکښې چې کله مونږ د ضم خبره کوله، پی ټی آئی د ټولو نه مخکښې وه، اے این پی پکښې وه، پیپلز پارټی پکښې وه، ما سوائے د جمیعت علمائے اسلام نه، خو نن چې د شاه جی گل صاحب څوی دا خبره کوی چې زما پلار دا کړی دی نو زه هم ورته وایم چې څه

ټهیک ده کړی ئے دی خو ته خو د حکومت سره ناست ئې، درپې کاله اوشو، دا این ایف سی هم د دې حصه وه، (تالیاں) ولې ماته این ایف سی نه ملاویږی؟ زه جی دا یوه خبره کوم چې کوم امبریله سکیمز جوړیږی، یو به اخره کښې تجویز درکوم چې کوم امبریله سکول جوړیږی نو مهربانی اوکړئ دغه امبریله سکیم چې تاسو د ایکس فاټا د پاره جوړ کړے دے، کوم خلق Approachable دی، کوم خلقو ته چې وزیر اعلیٰ صاحب د رحم په نظر ګوری، د کرم په نظر ورته ګوری، غونډه پیسه اخوا روانه ده نو لهذا دا تاسو مونږ ته د تحصیل وائز د آبادئ او د رقبې په بنیاد باندې تقسیم کړئ چې صحیح انصاف کولو ته اورسی۔ بل دا ضروری خبره کوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈ اپ کړه جی۔

جناب نثار احمد: اودریږه جی، یو خبره، پلیز تجویز درکوم، ډیره ضروری خبره ده۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈ اپ کړه جی۔

جناب نثار احمد: زه په یو منظم طریقې سره چې زما نیشنل پارټئ او ټولو پارټو په زور باندې یوه غوښتنه کړې وه چې دا انضمام د اوشی خو زمونږه بیوروکریسی لګیا ده په یو منظم طریقه باندې هغه د بد نامولو کوشش کوی، نن مونږ په هغه حلقو کښې چې ما پکښې پخپله یو ښه کردار په انضمام کښې ادا کړے وو او زه په علاقو کښې ګرځم نو خلق مونږ پسې کانړو ته لاس کوی او د هغې وجه دا ده چې ماته دې زما سپاهی د لیوی راپاڅیدو او هغه ئے په لوکل تهانړو کښې ماته ایس ایچ او کړو، هغه ئے ماته ډی ایس پی کړو او هغه یو ډی ایس پی او یو ایس ایچ او اته او نهه لکهه روپئ Per میاشت پیدا کوی نو دغه د کرپشن طرفته روان دی، هلته سسټم نشته، سسټم فیل دے نو لهذا زما خواست دے، دا تجویز دے، دا خیر دے که لاندې نه اول را الیږل پکار دی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب نثار احمد: اودریږه جی، یو منټ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ محترمہ ثمر بلور صاحبہ موجود نہیں۔ محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ موجود نہیں۔ جناب عبدالغفار صاحب، شارٹ بات کریں، تمام ٹائم بھی پورا ہونے والا ہے کہ تمام بات کر سکیں اور پھر ہم اس کو وائنڈ اپ کریں۔

جناب عبد الغفار: نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم اما بعد فَاَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ لَىِٕنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَىِٕنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِيۡ لَشَدِيۡدٌ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے انتہائی اہم اجلاس کے موقع پر مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ جناب والا، عرب کہتے ہیں کہ "عندا لامتحان یکرم الرجل او یهان " یعنی انتہائی اور مشکل ترین حالات میں انسان کا پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟ لہٰذا ہم حکومت کو خصوصاً اپنے وزیر اعلیٰ صاحب کو اور ان کی ٹیم کو اور اپنے فنانس منسٹر اور ان کی ٹیم کو ان مشکل ترین حالات میں ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جناب والا، ایک فلسفی کا قول ہے:

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(تالیاں)

جناب والا، مجھے اپنے علاقے کا نمائندہ اور عام آدمی ہونے کی حیثیت سے اس حکومت سے کافی توقعات وابستہ ہیں، لہٰذا امید ہے کہ حکومت میرے ماضی میں میرے پسماندہ اور ناخواندہ علاقے کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کا ازالہ کرے گی۔ جناب والا، میرا حلقہ لوئر کوہستان زلزلہ 2005 میں آفت زدہ قرار پایا گیا تھا، اس طرح 2010 کے فلڈ میں بھی آفت زدہ قرار پایا گیا تھا، سارا سٹرکچر تباہ ہونے کے باوجود ساری سڑکیں، بریجز، سکول اور ہسپتال۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی بجٹ پر بات کریں جی۔

جناب عبدالغفار: ان چیزوں کے تباہ ہونے کے باوجود اب تک کسی حکومت نے ان کی بحالی کی طرف توجہ نہیں دی۔ جناب والا! میں ایمان سے کہتا ہوں کہ کوہستان قدرتی وسائل سے مالا مال ہے، جہاں جنگلات بھی ہیں، جہاں معدنیات بھی ہیں، اس طرح پانی کے ذخائر، اگر حکومت اس طرف توجہ دے تو میں ذمہ داری لیتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کا بجٹ پورے پاکستان کے بجٹ کو پورا کریں گے، لہٰذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اب تک ہمارا ضلع بنا ہوا ہے، چھ سال ہو گئے ہیں، ہمارے حلقے میں ہمارے ڈی سی کے پاس بھی گاڑی

نہیں ہے، فارسٹ والے ڈی سی کی گاڑی کو استعمال کرتے ہیں، ہماری پولیس نہیں ہے، حالانکہ پولیس انتہائی ذمہ دار ادارہ ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرے علاقے کی مجبوری کو دیکھ کر حکومت سے میں درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے علاقے کی بنیادی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے خصوصی پیکج دیا جائے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب عبدالغفار: ایک اور بات کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی، شکریہ، عبدالغفار صاحب، اس لئے تھینک یو۔ سردار محمد یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! ضمنی بجٹ پر جس طرح آپ نے بھی کہا اور بہت سارے ممبران صاحبان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، ضمنی بجٹ میں جو اضافہ منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے، اس کی ضرورت کیا تھی؟ اصل بات تو یہ ہے کہ جب بجٹ پیش کیا جاتا ہے، اس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، اس کے اخراجات اور آمدن ساری چیزیں اس میں شامل ہوتی ہیں تو وہ کونسی ناگزیر وجوہات تھیں جس کی وجہ سے ان محکمہ جات نے اضافی رقم خرچ کی، اس کی Justification کیا بنتی ہے؟ اس حوالے سے یہاں پر اس کے ساتھ صرف یہی لکھا ہے کہ اس میں اضافی رقم خرچ ہوئی لیکن اس سے کوئی Justification نہیں بتائی گئی کہ اس محکمے کی یہ ضرورت تھی، اس وجہ سے ناگزیر حالات ہیں کہ خرچ کرنا پڑے لہذا اس کی منظوری دی جائے؟ یہ تو ایک طرح کے جو ہمیشہ سے ضمنی بجٹ پہلے بھی پیش ہوتے رہے ہیں اور اس طریقے سے ہوتا رہا، ممبران اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے ہیں، اچھی تجاویز بھی دیتے ہیں لیکن بد قسمتی سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا، ایک Formality ہوتی ہے جو پوری کر دی جاتی ہے، اس کے بعد اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا، تاہم صرف ایک بات ہوتی ہے، باوجود اس کے کہ آپ بار بار کہتے ہیں کہ ضمنی بجٹ ہر ممبر اپنے علاقے کے جو مسائل ہیں اس حوالے سے اسے موقع ملتا ہے کہ وہ بات کر لیتا ہے اس بہانے سے، ورنہ جس طریقے سے اب 29 ارب 42 کروڑ 43 لاکھ 57 ہزار روپے مختلف محکموں کو جو دیئے ہیں، ان کی کارکردگی کیسی ہے، ان کی ضرورت کیا تھی؟ جس طرح کہ یہاں بات کی گئی ہے کہ محکمہ پولیس، اب اس میں اگر دو ارب 34 کروڑ روپے دیئے ہیں تو ایک طرف تو محکمہ پولیس والے کہتے ہیں کہ ان کی تنخواہیں بھی ان کو نہیں ملتیں، اضافہ نہیں ہوا، تمام ملازمین اس وقت اس بجٹ میں تنخواہ میں اضافہ نہ ہونے کی وجہ سے احتجاج کر رہے ہیں اور حق بھی ہے، جس طرح

مہنگائی ہوئی ہے تو اس حوالے سے تو تنخواہ میں بھی اضافہ ہونا چاہیئے تھا، ایک Average سولہ سے لے کر چوبیس فیصد تک مہنگائی ہوتی رہی لیکن کم از کم بیس فیصد ہر سرکاری ملازم کی تنخواہ میں اضافہ ہونا چاہیئے تھا، یہ مطالبہ سارے عوامی نمائندے بھی کر رہے ہیں، قومی اسمبلی میں بھی یہ ڈیمانڈ ہے اور سینٹ میں بھی یہ ڈیمانڈ ہے، اس صوبے کی بھی ضرورت ہے لیکن اب جس طرح اس کے ساتھ یہ جو غیر ضروری اخراجات ہیں، اس کو بھی دیکھنا چاہیئے، جہاں سب سے زیادہ ضرورت جو میں سمجھتا ہوں کہ میرے نزدیک ایجوکیشن میں سب زیادہ ضرورت تھی حالانکہ ابھی اس کی ضرورت پوری نہیں ہوئی، اس کے لئے کچھ اضافی رقم خرچ کی گئی ہے حالانکہ ہونا بھی چاہیئے تھا۔ ہمارے علاقے Earthquake affected areas ہیں اور Flood affected areas بھی ہیں، ابھی تک وہاں سکول نہیں بن سکے، ضلع مانسہرہ میں PK-34 ہے، PK-35 ہے، PK-32 ہے تو یہ چونکہ منسٹر کی خوش قسمتی ہے کہ وہ ہزارہ ہی سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو بھی پتہ ہے لیکن اب پندرہ سال سولہ سال سے وہاں پر سکول نہیں بن سکے اور اس کے ساتھ سڑکیں نہیں بن سکیں، اس کے ساتھ ہسپتالیں نہیں بن سکیں، اب یہ ساری جو ذمہ داری ہے صوبائی حکومت کی ہے، میں مرکز میں رہا ہوں، ہم ڈیمانڈ کرتے رہے لیکن یہ Liabilities ساری صوبائی گورنمنٹ نے لی ہیں، اس سے پہلے بھی گورنمنٹ انکی تھی، اب ان کی گورنمنٹ سات سال سے ہے، ہزارہ میں جو نقصان ہوا ہے زلزلہ کی وجہ سے، سکول ابھی تک نہیں بن سکے، مڈل سکول اور کالجز بھی نہیں بن سکے تو وہاں اس کے لئے اضافی رقم تو ضرور رکھنی چاہیئے تھی، خرچ کرنا چاہیئے تھی، آج منظوری لے لیتے یا جو کورونا کی وجہ سے آپ دیکھتے ہیں کہ اس وقت حالات جتنے پورے ملک میں سارے لوگ اور عوام متاثر ہیں، ہسپتالوں میں ضرورت ہے، دوائیوں کی ضرورت ہے، ڈاکٹرز کی ضرورت ہے لیکن اس پر کوئی بھی اس میں اضافی جو رقم ہے، میرا خیال ہے کہ کچھ بھی نہیں، شاید ضرورت ہی نہیں ہوگی لیکن ہماری ضرورت ہے۔ اب میں اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں کہ میرے حلقے PK-34 تحصیل بفہ میں جہاں آر ایچ سی بٹل میں گیا، آر ایچ سی شنکیاری میں گیا، سول ہسپتال بفہ میں گیا، نواز آباد آر ایچ سی میں گیا، مختلف جگہوں میں گیا، وہاں تو کوئی Equipment نہیں ہے، کوئی وہاں پر دوائیاں بھی نہیں اور تو چھوڑیں وہاں ڈاکٹرز کے لئے اور شنکیاری ایک مرکزی مقام ہے، آر ایچ سی وہاں بنی ہے لیکن ڈاکٹر کی رہائش گاہ وہاں نہیں بنی، بٹل آر ایچ سی بنی ہے، ڈاکٹر کی رہائش گاہ نہیں بنی اور اسی طرح چھتر پلین میں آر ایچ سی بنی ہے، ڈاکٹر کی رہائش گاہ نہیں بنی، تو یہ سارے ڈاکٹر رہیں گے کہاں پر؟ یہ ساری جو ضروریات تھیں، ایک Need

base پر اگر متعلقہ محکمے یہ خرچ کرتے تو آج ہمیں خوشی ہوتی، میں یہ نہیں کہتا کہ میرے ہی حلقے میں بلکہ صوبے میں کسی جگہ بھی اگر Need base پر یہ اخراجات میں اضافہ کرتے، آج میرا خیال ہے اس ایوان کا ہر ممبر خوش ہوتا اور حمایت بھی کرتا لیکن یہ اس کی Justification ہے، تو بتانا چاہیئے۔ دوسری این ایف سی ایوارڈ کی بات کی گئی ہے، بابک صاحب نے بھی بات کی، سب نے بات کی، ہم سب اپنے اس صوبے کے حق کے لئے متحد ہیں، میں سی سی آئی کا ممبر بھی رہا ہوں، وہاں پر فیصلے ہوتے رہے، یہاں آپ کے چیف منسٹر اس وقت پرویز خٹک صاحب تھے، اس میں جاتے رہے لیکن اس میں ایک بات جو طے ہوئی تھی جو تین فیصد اب معزز ممبر جو احتجاج کر رہے ہیں کہ تین فیصد یہ مرکز نے ذمہ داری لی تھی، یہ نہیں کہ فلاں صوبہ بھی دے گا، فلاں صوبہ دے گا، فلاں صوبہ دے یا نہ دے لیکن یہ ساری جو مرکز کی ایک ذمہ داری تھی، آج اس کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیئے تھی، جو کہ ضم شدہ اضلاع ہیں ان لوگوں کا یہ حق بنتا ہے، اس فیصلے سے ساری چیزیں اس میں شامل ہیں تاہم آج بھی میرا خیال ہے پوری اسمبلی یہ ڈیمانڈ کرتی ہے اور پھر ان کو دینا چاہیئے، فاٹا کو بھی اور اس کے ساتھ ہی آپ نے دیکھا کہ محکمہ حیوانات ہے، محکمہ زراعت کتنا اہم محکمہ ہے، اس کے لئے جو رقم رکھی ہے یا اضافہ ہوا ہے تو کم از کم Justification بھی بنانی چاہیئے۔ اب ہمارے بٹل میں وہاں پر تمباکو کاشت ہوتا تھا اور PK-34 میں یا PK-32 میں وہاں پر ژالہ باری بھی ہوئی ہے لیکن فوری طور پر ان کی Compensation کچھ بھی نہیں کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہاں پر زراعت کی ایک ضرورت تھی، جو نہروں کی ضرورت تھی آبپاشی کے لئے، وہ وہاں پر ضرورت تھی پیسے کی تو وہاں کام بھی نہیں ہوا، تو یہ کہاں پر خرچ ہوا ہے؟ کم از کم ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ اس کے ساتھ یہ آپ نے دیکھا کہ لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے یہاں پر تقریباً محکمہ بلدیات 81 کروڑ روپے ایک تو بلدیات کا صفایا ہی کر دیا، محکمہ بلدیات کدھر رہا جو نمائندگی نہیں رہی تو وہاں پر جو خرچ کر رہے ہیں لیکن یہاں ایک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اس میں جو ڈسٹرکٹ سیلری دس ارب روپے، دس ارب 49 کروڑ روپے، آیا یہ پہلے بجٹ میں مختص نہیں تھے؟ یہ تو Already پہلے بجٹ میں بھی ہوتے، یہ اضافہ کس طرح خرچ ہوا؟ دس ارب 50 کروڑ روپے ایک ایسی بھاری رقم ہے اور اس کی کیا نئی بھرتیاں ہوئی تھیں، کیا نئے لوگ اس میں شامل ہوئے تھے؟ اگر ہوئے تھے تو اس کا Criteria کیا تھا، اس طریقے سے اس کی Justification کیا بنتی تھی؟ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ضرور بتائے اس اسمبلی کو، اور اس کے ساتھ ہی جس طرح بی آر ٹی کی بات کی ہے کہ وہ بی آر ٹی ماشاءاللہ یہ ایسا پراجیکٹ ہے کہ میرا خیال ہے کہ

اگر آپ کی آئندہ حکومت بھی آ گئی تو یہ مکمل نہیں ہو گا، ابھی آپ جو کہہ رہے ہیں لیکن یہ پراجیکٹ اللہ کرے، ہماری تو دعا ہے کہ مکمل ہو جائے لیکن یہ مکمل نہیں ہوا، اس کے بجائے یہاں پر اگر ہسپتال بنا دیتے، پشاور ہی میں بنا دیتے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے علاقوں میں بھی بنائیں لیکن پشاور میں ایک نیا ہسپتال بنا دیتے تو اس پر پچاس ساٹھ کروڑ، ستر کروڑ روپے خرچ کرتے، اب ضرورت بھی ہے کیونکہ لوگ یہاں پر داخل ہی نہیں، مریضوں کے لئے کوئی گنجائش بھی نہیں ہے، اس طریقے سے جس طرح میں نے گزارش کی کہ ایجوکیشن کے حوالے سے بار بار میں سمجھتا ہوں، ایک میرا حلقہ نیا بن گیا ہے، معذرت چاہتا ہوں، آپ دیکھ رہے ہیں، میں نے تقریر بھی نہیں کی کیونکہ میں نہیں تھا ایوان میں، بیمار تھا تو اب چونکہ اس وقت۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اللہ آپ کو صحت دے لیکن وائنڈاپ کریں جی۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: بس میں کرتا ہوں، اب چونکہ ایک نیا حلقہ بنا، وہاں پر کوئی گرلز کالج، کوئی بوائز کالج نہیں ہے، بفہ ہے، شنکیاری ہے، بٹل اور اس کے ساتھ سرن ویلی، ڈاڈر وغیرہ یہاں پر لوگ پانچ چھ لاکھ کی آبادی ہے، نہ کوئی گرلز کالج ہے نہ کوئی بوائز کالج ہے، اس کے لئے ہم نے بارہا یہ ریکویسٹ کی ہے اور متعلقہ منسٹر صاحب میرے خیال میں یہاں ہوں گے، بہر حال ایلیمنٹری کے منسٹر یہاں پر موجود ہیں لیکن یہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ایسے پراجیکٹ جہاں عوام کو فائدہ ہو، یہاں اگر Public related جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں اس میں اضافی خرچ ہو سکیں، اس کے لئے اگر زیادہ عوام کے Benefit کے لئے ہو تو اس کے لئے خرچ کرنا چاہیئے، بجائے اس کے کہ ایسے کاموں پر تنخواہ زیادہ کر دی جائے، تنخواہ بھی زیادہ نہیں کی تو میں یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ ہمیں کم از کم بوائز اور گرلز کالج بٹل اسی طرح شنکیاری اور ڈاڈر، بفہ میں یہاں پر اس کے لئے منظوری دی جائے۔ سڑکوں کی جس طرح زلزلہ کی وجہ سے یہ بات ہوئی تھی، میں ایک سٹینڈنگ کمیٹی کو دعوت دے کر لے گیا تھا، بٹل سٹاف روڈ شروع ہے کتنے عرصے سے لیکن وہ مکمل نہیں ہوا، سی اینڈ ڈبلیو کا روڈ ہے اور اس کے ساتھ ہی باقی علاقوں کے مختلف جو لنک روڈز ہیں وہ ابھی تک یعنی وہی صورتحال ہے جو زلزلہ کے بعد تھی، یہ سارے کام صوبائی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے، مجھے پتہ تھا، جب میں نے اس سے پہلے کئی دفعہ گزارشات کی ہیں لیکن بدقسمتی سے میرا تعلق مسلم لیگ سے ہے اور پھر مسلم لیگ (ن) سے ہے، اس لئے وہاں پر تو کوئی کام شامل ہی نہیں کرنا لیکن اس علاقے کے عوام کا تو حق ہے، وہاں ان کا Right بنتا ہے اور یہ آئینی اور قانونی حق ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: میں اس فلور پر تو یہی کہوں گا، اگر اس بارے میں کوئی اس پر غور نہیں کرے گا تو میں سمجھتا ہوں اس ایوان کی توہین ہے، سب ممبران کی توہین ہے، بلا امتیاز جتنے بھی صوبے کی Need base پر، میں تو ذاتی طور پر اس بات کے حق میں ہوں، جہاں ضرورت ہے اس کے لئے Criteria ہو، چاہے سکولوں کی، کالجوں کی، یونیورسٹیز کی ضرورت ہے، چاہے ہسپتالوں کی ضرورت ہے، سڑکوں کی ضرورت ہے تو اس کے لئے پورا ایک پلان اور جہاں ضرورت ہو اس کو Priority دینا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: جی میں ختم کرتا ہوں، اس طرح یونیورسٹی کی بات کل بھی میں نے کی تھی کہ ہماری ہزارہ یونیورسٹی ہے، آج تک صوبائی حکومت کی طرف سے ایک پیسہ گرانٹ نہیں ملی، اب ہمارا وہاں پر ہاسٹل نہیں ہے، یونیورسٹی کا ہاسٹل نہیں ہے، تیرہ چودہ ہزار سٹوڈنٹس کی Strength ہے لیکن اتنی بڑی Strength کے لئے پشاور سے بھی لوگ ہیں، ملاکنڈ سے بھی لوگ ہیں، مختلف جگہوں سے ہری پور سے، ایبٹ آباد سے لیکن وہاں پر ہاسٹل نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں، سٹوڈنٹس ہیں، اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہاسٹل کے لئے خصوصی گرانٹ دی جائے تاکہ وہاں بچوں کی تعلیم میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی کیونکہ سڑکوں کی میں نے بات کی ہے، اس پہ اگر یہ Earth quick affected area ہے اور اس میں سارے میرے حلقے سمیت باقی ضلع مانسہرہ شامل ہے تو اس کو Priority دی جائے اور مجھے امید ہے کہ مجھے وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ بات کی تھی، مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ وہ اس کو ضرور دیکھیں گے اور اس کو Priority بھی دیں گے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: ایک بات، میں نے پولیس کی بات کی تھی کہ وہ مجھے ملے ہیں پولیس والے، سی پیک کے پولیس والے جب میں جاتا ہوں، ایک تو وہاں پر بڑا مسئلہ ہے، مسئلہ یہ ہے کہ سی پیک بنا ہے، مانسہرہ تک موٹروے میں ہم جاتے ہیں، الحمد للہ ہماری حکومت نے بڑا پراجیکٹ بنایا، پاکستان مسلم لیگ (ن) نے اس سے آگے سی پیک کے لئے وہاں پر پولیس کھڑی کر دی ہے، وہاں پر ایف سی کھڑی کر دی ہے اور کوئی شخص بھی جاتا ہے تو وہ نہیں چھوڑتے، حالانکہ پاکستانی ہیں، ہم تو وہاں مقامی لوگ ہیں، کچھ نہ کچھ جان پہچان کی وجہ سے چلے جاتے ہیں لیکن باہر سے اور کوئی پابندی ہے، میری صوبائی حکومت سے یہ

گزارش ہے کہ مرکزی حکومت اور متعلقہ محکمہ کو پابند کیا جائے کہ اس کو کھولا جائے، آگے تھا کوٹ تک ایک تو لوگوں کو پرابلم ہے وہ ختم ہو جائے، دوسری بات یہ بہت بڑی بے عزتی ہے، ایک شخص پاکستانی جاتا ہے، کوئی مقبوضہ کشمیر تو نہیں ہے، وہاں پر اس سے پوچھا جاتا ہے آپ نے کدھر جانا ہے، اس لئے جناب والا! مجھے امید ہے کہ اس کے ساتھ وہاں پر جن پولیس والوں کی ڈیوٹیاں لگی ہیں ان کو تنخواہیں نہیں ملی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈاپ کریں، تھینک یو۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جی ہاں، ان کو تنخواہیں نہیں ملیں اور میری گزارش ہے کہ ان کو تنخواہیں بھی دی جائیں اور جتنے بھی سکولوں کے ٹیچرز ہیں یا ہاسپٹلز کے جتنے بھی ڈاکٹرز ہیں، پیرامیڈیکس کے لوگ ہیں اور متعلقہ جو جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کی تنخواہوں میں ضرور اضافہ کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی بات جو اس وقت ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈاپ کریں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: ایک منٹ، یہ ختم کرتا ہوں جی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جی، تھینک یو ویری مچ۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جناب سپیکر! بس ایک بات کرنی ہے، نہایت اہم بات ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار صاحب! چلو ایک منٹ، ایک منٹ میں جی۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جی بلین ٹری کے حوالے سے یہاں کمیٹی بنی تھی، شوکت صاحب اس کے چیئرمین تھے، ہم نے دعوت دی تھی، وہ آئے تھے، آپ دیکھیں کہ اب بلین ٹری وہ نہیں ہے، ضرور موقع ملے گا لیکن اس کے ساتھ اور ظلم ہوا جو ہمارے لوگ وہاں سالہا سال صدیوں سے مختلف علاقوں میں چراگاہوں میں اپنے مال مویشی پالتے تھے، اب ان کو بند کر دیا گیا ہے، وہ لوگ کہاں جائیں گے؟ اب ان جنگلات میں وہ نہ درخت کھاتے ہیں، نہ ان کی بھینسیں یا گائے ہیں، وہ تو یہ چیزیں نہیں کھاتے لیکن ایک حکم ہے اوپر سے کہ بلین ٹری کو کامیاب کرنا ہے، لہٰذا اس کو بند کیا جائے، میری یہ گزارش ہے کہ ان کا متبادل جب تک انتظام نہیں ہوتا، ان پر پابندی نہیں لگانی چاہیئے اور ان کو Compensate کرنا چاہیئے، اس وقت تک جب تک ان کے لئے متبادل کوئی ذریعہ معاش کا انتظام نہ ہو سکے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا اور میں حکومت سے ان شاء اللہ امید رکھتا ہوں کہ اس پر عمل بھی کریں گے، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکرصاحب! مونږ ضمنی بجټ باندې به خبره کوؤ خو زه په دې حیران یم چې دیکښې ئے لیکلی دی، 2019 او 2020 ضمنی بجټ، د 2019 خو ټھیک شوه چې شپږ میاشتې شوې دی خو په 2020 کښې چې کوم ضمنی بجټ د پاره دی، دا شپږ میاشتې خو لاک ډاؤن وو او دا ټولې محکمې بندې وې نو څوک تلل راتلل، نه څه خرچه کیدله او نه څه کار شوے دے ځکه د ملک دا حالات دی، وائی چې ملک لاړو، Growth چې کوم دے، GDP growth چې دے، مائنس فور ته رسیدلے دے خو په 2020 کښې څنګه ضمنی بجټ تاسو پیش کړو، د دې څنګه ضرورت تاسو ته راغلو او بیا په هیلتھ کښې نشته چې په ایجوکیشن کښې هغه ټیچرانو ته تاسو پکښې څه پیسې نه دی ایښودې، ما ټول بجټ دوباره اوس په دې ټائم کښې پړهاؤ کړو چې هغه ټیچرانو ته پکښې نشته، کوم چې په Covid-19 کښې دے، دا کومه ایمرجنسی راغله او دا کوم آفت زمونږ په ملک باندې راغلو چې دوئ ته پکښې څه پیسې ایښودې شوې وې، په تیر شوې میاشتو کښې چې دوئ ته یا هغه کسانو ته کوم چې سفید پوشه خلق دی او هغوی ټیچران دی، نه خیرات اغستلے شی، نه احساس پروګرام کښې چاته لاس نیولے شی او هغه پرائیویټ ادارو کښې دی، په سکولونو کښې دی، په دیکښې داسې ډیر او د هغوی د کور د رزق درک نشته چې څه په دې ضمنی بجټ کښې تاسو په ایجوکیشن کښې هغوی له ایښودی وے نو ما به وئیلې وو چې او د دې د منظورئ به، مونږه ورته اووایو چې دا منظور کړه۔ بیا په پبلک هیلتھ کښې د څه ضرورت راغلے دے چې پبلک هیلتھ کښې مو دومره ایښودی دی، زراعت کښې څه راغلی دی، جنګلات کښې بلین ټری کومه سونامی راغلې وه، پیسې ولې بلین ټری نورې هم لګوی، که څه خبره وه په هغې کښې چې کومې ګیلې اوشوې، دا پوره نه وې چې تاسو پرې نورې اوکړې؟ داسې په انفارمیشن ټیکنالوجی کښې دی، په دې دغه کښې څه داسې دوئ ته راغلی دی، پیسې خرچ شوی دی په لاک ډاؤن کښې، ایکسائز کښې په کوم لاک ډاؤن چې دوئ خرچه کړې ده، ټریفک خو د سره بند وو نو هغې کښې دوئ ته څه راغلی دی، بی آر ټی چې بار بار تاسو پیسې ورکوئ، کوم

چې اسد عمر وئیل چې زه به ئے په چار ارب کښې جوړوم، د پنجاب هغه په نو او په دس ارب کښې جوړه شوې ده نو زه به ئے په چار ارب کښې، دا څنګه دا خو د کهرب نه هم اوپر خبره لاړه چې اوس ورته پکښې بیا تاسو بجټ ایښودے دے او داسې دې نورو محکمو ته هم ګورو، زراعت ته ئے ګورو چې 83 کروړ ئے ورکړی دی، زراعت داسې کومې کارنامې اوکړې چې دا شته غنم چې کوم وو، مونږه باندې د اوړو او آټه بحران راغلے دے، د چینو بحران په مونږه باندې راغلو، بیا دوئ ته څنګه د ضمنی بجټ ضرورت راغلو؟ جیل خانه جات په دې Coved-19 په 2020 کښې خو جیلونو نه او هر څه بند شوی دی، څوک ئے ورته لیږل نه نو هغوی ته داسې کوم کمے دے، د هغوی هغه پیسې پوره نه وی، ماته خو چې دا کومې محکمې په دیکښې دا دی، آخر کښې دا چار هزار روپئ ئے ورکړې چې چار هزار 120 روپئ دیګر د پاره، نو مطلب دا دے چې دا ئے صرف داسې په توک باندې ورته فګرز آؤټ کړی دی او بیا په دیګر کښې څلور زره شو، د دیګر مطلب څه دے؟ مطلب د دې دا دے چې دوئ ته اوس هم پته نشته چې کومې محکمې ته څه پکار دی خو ضمنی بجټ د دې ایوان نه دوئ دا پیسې منظور وی۔ جناب سپیکر صاحب! مونږه پاځو، دا یوه Formality دا کوؤ، ضمنی بجټ هم یوه Formality جوړه شوه، دا نه چې دا تبدیلی راغله او دا د وخت ضرورت راغلو یا تاسو د عوامو سره په دې سخته کښې اودریږئ خو نور هم ټول عمر مو اوکړه، د اووه کاله نه تاسو په دې صوبه کښې تبدیلی رانه وستله، د اووه کالو نه مو څه اونه کړل خو چې اوس هم خبره کوی نو تاسو ایم پی ایز او ستاسو خلق به وائی چې هغه نورو خلقو څه کړی دی؟ نور خلق خو کله تیر شوی دی، تاسو خپله اووایئ اووه کاله په دې صوبه کښې د یوې پارټۍ حکومت دے، یو جنریشن پرې راغی، یو جنریشن کښې چې ستاسو مکمل Change راغلے دے، څنګه چې مسلم لیګ (ن) لس کاله تیر کړل د پنجاب ټول سټرکچر ئے بدل کړے دے، ټول شکل ئے د لاهور بدل کړے دے، تاسو اوګورئ چې کوم کوم دغه دی چې تاسو په اووه کالو کښې په دې صوبه کښې کوم هسپتال جوړ کړے دے، تاسو ماته اووایئ چې تاسو دې هسپتالونو ته کوم فنډز ورکړل چې په هغې کښې تاسو نوی بیډونه راوستل، ټول خلقو ته دومره تکلیف

دے ، زمونږه عوامو ته هم تکلیف دے ، تاسو اوکتل چې هغه د بونړ کټونه او داسې په زمکو ئے تولا یانې اچولې دی او باهر ناست دی، ستاسو یو هاسپیټل کښې ستاسو اے سیز ټهیک نه دی، ستاسو صفائی خپله اوګورئ، کله نه کله په ایچ ایم سی اوګورو چې په ایمرجنسی کښې ټائلونه اولګوی او یو څو ورځې وی او په دویمه میاشت هغه بیا ټول هر څه لاړ شی۔ تاسو هغه د چلډرن وارډ اوګورئ، ګائنی وارډ اوګورئ او اوس چې کوم Covid-19 راغله، کوم حالات دی چې د سرکاری هسپتال نه چې کوم۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنډ اپ کړه کنه۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> خلق وائی چې د دې نه خو د مرګ ستنه راته وهی، په دې باندې مشهور شوی دی نو چې مخکښې به تاسو څنګه ځئ۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنډ اپ کړه میډم۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب! یوټائم راکړه چې مونږه خبرې اوکړو۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنډ اپ کړه، ټول خبرې کول غواړی، ټائم ټولو ممبرانو له به ورکړو، اوس هم ډیر آنریبل ممبرز پاتې دی، ټولو له مو یو شان ټائم ورکړے دے او ټولو له مو ورکړو جی، تاسو وائنډ اپ کړئ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب! بیا هم تاسو نه تپوس مونږه کوؤ چې زما دغه یو مین سوال دے ، بس دغه مو د منسټر صاحب نه هم سوال دے چې 2019 کښې چلو ټهیک شوه خو په 2020 کښې لاک ډاؤن وو او هر څه بند وو نو په 2020 کښې دا شپږ میاشتې د 2020 چې کوم ضمنی بجټ مو پیش کړے دے ، په لاک ډاؤن کښې په کوم ځائے کښې دوئ خرچ کړی دی، تاسو خو چې کوم دے ، بیا به زه نن په دریم او څلورم ځل په بجټ کښې وایم چې د پنشن او د دې سرکاری ملازمینو تاسو دس پرسنټ کوټه هم نه ده زیاته کړې او اخراجات مو هم ډیر زیات اوچت کړی دی، بیا په Last 2019 کښې تاسو د 63 years هغه کوم مو چې اووئیل، په 63 سال مو نوی تجربې هم اوکړې، هم هغه یوټرن شو چې په 63 سال به پنشن اخلی، هغه خلقو ته چې کوم تاسو ته په هغه ټائم کښې چې مونږه ستاسو مخالفت اوکړو چې ګورئ نوی کسان چې تاسو بهرتی کړئ، هغوی ته به

پچاس ھزار تنخواہ ورکوئ، کوم چې دا زاړہ کسانان دی دوئ تہ اوس دوہ لاکھہ او درې لاکھہ تنخواہ ورکوی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو میڈم، ډیرہ مھربانی جی، تھینک یو ویری مچ۔ جناب لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر! مجھے آج سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے اس پوری ترتیب کو کس طرح الٹ دیا؟ جب ہماری اسمبلی سے پہلے جو میٹنگز ہوئی تھیں اور ہمارے ساتھ منسٹرز بھی بیٹھے تھے، جناب سپیکر صاحب بھی بیٹھے تھے، ہم نے ایک طریقہ کار طے کیا تھا،اس میں ترتیب جو تھی وہ آپ نے اپنی مرضی سے بالکل الٹ ڈالی ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب!اس کا میں جواب دوں،آپ نے کہہ دیا،اب میرا جواب آپ سن لیں۔

جناب لطف الرحمان: میری بات تو سن لیں جی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے سٹارٹ میں یہ کہہ دیا تھا کہ تمام آنریبل ممبرز سے کہ ہمیشہ آپ کی پارٹی کے لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ ہمارے پارلیمانی لیڈرز جو ہیں وہ بات کر لیتے ہیں اور ہمیں موقع نہیں ملتا تو میرے پاس جس Sequence سے نام لکھے گئے تھے، جس Sequence سے تو میں نے اس Sequence کو Follow کیا ہے اور اس Sequence سے جس ممبر کا نام آتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس ٹائم میرے خیال میں آپ نہیں تھے جس وقت ہم نے سیشن سٹارٹ کیا تھا،آپ موجود بھی نہیں تھے۔

جناب لطف الرحمان: میں دو بجے سے بیٹھا ہوں،آپ کا سیشن تین بجے سٹارٹ ہوا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ہال میں تو آپ نہیں تھے۔

جناب لطف الرحمان: میں دو بجے چیئر پر بیٹھا ہوا تھا،تین بجے آپ نے سیشن سٹارٹ کیا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب میں نے سٹارٹ کیا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے کیا کہا تھا؟

جناب لطف الرحمان: نہیں، میں یہاں پر بیٹھا تھا اور آپ نے کہا کہ پارلیمانی لیڈرز بات کرتے ہیں،اس دفعہ ہم دوسرے ممبران کو موقع دیتے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، بالکل جی۔

جناب لطف الرحمان: میں نے اس وقت اعتراض نہیں کیا کیونکہ ممبران سوچیں گے کہ ہمیں موقع نہیں دیا جاتا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب لطف الرحمان: لیکن ایک ترتیب ہوتی ہے جو ترتیب ہماری طے تھی تو اس ترتیب کے مطابق چلنا تھا، اب جو تقریر اپوزیشن لیڈر کی تھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں جی قانوناً کوئی ترتیب ہے نہیں کہ فلاں بات کرے گا اور یہ، لیکن میں نے تمام آنریبل اپوزیشن ممبرز کو ٹائم دیا ہے، تمام آنریبل اپوزیشن ممبرز کو۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب! روایات ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Even میں نے اپنے ایم پی ایز کو جو ہمارے گورنمنٹ سائڈ کے ہیں، ان کو بھی ٹائم نہیں دیا۔

جناب لطف الرحمان: روایات جو ہوتی ہیں، میں نے تو آج اپوزیشن لیڈر کی جگہ پر تقریر کرنی تھی اور پارلیمانی لیڈر کی طرف سے شروعات یہاں سے ہونی تھیں تو پھر وہ ترتیب جیسے بھی آپ چلاتے ہیں لیکن آپ نے بالکل اس کو الٹ کرکے، آپ آخر میں ہمیں موقع دے رہے ہیں کہ آپ بات کریں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ تقریر آپ کو دے رہے ہیں۔

جناب لطف الرحمان: بہرالحال میں، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کے حوالے سے ہمارے تمام ممبران نے تفصیل کے ساتھ باتیں کی ہیں اور Rule 124 کے حوالے سے اس کو استعمال کرنا اور اس کے تحت ضمنی بجٹ بنانا، اس حوالے سے بھی تمام ممبران نے بات کی ہے اور اس کی ضرورت ہوتی ہے، نااہلی کی وجہ سے آپ اس کو استعمال کرتے ہیں، اس پر بھی تفصیل سے بات ہوئی ہے اور حکومت کی نااہلی، اس کی معاشی ٹیم کی، نااہلی اس حوالے سے بھی تفصیل سے باتیں ہوئی ہیں اور جو بجٹ آپ کا تھا اس حوالے سے بھی ہم نے باتیں کی ہیں کہ وہ کیوں آپ کی جو اپنی رقم تھی آپ اس کو خرچ نہیں کرسکے اور ضمنی بجٹ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ ضمنی بجٹ جو ضرورت کے مطابق اگر ناگہانی آفات آتی ہیں تو اس حوالے سے استعمال ہوتا ہے اور Rule 124 کو Used کیا جاتا ہے لیکن یہاں ایک روٹین بن گئی ہے، اس حوالے سے بھی ہمارے ممبران نے بھی بات کی ہے۔ میں اخراجات جاریہ کے حوالے سے جو آپ کی پوری تفصیل ہے، میں اس حوالے سے پوری تفصیل، ہمارے تمام ممبران نے بیان کی ہے، میں

اس میں سے ایک چیز کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ بیس نمبر پر جو دیگر کے حوالے سے لکھا گیا ہے، دیگر کے حوالے سے اور اس میں چار ہزار گیارہ سو بیس روپے جو رکھے گئے ہیں، چار ہزار گیارہ سو بیس روپے، یہ چار ہزار گیارہ سو بیس روپے Token money کے طور پر جو یہاں پر رکھی گئی ہے اور بنیادی طور پر یہ جو ہیرا پھیری ہے اور بعد میں یہ اربوں میں یہ چیز چلی جاتی ہے، اربوں روپے کا پراجیکٹ ہوتا ہے جس پر اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں، اس میں Re appropriation کی جاتی ہے، اس وقت ممبران کی آنکھوں میں بھی دھول جھونکی جاتی ہے، ہم Token money کے طور پر یہاں پر پیسے رکھتے ہیں لیکن چار ہزار گیارہ سو بیس روپے نہیں ہیں بلکہ یہ اربوں روپے ہیں۔ جناب سپیکر! اس میں جو دوسری بات ہے، اس حوالے سے میں ذکر کروں گا جس میں ذکر ہے، اس پی ایس ڈی پی کے حوالے سے جس پر 26 ارب 55 کروڑ اور تین لاکھ 99 ہزار 101، تو یہ جو پی ایس ڈی پی کے حوالے سے اخراجات کے ضمنی بجٹ میں آپ کو کیوں ضرورت پڑی ہے؟ یہ تو بنیادی طور پر آپ کو مرکز نے فنڈ دینا تھا، پی ایس ڈی پی سے آپ کو پیسے ملنے تھے لیکن آپ کی حکومت کی نااہلی کی وجہ سے کمزوری کی وجہ سے آپ پی ایس ڈی پی سے پیسے نہیں لے سکے اور آپ کو مرکز نے ہری جھنڈی دکھا کر آپ کو کہا ہے کہ آپ اپنی طرف سے خود استعمال کریں اور اس کے لئے آپ خود انتظام کریں جس کو آپ ضمنی بجٹ میں لے کر آپ اس کے اخراجات یہاں اسمبلی سے منظور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! اگر ہم تمام یہاں پر چیختے ہیں، یہاں ہمارے پارلیمانی لیڈرز نے بہت ساری باتیں کی ہیں، ہمارے صوبے کے حقوق کے حوالے سے بات کی ہے، بجلی رائیلٹی کے حوالے سے بات ہوئی ہے، گیس کی رائیلٹی کے حوالے سے بات ہوئی ہے اور بجلی کے فرسودہ سسٹم جس سے آپ کو بجلی فراہم کی جاتی ہے، اس حوالے سے بھی باتیں ہوئی ہیں لیکن اپوزیشن آپ کو کہتی ہے کہ ہم حکومت کے ساتھ کھڑے ہو کر ہم اپنے حقوق مرکز سے لینا چاہتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتے ہیں (تالیاں) لیکن آپ ہمارے اس جذبے کو جو اس صوبے کے لئے ہے، اس صوبے کے عوام کے لئے ہے، اس کو آپ قبول نہیں کر رہے ہیں، الٹا جو کمزوریاں آپ کی ہیں ہم بیان کرتے ہیں، اس پر آپ ناراضگی کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ آپ کی مرکزی حکومت پی ٹی آئی کی حکومت ہے اور پی ٹی آئی کی حکومت ہوتے ہوئے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں نے پچھلے دنوں بھی اس میں جب تقریر کی تھی تو اٹھارہویں ترمیم کے حوالے سے میں نے بات کی تھی کہ جو اٹھارہویں ترمیم، جو حق ہے ہم نے اختیارات صوبوں کو منتقل کئے تھے، آپ کی مرکزی حکومت ان اختیارات کو بھی چھیننا چاہتی ہے، غصب کرنا چاہتی ہے جو ہم کسی بھی

صورت میں (تالیاں) ان کو نہیں دیں گے۔ جناب سپیکر! یہ دو باتیں بجٹ کے حوالے سے جو میں نے کی ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں جو Technically میں نے اس کو آپ کے سامنے رکھا ہے، ایوان کے سامنے رکھا ہے، ممبران کے سامنے رکھا ہے کہ یہ ہماری حکومت کی کمزوری ہے، نااہلی ہے، جو بھی آپ اس کو نام دیں وہ نام اس پر Fit کیا سکتا ہے لیکن وہ مرکز سے اپنا حق، جو ان کی اپنی حکومت ہے وہ دینے کو تیار نہیں ہے۔ جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا صوبہ بھی اس وقت قرضے لینے پہ آیا ہے، یعنی ہمارا یہ غریب صوبہ اس وقت قرضہ لیتا ہے، سود کے اوپر قرضہ لیتا ہے پھر اس سود کو ادا کرنا پڑتا ہے، سود کے اوپر سود آتا ہے اور ہم اس کو ادا کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! جہاں ہمارا دارومدار مرکزی حکومت کے محصولات پر ہوتا ہے، وہاں ہم اپنے قرضے لے رہے ہیں اور اس پر سود در سود چڑھ رہا ہے، اس سود کو ہم نے صوبے کے عوام نے اور صوبے نے اس کو Pay کرنا ہوتا ہے۔ جب ہماری حکومت تھی تو ہم نے خیبر بینک کو لون دیا تھا، ہم نے فارن ایکسچینج وہاں پر ہم نے انویسٹ کیا باقاعدہ صوبے کی طرف سے اور صوبے نے کما کر دیا لیکن آج کی صورتحال یہ ہے کہ ہم قرضے لے رہے ہیں اور سود در سود پر لے رہے ہیں، سود ہمیں Pay کرنا ہے، اس عوام نے Pay کرنا ہے۔ جناب سپیکر! جہاں ہماری حکومت کو یہ سوچنا چاہیئے تھا کہ ہم اپنے صوبے کو پاؤں پر کیسا کھڑا کر سکتے ہیں، ہم معاشی طور پر پورے پاکستان میں بہتر صوبہ کیسے بن سکتے ہیں؟ تو وہاں ہماری صورتحال یہ ہے کہ ہم اپنے وسائل کو بھی اور جو وسائل ہمارے صوبے کے ہیں، ایسے وسائل شاید کسی دوسرے صوبے میں نہیں ہیں، پانی سے ہم مالامال ہیں، معدنیات سے ہم مالامال ہیں لیکن آج تک ہم اس کے لئے کوئی بہتر پالیسی نہیں بنا سکتے، ہم مرکز سے اپنے پانی کا حق وصول نہیں کر سکے، معدنیات کے حوالے سے ہم نے آج تک ایسی کوئی پالیسی نہیں بنائی جو پچھلی حکومت کے دوران تین سال تک ہم اپنی پالیسی نہیں دے سکے، آج بھی ہم اس میں پھنسے ہوئے ہیں کہ ہم لوگوں کو لیز پر معدنیات نہیں دے سکے، اس کو پروان نہیں چڑھا سکتے، اپنے صوبے کو ہم نے جو رقم دی جو پورے صوبے کو چلا سکتی ہے، اس کو ہم اوپن نہیں کر سکتے، دنیا کے سامنے نہیں لا سکتے، اس کو ہم دنیا کی مارکیٹ میں نہیں لا سکتے کہ ہم دنیا کی مارکیٹ میں بیچ سکیں، ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اس صوبے کو اپنے پاؤں پر کھڑا کریں، اس طرف ہمیں دھیان دینا چاہیئے، ہم اس طرف سوچیں، ہمارے جو ذخائر ہیں، ان پہ جو ہمارا مرکز پر حق بنتا ہے وہ حق ہم صوبے کے لئے وصول کریں۔ میں نے پچھلے دنوں بھی بات کی تھی، میاں نثار گل بیٹھے ہیں، ہمارا پورا یہ سدرن ڈسٹرکٹس کا جو آدھا ایریا ہے وہ احتجاج پر تھا، سڑکوں پر تھا، تب جا کے حکومت ان کے ساتھ بیٹھی

ہے اور معاملات طے کئے کہ وہ ہم اپنا صوبہ اپنے ان اضلاع کو وہ حق نہیں دے رہے تھے تو لہذا ہمیں سوچنا چاہیئے اس حوالے سے بھی کہ ہم کس طریقے سے اپنے علاقوں کا حق بھی نہ ماریں، مرکز سے بھی اپنا حق وصول کر سکیں اور پورا صوبہ بھی چلا سکیں لیکن اس پہ ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے تمام فاٹا ممبران جو ہیں انہوں نے آج یہاں پر اپنے حقوق کا رونا رویا ہے تو یہ رونا جب Merged نہیں ہوا تھا یہ علاقہ تو یہ رونا کبھی بھی فاٹا کے ممبران نے نہیں کیا تھا لیکن آج اس صوبے کے ساتھ Merge ہونے کے بعد یہ تمام ان کے حقوق کی بات جو یہ کر رہے ہیں، ان کو وہ حقوق نہیں مل رہے تو آیا ہم نے جب اس حوالے سے بات کی تھی تو ہم نے جب Merger کے خلاف بات کی تھی تو وہ سیاسی لحاظ سے ہم نے کی تھی اور ہم نے کہا تھا کہ وہاں پر لوگوں سے پوچھا جائے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ لوگوں سے آپ ووٹ لیں، لوگوں سے آپ ریفرنڈم کے ذریعے ووٹ لیں کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں Merge کریں صوبے کے ساتھ یا وہ اپنا صوبہ بنانا چاہتے ہیں؟ جناب سپیکر! دونوں باتیں آپ ان کے سامنے رکھیں اور پھر جا کر آپ ان سے ووٹ لیں، جو فیصلہ عوام کریں گے وہ سارے پاکستان کو نہیں بلکہ پوری دنیا کو وہ قبول ہوگا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا، ہم نے ایک بہت بڑی سیاسی غلطی کی اور یہ وقت بتائے گا کہ یہ سیاسی غلطی ہوئی ہے لیکن ہم نے پاکستان کی بہتری کے لئے بات کی تھی، ہماری پارٹی کا موقف تھا تو پاکستان کی بہتری کے لئے تھا، وہاں کے عوام کی بہتری کے لئے تھا، آج اگر وہاں کے عوام کو حقوق نہیں مل رہے تو پھر یہ ہمارے صوبے کی حکومت کی سب سے بڑی کمزوری ہوگی، آج ہم وہ جو این ایف سی کے حوالے سے 33 فیصد ان کو ملنا تھا وہ ہم ان کو نہیں دے سکتے، سو ارب سالانہ دینا تھا وہ ہم ان کو نہیں دے رہے اور ان کو اٹھانا تھا، اس علاقے کو سیٹلڈ علاقے کے برابر لانا تھا، آج تک ہم اس میں ایک ذرہ برابر بھی اس میں پیش رفت نہیں کر سکے۔ دوسری بات یہ ہے، کل بھی پولیس کے حوالے سے بات ہوئی، جو واقعات رونما ہوئے اور Recently جو واقعہ رونما ہوا جس سے ہماری پوری قوم کا سر شرم سے جھک گیا ہے اور جو سفاکانہ عمل ہوا ہے، اس پر پورے محکمے کی بدنامی ہوئی ہے اور پھر ہمارے ممبران نے یہاں پر اس حوالے سے بات کی، ہم نے پولیس ایکٹ یہاں پر بنایا تھا، اس کو پاس کیا تھا، بابک صاحب نے بھی اس پر تفصیل سے بات کی، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں واقعتاً اور سلطان خان نے کل بات کی تھی، اس کے لئے ہمیں سپیشل اجلاس میں دوبارہ اس پر ڈسکشن ہونی چاہیئے اور تفصیلاً ہمیں اس پر بات کرنی چاہیئے، ہمیں واپس اس کو Revisit کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! ایک بنیادی بات ہے کہ اگر فورس کو چاہے وہ پاکستان کے لیول پر ہو، چاہے صوبے

کے لیول پر ہو، چاہے ضلع کے لیول پر ہو، جب تک اس کو Civilian لوگوں کے ماتحت نہ کیا جائے، اس فورس کو نہ چلایا جائے تو وہ فورس کبھی بھی اس ملک، ضلع اور صوبے کو نہیں چلا سکتی، وہاں پر Civilian لوگوں کا ہونا ضروری ہوتا ہے اور ہر چیز کی اپنی ایک ٹریننگ ہوتی ہے، اس میں پولیس کی اپنی جگہ پر ٹریننگ ہے، فورس کی اپنی جگہ پر ٹریننگ ہوتی ہے، اس نے کس طرح استعمال ہونا ہے اور اس کو آرڈر دینے کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ Civilian لوگ اس کو چلائیں، جب تک Civilian لوگ اس کو نہیں چلائیں گے تب تک آپ اس سے خاطر خواہ نتائج نہیں نکال سکتے۔ جب انہوں نے خود فیصلے کرنے ہوتے ہیں، جب اختیارات آپ ان کو تفویض کرتے ہیں اور وہ اختیارات انہوں نے استعمال کرنے ہیں تو پھر آپ سمجھ لو کہ آپ کا سسٹم اس سے چل نہیں سکتا، پھر اس طرح کے معاملات رونما ہوں گے، لہذا ہمیں دوبارہ اس پر تفصیلاً بات کرنی چاہیئے اور Revisit کرنا چاہیئے اس پورے معاملے کو اور اس پر تفصیلاً تمام ایوان کو بات کرنی چاہیئے، ہمیں دوبارہ جا کر اس پر از سر نو اس کا جائزہ لے کر اس کی جو بھی خامیاں ہیں، ان کو ہم دور کریں تب جا کر ہمارے یہ معاملات چل سکیں گے۔ ابھی آپ یہاں پر ہمارے ایک ممبر نے بات کی وہ خیبر کا جو واقعہ ہوا جس میں ایک بندہ شہید ہوا، اس کو قتل کیا گیا، اس کا کوئی پتہ نہیں چلا کہ کس نے اس کو قتل کیا؟ اس پر احتجاج ہو رہا ہے، یہاں پر کل وہ ایس پی کے حوالے سے ذکر ہوا، اس کو آج تک ہم معلوم نہیں کر سکے، آج یہ واقعہ ہوا ہے، یہاں پر ممبران نے دوسرے واقعات کا ذکر کیا ہے، جو قتل کئے گئے لیکن آج تک اس کا معلوم نہیں ہو سکا، لہذا ہمیں ایک قوم بننا ہے اور ہم نے ترقی کرنی ہے، ہم نے دنیا کی صف میں شامل ہونا ہے تو ہم اس طرح کے حالات کی طرف چلیں گے تو یہ ملک نہیں ہوتے، اس طرح ملک نہیں چلا سکتے اور نہ اس طرح صوبے چلا کرتے ہیں، لہذا ہمیں ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم سنجیدگی سے اس پر بات کریں۔ ابھی پرسوں جب میں نے بات کی اس بی آر ٹی کے حوالے سے تو کامران بنگش جو ہیں وہ جذباتی ہو گئے، جناب سپیکر! جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ نہیں بن سکا، کتنے سالوں میں بنا اور ہم نے چھ مہینے کے بجائے اگر اڑھائی سال گزر گئے تو کیا ہوا اور وہ جذباتی انداز میں اس نے جو باتیں کی ہیں، ہم نے تو بات کی تھی کہ اس کی ڈیزائننگ کیسی ہوئی تھی، اس پراجیکٹ کی لاگت کیا تھی سٹارٹ میں اور پھر بعد میں اس کی لاگت کیا تھی، اس کی ڈیزائننگ میں کیا خرابیاں تھیں کہ جس کو آئے روز آپ اس کو توڑتے ہیں اور نئے سرے سے اس کو بناتے ہیں؟ ابھی Recently رمضان شریف میں پل توڑے گئے اور دوبارہ ان کو بنایا گیا، یہ ہم نے تو اس کی ڈیزائننگ پر بات کی تھی کہ آخر ان سے پوچھا جائے کہ ڈیزائننگ

کس نے کی تھی، اس کی کوئی انکوائری ہو گی، اس کی کوئی پوچھ گچھ ہو گی کہ پتہ چلے کہ آکر خرابی کہاں تھی، کن کی غلطیاں تھیں، کیا ہوا تھا، کس وجہ سے ہماری اس قوم کا پیسہ وہ ضائع ہوا کہ توڑو اور پھر بناؤ، یہ ڈیزائننگ کہاں کی ڈیزائننگ ہے؟ آج آپ مجھے بتائیں کہ دو سال ہو گئے ہیں کہ بسیں کھڑی ہیں اور وہ دھوپ کی وجہ سے یہ بسیں جو ہیں وہ تقریباً گل سڑ گئی ہیں، ان کے ٹائروں کا کیا ہو گا، ان کی Maintenance کے اوپر جو پیسے آئیں گے وہ اضافی پیسے آپ کو دینے ہوں گے، اس حوالے سے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی بھی بات کرتے ہیں تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم بہتری کی طرف کیسے جا سکتے ہیں؟ ہم اگر تنقید بھی کرتے ہیں تو وہ مقصد بنیادی یہ ہوتا ہے کہ وہ تنقید کی بنیاد اس پر ہو کہ اس کو بہتری کی طرف لے جا سکیں، ہم اس صوبے کو بہتری کی طرف لے جا سکیں، صوبے کے عوام، صوبے کے لوگ، یہ صوبہ کس طرح آگے ترقی کر سکتا ہے، اس پر ہم Participate کرتے ہیں، آپ کو بتاتے ہیں، آپ پر تنقید کرتے ہیں، تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کہاں پر ہم نقصان کو کس طریقے سے دور کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر! جاتے جاتے میں آخری بات کروں گا، اس پر پچھلی حکومت نے ہمیں ایک فی میل کالج دیا تھا تحصیل ہیڈ کوارٹر میں، اس کی Land Acquisition بھی ہوئی تھی لیکن آج تک وہ کالج نہیں بنا، شاید میرے خیال میں پچھلے سات سالوں میں میرے حلقے میں دو پرائمری سکول بڑی مشکل سے بنے ہیں، یہ صورتحال ہے آپ کی پوری حکومت میں، اگر آپ اس کی مناسبت سے پورے صوبے کو دیکھیں تو آپ کو سمجھ میں آتا ہے کہ ہم نے کتنے کالج بنائے ہیں، کتنے سکول بنائے ہیں، ایجوکیشن میں ہم کتنے آگے گئے، کس طرح ہم نے ایمرجنسی لگائی؟ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا، کس طرح یکساں نظام تعلیم ہم نے رائج کر دیا اور کس طریقے سے ہم نے انگلش اور اردو سب کو برابر کر دیا؟ بہر حال باتیں تو بہت تھیں لیکن میں بس اس پر اختصار کرتا ہوں، آپ نے ٹائم دیا، ٹائم پر میں نے تفصیل سے بات کی۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ خان صاحب!

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب! میں مختصر بات کروں گا، مجھے پتہ ہے کہ حکومت کے وزراء اور ممبران کے جو Nerves ہیں، اعصاب جواب دے چکے ہیں اور وہ ایوان سے نکلتے جا رہے ہیں، ایوان خالی ہے، گیلریز بھی خالی ہیں، افسران کی گیلریز بھی خالی ہیں، اس لئے میں مختصر بات کروں گا۔ ضمنی بجٹ جو ہے اس کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ یا حکومت سال کے دوران کوئی ایمرجنسی ہو جاتی ہے یا فنانشل

ڈسپلن ہوتا ہے، میرے خیال میں توCovid Relatedاس میں کوئیExpenditureاس بجٹ کے اندر مجھے نظر نہیں آرہا ہے، یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے ہیں، البتہ فنانشل ڈسپلن ہوتا ہے، گوکہ اس کے لئے آئین کے اندرCover موجود ہے،Rule 124کے مطابق ضمنی بجٹ آسکتا ہے، یہ جو آئین کے اندر آرٹیکل 120 سے لے کر آرٹیکل 125 تک جوClausesہیں وہ ہمارے صوبے کے اندر جو فنانشل معاملات ہیں، ان کو ریگولیٹ کرتی ہیں، اس کے حوالے سے تفصیلی چیزیں بتاتی ہیں، ہمارے مرکز کے ساتھ جوRights کے معاملات ہیں وہ آرٹیکل 158، 159، 160 اور آرٹیکل 163 یہ ہمارے Rights جو ہیں وہ Determineکرتے ہیں۔ اصل مسئلہ جو میں نے اپنی بجٹ سپیچ کے اندر، جنرل بجٹ سپیچ کے اندر کہا تھا، میں اس کو دوبارہRepeatکروں گا کہ آرٹیکل 119 کے تحت یہ جو ایکٹ لانا ہے، آپ کو فنانشل مینجمنٹ ایکٹ لانا ہے، وہ فیڈرل گورنمنٹ میں 47 سال بعد پاس ہو چکا ہے، جب تک آپ اس کو Introduceنہیں کریں گے، یہ جو پارلیمنٹری سکروٹنی ہے، یہEnsureنہیں ہو گی۔ یہ جو بجٹ کے اندر جو ضمنی فگرز آتے ہیں یہ کیسے تیار ہوتے ہیں، کہاں تیار ہوتے ہیں، کیسےReappropriateہوتے ہیں، کس حلقے میں جاتے ہیں؟ اس کی کوئی تفصیل، آپ کی ایک ایک چیز کی تفصیل میں نے وائٹ پیپر اور آپ کے جو ضمنی بجٹ کی پوری کتاب ہے، ڈاکومنٹ ہے، وہ بھی پڑھی ہے اور یہ سپیچ بھی، اس میں کوئی تفصیل نہیں ہے، یہ تقریر جو ہے، میں نے دس سال کی تقریریں اٹھا کر دیکھی ہیں، اس میں اردو کے وہی الفاظ ہیں، آپ دیکھ لیں، کوئی بھی آپ میں سے یہ کتاب دس بارہ سالوں کی اٹھا کر دیکھ لیں، یہی الفاظ ہیں جو آپ کی بیوروکریسی کے لوگ لکھ دیتے ہیں اور آپ اس کو طوطے کی طرحRepeatکرتے ہیں، تو سچی بات یہ ہے کہ یہ ضمنی بجٹ جو ہے، جب ایمرجنسی نہ ہو تو یہ فنانشل ڈسپلن ہے اور یہ تبھی ختم ہو گا جب پارلیمنٹری سکروٹنی کوEffectiveبنایا جائے اور وہ تبھی ہو گا جب آپ آئین کی دفعہ 119 کے تحت جو فنانشل مینجمنٹ ایکٹ ہے وہIntroduceکریں گے، میں یہ چاہوں گا کہ جو بھی تقریر کرے گا وہ ہمیں Dateبتادیں،Cut-off dateبتادیں کہ کب تک وہ ایکٹ لا رہے ہیں؟ 47 سال ہو گئے ہیں، مرکز کے اندر 47 سال بعد پاس ہوا ہے، آپ صوبے کے اندر کب لا رہے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب! میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بجٹ کے اندر یہ کہا ہے کہ جو آپ کا جنرل بجٹ تھا، مین بجٹ تھا، اس میں آپ نے وائٹ پیپر کے اندر این ایف سی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جو 2017 کاCensusہے، اس کے مطابقCalculationنہیں ہو رہی ہے، مطلب آپ فیڈرل گورنمنٹ سے یہ بات کیوں نہیں اٹھاتے

ہیں؟ وہاں آپ کی حکومت ہے، ادھر آپ کی حکومت ہے، فنانس منسٹر صاحب نے اپنی بجٹ سپیچ میں اتنے اہم نکتے کو Ignore کر دیا کہ 2017 کا جو Census ہوا ہے، اس کے مطابق آپ کو پتہ ہے کہ ہماری آبادی اوپر چلی گئی ہے اور 'مرجڈ' ایریاز کے ساتھ ہماری آبادی مزید بڑھ گئی ہے، یہ جو فگرز ہیں، اس کا جو Accumulative effect ہو گا، بھئی آپ نیا این ایف سی نہیں کرا رہے ہیں، مجھے پتہ ہے وہ بالکل آپ کی حکومت میں نیا این ایف سی نہیں ملے گا، آپ نیا این ایف سی نہیں دے رہے ہیں لیکن پرانے این ایف سی کے اندر تو خدارا یہ فگرز درست کریں، یہ Calculation آپ 2017 کے Census کے مطابق کریں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارے بادشاہ صالح صاحب بیٹھے ہوئے تھے، میرے منہ کو دیکھ رہے تھے کہ آپ اس بات کے اندر مجھے سپورٹ کریں، آپ نے یہاں ٹورازم کے حوالے سے بات لکھی ہے، ٹورازم کو آپ نے اضافی پیسے دیئے ہیں، انہوں نے کمراٹ کی بات کی، کمراٹ کو ڈیویلپ کرنے کی بات ہم سب کہہ رہے ہیں کہ آپ کمراٹ کو ڈیویلپ کریں، کمراٹ کے لئے کوئی ماسٹر پلان بنا دیں، کمراٹ کے لئے کوئی ماسٹر پلان حکومت کی طرف سے اور ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نہیں ہے یا جو کمراٹ کا Eco environment ہے وہ تباہ اور خراب ہو رہا ہے، کمراٹ آئندہ آٹھ دس سال کے اندر جو بے ہنگم وہاں لوگ جا رہے ہیں جس طریقے سے بے ہنگم ڈیویلپمنٹ ہو رہا ہے وہ ڈیویلپ نہیں ہو گا اور جو لوکل لوگوں کے Rights ہیں وہ اگر آپ چھیننے کی کوشش کریں گے تو آپ کو مسئلہ ہو گا، یہ بات اس نے مجھے بتا دی کہ آپ بھی اپنی طرف سے کر دیں، میں چونکہ اس حلقے کا نہیں ہوں، میرا گھر اس سے چار پانچ گھنٹے کے فاصلے پر ہے لیکن میں اس کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ آپ اگر کمراٹ کے لوکل لوگوں کے Rights کو ہڑپ کریں گے کسی قانون کا بہانہ بنا کر تو وہ آپ کو اس کے نتیجے میں بدامنی ملے گی، وہاں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ ایم پی ایز حضرات بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ایم پی ایز ہاسٹل کی بھی کوئی بری حالت ہے، آپ خود ادھر ان چیزوں کو ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں اس کو آپ ریگولیٹ کرتے ہیں، آپ کے ہاتھ میں ہے، بہت سے ایم پی ایز نے مجھے کہا کہ آپ ہاسٹل کی بات کریں، میں خود ایم پی ایز ہاسٹل میں نہیں رہتا ہوں لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ بہت بری حالت ہے۔ یہ اسمبلی کا جو سٹاف ہے، آپ کا جو بجٹ ہے، بڑا Smoothly آپ کا یہ سیشن چلا، اپوزیشن کے ساتھ وہ تلخی آپ کی نہیں رہی اور اپوزیشن نے آپ کے ساتھ بہت زیادہ گزارہ اس مرتبہ کیا ہے، سچی بات یہ ہے کہ گزارہ ہمیشہ حکومتیں کرتی ہیں لیکن اپوزیشن نے آپ کے ساتھ گزارہ کیا ہے، اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو اسمبلی کے ملازمین ہیں،

ان کی یہ ڈیمانڈ ہے کہ جس طرح باقی بجٹ کے اندر ان کو اضافی Honoraria ملتا ہے اور باقی جو ٹریڈیشن ہے، اس کے مطابق ہمیں بھی وہ دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا، ویسے میں نے اپنا نام نہیں دیا تھا اور میں نے آخر میں اپنا نام دے دیا لیکن ظاہر ہے رولز جو ہیں وہ میں نے چیک کئے، میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے خوشدل خان صاحب سے Consult کیا، وہ Lawyer ہیں، ڈپٹی سپیکر رہے ہیں اور میں نے رولز آف بزنس بھی پڑھے کہ یہ رولز آف بزنس مجھے کہیں اس سے تو نہیں رکواتے کہ میں بات نہیں کر سکتا ہوں، آپ کی ترتیب میں بالکل میں Bottom پر ہوں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، وہ ظاہر ہے جس نے پہلے نام دیا ہے وہ درست ہے لیکن رولز کے مطابق میں بات کر سکتا ہوں، اس وجہ سے میں نے بات کر لی۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ عنایت صاحب! آپ نے بھی بات کی، دو تین ایم پی ایز نے پہلے بات کی، ہمارا اسمبلی سٹاف جو Honoraria کی بات کر رہا ہے، یہ بات آپ میرے ساتھ میرے چیمبر میں بھی کر سکتے ہیں، میں نے اپنے سینیئر تمام سٹاف وغیرہ سے ایک بات پوچھی، انہوں نے کہا کہ ایسی کوئی بات ہم نے نہیں کی ہے کہ ہمارے لئے آپ اعزازیہ کی بات کریں، تھینک یو۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ!

محترمہ عائشہ بی بی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب! آپ کا کہ آپ نے مجھے موقع دیا کیونکہ ٹائم کم ہے، میں جلدی جلدی کچھ باتیں آپ سے ڈسکس کرنا چاہوں گی۔ سب سے پہلے تو میں صوبائی حکومت کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے ہمیں پہلی دفعہ سابقہ فاٹا کا بجٹ پیش کیا، جناب سپیکر! کے پی کے حکومت کا ایک متوازن بجٹ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کے پی کے آپ نہ بولیں، خیبر پختونخوا بولیں یا کے پی بولیں، یہ کے پی کے نہیں ہے۔

محترمہ عائشہ بی بی: جی کے پی، خیبر پختونخوا حکومت کا ایک متوازن بجٹ پیش کرنا یہ ایک خوش آئند بات ہے جس میں غریب طبقے کا، عوام کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب! آپ ماسک پہن لیں۔

محترمہ عائشہ بی بی: جناب سپیکر! میرا تعلق چونکہ ضلع مہمند سابقہ فاٹا سے ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فیصل زیب صاحب، ماسک پہن لیں۔

محترمہ عائشہ بی بی: اور ترقی کے لحاظ سے وہ بہت پیچھے ہے تو میں وہاں کے مسائل کے بارے میں یہاں پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! پچھلے سال سابقہ فاٹا کے لئے جو رقم مختص ہوئی تھی وہ حصہ ہمیں پورا نہیں

ملا، اس سال چونکہ سابقہ فاٹا کے لئے 183 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ ایک بہت اچھی بات ہے، میں گزارش کروں گی کہ یہ حصہ فاٹا کو ہی جانا چاہیئے کیونکہ میرا تعلق ضلع مہمند سے ہے، میں وہاں کے مسائل کے بارے میں یہاں پر بات کروں گی۔ جناب سپیکر صاحب! میں آتی ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! یہ ضمنی بجٹ ہے، اگر آپ نے ضمنی بجٹ پر بات کرنی ہے تو بالکل کر سکتی ہیں، اس لئے کہ ضمنی بجٹ ہے، باقی بعد میں ہمارے جو سیشن ہوتے رہیں گے، آپ اپنے حلقے کے حوالے سے بات کر سکتی ہیں۔

محترمہ عائشہ بی بی: سر! اس طرف آتی ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور میں تمام آنریبل ممبرز کو جو ٹائم دے رہا ہوں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! یہ ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ وہ اپنے علاقے کی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں، آپ نے اپنی باری پر بات کر لی ہے، ابھی آپ یہاں پر نہ بولیں، ہر چیز میں آپ اٹھ جاتی ہیں، آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ عائشہ بی بی: ضلع مہمند کے لئے سپیشل پیکج رکھا جائے کیونکہ ہمارا جو ضلع مہمند ہے وہ ترقی کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے اور وہاں پر بنیادی سہولتیں جو ہیں، جیسا کہ پانی، صحت، تعلیم، بجلی، گیس نہ ہونے کے برابر ہیں، وہاں پر ہمارے لوگوں کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، میں سب سے پہلے تعلیم کے بارے میں بات کروں گی یہاں پر کیونکہ تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے، تعلیمی ادارے نہیں ہیں، لوگ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن وہاں پر ادارے نہیں ہیں، میری تین جو وہاں پر تحصیل ہیں، انبار، خویزئی، بائی زئی، وہاں پر فی میل کو تو چھوڑیں وہاں پر تو میل کے لئے بھی ہائی سکول نہیں ہے، ایسے علاقے بھی ہیں کہ جہاں پر پرائمری سکول تک نہیں ہے۔ جناب سپیکر! اس کے بعد میں صحت کے بارے میں بات کروں گی کہ قبائلی اضلاع کے پی میں ضم ہوتے ہی ساتھ صوبائی حکومت نے سابقہ فاٹا کے تمام اضلاع کے ہر گھر کے ہر فرد کو صحت کارڈ مہیا کیا جس کی بنا پر میں شکریہ بھی ادا کرتی ہوں اپنے وزیر اعظم عمران خان کا اور بالخصوص خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب کا کہ انہوں نے صحت کارڈ کے اجراء کو یقینی بنایا، اس سے بھی ضلع مہمند میں صحت کارڈ کے جو مسائل ہیں کافی حد تک اس سے بہتر ہو گئے ہیں۔ آخر میں ٹائم کم ہے لیکن سب سے جو اہم مسئلہ ہے، اس طرف میں آنا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ ضلع مہمند میں اور میری ہی تحصیل میں جو

ورسک ڈیم واقع ہے، ورسک ڈیم کی رائیلٹی اور مراعات پر صرف اور صرف وہاں ضلع مہمند کے لوگوں کو حق حاصل ہے اور ان کا ہونا چاہیئے، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ وزیر اعظم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! یہ پرسوں بھی بات ہوئی تھی اور اس کی وضاحت کر دی تھی، آپ کو شاہد رائیلٹی کا مسئلہ معلوم نہیں ہے، رائیلٹی اس جگہ کو ملتی ہے جس کی زمینیں Affected ہوئی ہوں تو یہ باقاعدہ اس کے رولز میں آیا ہوا ہے کہ جس علاقے کی زمینیں خراب ہوئی ہوں تو ان سے Affected area وہ ڈسٹرکٹ پشاور ہے، اس پہ 2007 کا نیپرا کا ایک فیصلہ بھی ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ پشاور کا آتا ہے، تھینک یو ویری مچ۔ عبدالسلام صاحب! دوه منټه کېنئ به ټولې خبرې کوې ځکه چې Time limit د ټولو پوره شو، زه صرف ځکه چې زمونږه آفيسرز هم ناست دی او ټائم شوے دے، مونږه وئيلی وو چې درې گهنټې به سيشن چلوؤ او دا تقریباً څه کم پينځه گهنټې مونږه اوچلولو۔ جی عبدالسلام صاحب!

محترمہ صوبیہ شاہد: جناب سپيکر صاحب! نيم نيم سپيچ خو به ورته زه خراب کړم، په مينځ کښې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو هر ځائے کښې ټوپ وهئ جی۔

جناب محمد عبدالسلام خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډيره ډيره شکريه، جناب سپيکر صاحب! يو طرف ته کورونا د ټولې دنيا معيشت باندې او د دنيا طاقتور ترين ملکونو چې کوم مضبوط معيشت وو، هغه ئے تباه کړل، دغسې د هغې اثر په پاکستان باندې هم راغلو، هغه مضبوط ملکونو کښې په لکهونو، کروړنو سرکاری ملازمين د ملازمتونو نه برخاست شو، په کهربونو ډالرز د هغوی معيشت ته نقصان اوشو، دغه سې د پاکستان معيشت ته هم ډير غټ نقصان اورسيدو، خاص کر زمونږ کے پی ته هم ښه کافی نقصان هغې کښې اورسيدو، تقريباً ايک سو ساٹھ ارب روپئ بجټ کښې خساره راغله، د کورونا د وجې نه نقصا ن اوشو، معيشت ته ډير غټ نقصان اوشو، د هغې وجې نه د ضمنی بجټ ضرورت وو، دې وخت سره مونږ د هغې حمايت کوؤ۔ جناب سپيکر صاحب! معذرت سره يو دوه خبرې زما موضوع نه هټ کر ځکه ما پرون نه هغه بله ورځ بجټ باندې بحث د پاره ټائم غوښتے وو خو هغې کښې ماته ملاؤ نه شو نو زه معذرت سره يو دوه درې زما مطالبات دی، هغه زه پيش کوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ کښېنئ د ننه د ننه ئے اووایئ جی۔

جناب محمد عبدالسلام: ټولو نه اول زه د مردان سره تعلق ساتم، مردان د کے پی دویم نمبر غټه ضلع ده په پېښور پسې، محکمه صحت کښې چونکه هیلته ډیپارټمنټ باندې ایمرجنسی ده، هلته کښې د هیلتھ ډیپارټمنټ مردان میډیکل کمپلیکس دے، ډسټرک هیډکوارټر هاسپټل او باچا خان میډیکل کالج هغې کښې د فنډ د کمی د وجې نه هلته کښې کار ډیر سستئ سره روان دے نو مهربانی به وی که هلته کښې مو هغې ته فنډز دغه کړل چې هغې کښې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب! تاسو د ګورنمنټ سائډ نه یئ، دا کوم ایشوز چې کوم دی، تاسو خپل منسټر صاحب سره کښېنئ، دا ډسکس کړئ، په ضمنی بجټ باندې خبرې اوکړئ او دا نور ایشوز چې دی که تاسو او زمونږه آنریبل ایم پی ایز دا نور هم د خپلې حلقې خبرې کوی نو هغه که خپل منسټرانو سره او خپل ګورنمنټ دے، هغوی سره دې کښینی او خبرې دی اوکړی جی۔

جناب محمد عبدسلام: جناب سپیکر صاحب! یو ډیمانډ بل دے، یو منټ، یو ډیمانډ زما بل دے-----

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! زه به هم خبره کوم کنه----۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثوبیه شاهد صاحبه! تاسو کښېنئ جی۔

جناب محمد عبدالسلام: د فنانس منسټر صاحب نه دے ناست دې وخت کښې، زما یو ډیمانډ بل دے د تنخواه په حوالې سره، موجوده حالاتو کښې یا دې نه مخکښې لږه مهنګائی راغلې ده، مونږ ته د هغې احساس دے، زما د فنانس منسټر صاحب ته ریکویسټ دے، د کے پی وزیر اعلیٰ صاحب ته مو ریکویسټ دے، په تنخواه ګانو کښې د اضافې ریکویسټ دے، خاص کر مونږ دلته معزز اراکین پارلیمنټیرین چې دی، د دوئ په تنخواه کښې دې بالکل اضافه نه کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ممبر یئ، په دې خبره پوهیږئ چې بجټ پاس شوے دے جی، بجټ پاس شو، دا ضمنی بجټ دے، دې سره د تنخواګانو څه تعلق نشته، دومره خو ځان تاسو هم پوهه کړئ، آنریبل ممبرز یئ، د رولز نه هم تاسو خبر یئ چې بجټ پاس شو کنه، صرف خبرې کوئ جی، تھینک یو۔ جناب فضل حکیم صاحب!

جناب فضل حکیم یوسفزئ: شکریه، جناب سپیکر صاحب! Thank you ji, bundle of thanks۔ زما یو دوه ریکویسټس وو، بجټ خو ډیر په سخته کښې دا مونږ پاس کړو خو زه یو ریکویسټ کوم چې بجټ باندې بحث کول دا زمونږه د حکومت کار نه دے، دا د اپوزیشن والا کار دے چې په هغې کښې زمونږ نه څه غلطیانې شوې وی، زمونږ نه څه کوتاهی شوې وی، دا اپوزیشن دا کار دے چې د هغې نشاندهی اوکړی او مونږه د هغې دغه اوکړو، نو جناب سپیکر صاحب! زه د خپل حکومت مخې ته هم وایم چې مهربانی اوکړئ چې دا اسمبلی چې کوم ده دا د ټول کے پی کے د فیصلو یو Decision۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کے پی کے نه، خیبر پختونخوا یا کے پی وایه

Mr. Fazal Hakeem Yousafzai: KPK decision…..

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کے پی کے نه دے، فضل حکیم صاحب! دا کے پی کے نه دے۔

جناب فضل حکیم یوسفزئ: خیبر پختونخوا او کے پی کے خیر یو شے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه دے یو شے، په دې باندې به زه تاسو پوهه کړم جی، یو منټ په دې تاسو ځان پوهه کړئ، خیبر پختونخوا کښې خیبر یو Word دے او پختونخوا بل دے، دا Two words دی، کے پی دا پختونخوا دوه Words نه دی۔

جناب فضل حکیم یوسفزئ: دلته د خیبر پختونخوا فیصلې کوی، زمونږ د پاره قابل قدر دی، زمونږ د پار عزت دار دی، زما یو ورور وختی یو خبره اوکړه چې دا جمهوری حکومت دے، دا د عوامو حکومت دے او دا د عوامو نمائنده دے، زه دلته د اسمبلئ د ممبر په حیثیت باندې ټولو ممبرانو ته وایم چې کوم آفیسر ستاسو عزت نه کوی، ستاسو بے عزتی کوی نو یقین اوکړه دا د پی ټی آئی د انصاف حکومت دے، ان شاء الله تعالیٰ هغه به په دې صوبه کښې هم نه وی، زه ټولو ته وایم چې دا ستاسو حکومت دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی، ډیر مهربانی۔ انیته محسود صاحبه، نشته، زبیر خان صاحب!

جناب زبیر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیر ه مننه جناب سپیکر صاحب! زه خو په بجټ بحث نه کول غواړم خو یو فاضل رکن زمونږ علاقه کښې یو سکیم شوے

وو، په هغې باندې ئے اعتراض کړے دے ، زه صرف د هغې لړ Explanation کول غواړم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Short ئے اوکړه جی۔

جناب زبیر خان: بس یو دوه منټه به اخلم، بس دومره ټائم به راکوئ۔ زمونږ آلائی بټه گرام چوړې د آلائی حصه ده او د صدو نه هغې باندې د سواتی قوم عمل داری ده، سواتی قوم چې په آلائی کښې اوسیږی، دا په اته قبیلو باندې مشتمل دے او دا چې کومه آبادی ده، د شلو دویشتو حصو کښې تقسیم شوې ده او هرې حصې ته بیگ وئیلې کیږی او دا څو څو بیگونه د دې سواتی قوم خپل خپل د قبیلو حصه ده جی، بیا دیکښې چې کوم انچارج مقرر کیږی مونږ ورته په خپل لوکل ژبه کښې مقدم وایو جی، دا هغې قلنگ چې کوم اغستے کیږی هغه هم دا سواتی قوم اخلی۔ کوم کس دې ته دننه کول غواړی یا ترې وښکل غواړی نو هغه اختیار هلته د سواتی قوم سره دے۔ بله خبره دیکښې دا ده چې هلته که څه واردات اوشی که وړوکی لیول باندې وی نو هغه سواتی قوم کښینی په جرگه ئے حل کوی، که نه وی نو فوجداری مقدمات اوشی نو هغه د آلائی په تهانه کښې پی ایس بهنه کښې د هغې رپورټونه شوی دی او ډسټرکټ بټه گرام سیشن کورټ هغې کښې سزاگانې ورکړې دی، څوک ئے سزا کړی دی او څوک ئے بری کړی دی، نو صدو نه په دې علاقه باندې تر اوسه پورې د سواتی قوم عمل داری ده او تر نن تاریخ پورې دا نن نه مخکښې او دې نه پس دا د سواتی قوم او په دې باندې چې څه هم کیږی نو سواتی قوم هغې ته تیار دے ، دې نه یو قسم شاته کیدې نه شی۔ ستاسو ډیره ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه جی۔ محمد شفیق آفریدی صاحب!

جناب شفیق آفریدی: *تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ میں اگر بجٹ پر بات کرنا چاہوں تو وہ ویسے بھی پاس ہوگیا ہے لیکن یہ تو حق بنتا ہے کہ ایک ٹارگٹڈ بجٹ تھا، مشکل حالات میں ایک بہت اچھا بجٹ پیش ہوا ہے۔ اس کے علاوہ جو سپلیمنٹری بجٹ ہے وہ بھی اپوزیشن والے اعتراض کر رہے ہیں کہ خرچے بڑھ رہے ہیں، عوام پر جو خرچ ہو رہے ہیں، اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، ہمیں تو ڈر تھا کہ یہ Covid-19 کی وجہ سے عام لوگوں کا تاثر یہ تھا کہ یہ ہمارے جو 'مرجڈ' اضلاع کا فنڈ ہے، اس پر بھی کٹ لگے گا لیکن اس پر کوئی کٹ*

نہیں لگا، ایک بہترین کام کرنے کی وجہ سے فنانس ڈیپارٹمنٹ اور پوری ٹیم قابل ستائش ہے لیکن ساتھ میں ایک تجویز بھی پیش کرنا چاہتا ہوں، ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جن 'مرجڈ' اضلاع کے لئے خاص کر جدھر Militancy affected areas ہیں، پورے ضلع میں وہ ایک تحصیل ہے جس طرح پورے خیبر میں باڑہ Militancy affected اور Terrorism affected area ہے وہاں پر پور انفراسٹرکچر Demolish ہو گیا تھا، ابھی جو Division ہوتی ہے وہ Constituency wise ہر ممبر جو ہے وہ حصہ مانگتا ہے، میری تجویز یہ ہے کہ یہ Need basis پر ہونا چاہیئے اور Need basis پر اس لئے کہ ہمارے لنڈی کوتل میں Irrigated land نہیں ہے لیکن سب سے زیادہ فنڈ وہ لے گئے ہیں، تو یہ ترجیحات ہونی چاہیے اور دوسرا اس میں یہ ہے کہ میرا حلقہ جو ہے ایک سو پچاس کلو میٹر سے بھی لمبا ایک Radius کا حلقہ ہے اور جو دو حلقے میرے ضلع میں ہیں وہ ایک آٹھ کلو میٹر Radius کا ہے اور جو بالکل حیات آباد کے ساتھ Attached ہے، ادھر کمپلیکس کے ساتھ اس کا ڈیڑھ کلو میٹر کا فاصلہ ہے لیکن یہ ترجیحات ہونی چاہیے کہ ہمارے وزیر اعظم کا وژن ہے کہ ان علاقوں کو پہلے ہم اٹھائینگے جو پسماندہ ہیں، محروم ہیں، میرے حلقے میں ایسے بھی علاقے ہیں کہ بہتر سال سے کوئی آفیسر بھی ادھر نہیں گیا ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنڈاپ کریں جی۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> ادھر پچاس ہزار تک آبادی ہے، اس لئے میری یہ تجاویز ہیں کہ ہم روزگار اور تعلیم کے سلسلے میں ابھی تجاویز دیتے ہیں لیکن کوئی ادھر Accept کرنے والا نہیں ہے، وہ یہ ہے کہ دس سال سے میرے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شفیق صاحب! آپ گورنمنٹ کی سائڈ سے ہیں، منسٹر صاحب سے بعد میں بات کر لیں جی۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> سر! ایک منٹ، دس سالوں سے ہمارا تعلیمی سلسلہ رکا ہوا ہے، نئے سکولز نہیں ہیں، ہم نے تجویز دی کہ ادھر فوری طور پر کمیونٹی سکول سسٹم شروع کیا جائے لیکن صرف پچاس سکول۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ وزیرزادہ صاحب، دو منٹ میں وائنڈاپ کریں۔

<u>جناب وزیرزادہ:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں چونکہ پاکستان خیبر پختونخوا کی اقلیتی کمیونٹی کو Represent کر رہا ہوں، سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرتا ہوں، حکومت کا اور یہاں کے لوگوں کا کہ

پاکستان میں رہنے والی جو اقلیتی کمیونٹی ہے وہ دنیا کی خوش قسمت ترین کمیونٹی ہے کیونکہ پاکستان اقلیتوں کے لئے دنیا میں موزوں ترین ملک ہے، یہاں پر بسنے والے منارٹیز جو ہیں وہ اس ملک کے آزاد شہری ہیں، ان کو سارے حقوق اس طرح حاصل ہیں، میں اس اسمبلی کے فلور سے پوری دنیا اور خاص کر ہندوستان کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان اور یہاں کے لوگوں سے آپ سبق سیکھیں کہ اقلیتوں کے ساتھ کیسے سلوک کیا جاتا ہے؟ خاص کر مسلم کمیونٹی جو اقلیتوں کا خیال رکھتی ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ بجٹ جو پیش کیا گیا ہے، اس کو میں اس لئے تاریخی بجٹ ڈیکلئر کر رہا ہوں کیونکہ اس بجٹ میں کے پی میں رہنے والی جو منارٹیز ہیں، ان کے لئے جو بجٹ رکھا گیا ہے وہ تاریخی بجٹ ہے، آج تک کسی پارٹی کو یہ احساس نہیں ہوا اور نہ توفیق ہوئی، نہ ان کی قسمت میں تھا کہ ان کے لئے ہاؤسنگ سکیم اسی فیصد جو ہمارے اقلیتی لوگ ہیں، کے پی میں جو رہتے ہیں، ان کے اپنے گھر نہیں ہیں، یہ واحد پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے کہ اقلیتوں کے لئے ہاؤسنگ سکیم اس بجٹ میں رکھی گئی ہے، میں اس کو ایک تاریخی بجٹ ڈیکلئر کر رہا ہوں، اس کے علاوہ یہاں پر بسنے والی جو ہماری اقلیتی کمیونٹی ہے، ان کے لئے جو روزگار سکیم رکھی گئی ہے، یہ بھی تاریخ میں ایک انوکھا اور ایک منفرد اور ایک زبردست بجٹ رکھا گیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنڈاپ کریں جی۔

<u>جناب وزیرزادہ:</u> میں حکومت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جناب سپیکر صاحب! میں چترال کے حوالے سے صرف ایک منٹ میں بات کروں گا۔ ہمارے محترم مولانا صاحب جو ہیں، اس کے علاوہ بادشاہ صالح صاحب نے بھی کافی باتیں کیں کہ چترال جیسے پسماندہ علاقے کو نظر انداز کیا گیا ہے، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو دو دسٹرکٹس ہیں کس پارٹی نے دو ڈسٹرکٹس کر دیئے ہیں، چترال کو دو ڈسٹرکٹس بنا دیئے ہیں جو چودہ ہزار ایک سو پچاس اسکوئر کلومیٹر ڈسٹرکٹ ہے، لوگ پاکستان بننے کے بعد اس کی ڈیمانڈ کر رہے تھے، جناب سپیکر صاحب! دو ڈسٹرکٹس کے بعد چترال کے لئے بجٹ میں جو پیسے رکھے گئے ہیں، اپر ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر کے لئے بیس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، ہمارے ایم پی اے صاحب رہ گئے ہیں، ایک پیسہ بھی چترال کو نہیں دیا گیا، اپر ڈسٹرکٹ کے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنڈاپ کریں۔

<u>جناب وزیرزادہ:</u> جناب سپیکر! ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں، یہ ایک منٹ آپ کا کبھی ختم نہیں ہوگا، جی وائنڈاپ کریں۔

جناب وزیرزادہ: چترال کے لئے خاطر خواہ رقم رکھی گئی ہے، قبرستان کے لئے چترالیوں کے 1122اور ان۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکرا! ما یو خبره کول غوښتل۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خپل سپیچ خو کولې شی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، یو منټ، خپل سپیچ به نه کوی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه خپل سپیچ نه کوی، ته خپل سپیچ او کړه جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چې دا ټول سپیچز اوشی نو بیا دې جواب ورکړی کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب! تاسو هغه دغه نه مخکښې منډه وهئ، هغه خپل سپیچ کوی او تاسو مخکښې نه هر هغه کار کوئ لګیا یئ، تاسو سپیچ نه کوئ، هغه خبره غوئے حلال نه دے او خانکے تیار دے، که څنګه متل دے جی۔ شوکت یوسفزئی صاحب! سټارټ کړئ تاسو۔

وزیر محنت وافرادی قوت: زما یقین دے، ځومره سیر حاصل بحث چې اوشو، پکار خو دا وه چې مونږ په ضمنی بجټ ډیر بحث کړے وو خو دیکښې ډیر قومی ایشوز هم پکښې راغلل او ستاسو دې دغه ته سلام کوم، دې صبر و تحمل ته او بیا خپل د ټولو ممبرانو، دا وړومبے ځل دے چې که هغه جنرل بحث وو په بجټ باندې یا په ضمنی بجټ باندې بحث ډیر ښه انداز سره هر سړی د خپل د زړه بړاس هم اویستلو، وړومبی ځل باندې وزیرانو پکښې هم خبرې اوکړې او ممبرانو هم اوکړې، ټولو د یو بل خبرې واؤریدې، دا ښه خبره ده، دغه شان دغه چې وی نو ان شاءاللہ تعالیٰ زمونږه او ستاسو تعاون به جاری وی نو د اسمبلئ ماحول به هم ښه وی او دا صوبه به هم ترقی کوی۔ زما خو دا درخواست دے، زه زیاتې

خبرې نه کوم، دوه درې څیزونو باندې به راځم، یو خو دا ده چې دا بی بی خو لاړه، نګهت بی بی د جیلونو حوالې سره ئے خبرې اوکړې، زه صرف په هغې یو نکته کول غواړم چې تاسو ته که یاد وی یو کمیټی جوړه شوې وه، جیل ریفامز کمیټی، نن نه تقریباً دا 95-1994 کیدې شی دغه ته به یاد وی ډپټی سپیکر صاحب ته چې یو کمیټی جوړه شوې وه، قمر عباس صاحب پکښې هم وو، بیګم نسیم ولی صاحبه پکښې هم وه، دې وخت کښې که تاسو اوګورئ نو د جیلونو ریفارمز لازم شوی دی، جیلونو کښې چې کوم خلق اوسیږی، لکه ګنجائش نه زیات خلق دی، د هغوی هغه مینیو ته اوګورئ، ډیر څیزونه داسې دی پکار ده چې مونږ په هغې باندې دا ایوان ښه ټهیک ټهاک طریقې سره سوچ او فکر اوکړو او مونږ خپل د جیلونو ریفارمز په ښه طریقې سره اوشی او د دوئ په تعاون سره مونږ غواړو چې د اپوزیشن تعاون مونږ سره وی او د جیلونو ریفامز چې دی، دا مونږ غواړو او په دیکښې چې څومره د دې دغه وی چې کم از کم د انسانی حقوقو Violation نه کیږی۔ دویم جناب سپیکر! د بی آر ټی خبره اوشوه، اکثر زه په دې حیران یم چې دا زمونږ ملګری دی، دلته فګرز دوئ Quote کړل چې دا سو بلین ته لاړو، څوک وائی نوے بلین ته لاړو او څوک وائی چې اضافه اوشوه، څوک وائی کرپشن اوشو، زه صرف دا شے نن کلیئر کوم، غواړم چې په دې ایوان کښې د بی آر ټی ټوټل قیمت څه دے ؟ سر، دیکښې دوه څیزونه دی، یو بی آر ټی ده چې کوم لاهور کښې چې خلق وائی، دا بی آر ټی ده چې کوم د هغې یو سټیشن نه شروع کیږی، بل سټیشن ته به بی آرټی وائی، د دې ټوټل لاګت چې وو جناب سپیکر! دا انتیس ارب وو او بیا په دیکښې پونی تین کلومیټر اضافه اوشوه، پونی تین کلومیټر اضافې سره بیا اټهاسټه کلومیټر په دیکښې چې کوم فیډر روټس وو، د دې اضافه اوشوه، اټهاسټه کلومیټر هغه پونی تین کلومیټر نو تقریباً د دې اضافه ساړهے تین ارب پورې دا Estimate شوے دے، ساړهے تین ارب به دیکښې اضافه کیږی، دې سره باقی دیکښې دا ده چې په وړومبی ځل دا بی آر ټی چې د دې خپل بسونه دی-----

(مداخلت)

وزیر محنت وافرادی قوت: یو منټ صبر اوکړه، یا خپل، جناب سپیکر! دا طریقه نه ده، دا طریقه څکه نه ده، که دا ناجائزه ګڼړی نو دا طریقه نه ده پلیز۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم! مینځ کښې Interruption مه کوه، دا د ماشومانو په رنګ حرکتونه تاسو مه کوئ، تاسو آنریبل ایم پی ایز یئ، د ماشو مانو په رنګ حرکتونه کوئ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: مونږه هم یو، تاسو ته پته ده چې د شوګر مریض یم، دومره وخت پورې مو انتظار اوکړو نو مهربانی اوکړه د هر سړی خبره اوره۔ جناب سپیکر، دې وخت کښې بسونه په لاهور کښې اوس هم Rented دی، دا چې دوئ کوم یاده وی چې دا ستر ارب ته لاړو، زه اوس هم تاسو ته دا وایم، ستر ارب دی که سو ارب یاد وی، دا ان شاءالله ټوټل چې دیکښې دا بسونه شامل شی، دا په لاهور کښې نشته لیکن لاهور بی آر ټی چې ده، دا نن نه اووه اته کاله مخکښې جوړه شوې ده، بتیس کلومیټر ده او ټوټل لاګت د هغې راغلے دے چونتیس ارب، هغه وخت کښې دا تیار شوه، زمونږه په هغې راغلی دی اوس سات سال بعد بتیس ارب او دا بتیس کلومیټر ده، دا هم بتیس کلومیټر ده، زه د بی آر ټی خبره کوم، باقی څه دی، باقی زمونږ کمرشل پلازې دی، ډیپوز دی، بسونه دی، دا هغلته نشته، دا تاسو کنفرم کړئ نو دا بل چې اټهاسټھ کلومیټر فیډر روټس مونږه اچولی دی، ساړھے تیره کلومیټر Elevated دے، دا هغلته نشته، ساړھے تین کلومیټر Underpasses دی، دا هغلته نشته، دومره مهربانی اوکړئ چې کله خبره کوئ، که دا ایوان دے، دا خلق ئے اوری، دا عوامی منصوبه ده، ډیره غټه منصوبه ده او دا هم تاسو ته خوشخبری درکوم چې د دې دوه پورشنې چې دی، One او Two دا Already hand over شو او دریم چې دے ان شاءاللہ تعالیٰ دې Next week پورې به هغه هم Hand over شی، دا تاسو ته زه خوشخبری درکوم او تاسو ته دعوت هم درکوم که تاسو غواړئ د دې څنګه چې دا سیشن ختم شی جناب سپیکر! چونکه هغلته Testing service شروع شو، د ډرائیورانو ټریننګ شروع شو، چې څنګه د هغوی هفته دوه لګی، د ډرائیورانو ټریننګ پوره کیږی، زه تاسو ته دعوت درکوم چې راشئ که تاسو هر څومره وایئ نو زه یقین سره وایم چې دا به زیاتیږی، ځکه چې د صوبې هر څه واضحه دی، که دیکښې

چاته څه دغه ښکاری، زه حاضر یم، دا زمونږه دغه چې دے، ټرانسپورټ منسټر حاضر دے، زمونږ چې کوم Executing agency ده، پی ډی اے هغه حاضره ده، تاسو ته یو یو فکر درکولو ته تیار یو، برائے مهربانی بغیر د تحقیق نه الزام تراشی یا صرف دا وئیل چې دا خو کرپشن شو، دلته مونږ به تاسو ته د یو یو څیز حساب درکولو ته تیار یو او دا هم درته وایو چې مهربانی اوکړئ لږ هغه معلومات اوکړئ چې تاسو د لاهور بی آر ټی مونږ سره Compare کړئ، د لاهور د بی آر ټی خپل بسونه نشته، هغه ټول Rented بسونو باندې چلیږی، د هغوی دومره دغه چې دے، کنسټرکشن ئے نشته لیکن زه بیا هم تاسو ته دا وایم چې ان شاء الله تعالیٰ څنګه چې دا بجټ ختم شی، ټولو ته دعوت ورکوم چې A to Z یو سر نه به ئے شروع کوؤ بل سر ته به ځو، تاسو ته به ئے ښائم چې بی آر ټی کمپلیټ ده ان شاء الله تعالیٰ او ډیر زر به مونږ د عوامو د پاره دا کهلاؤ کړو۔ دې نه علاوه د مزدورانو خبرې هم اوشوې، زه چونکه د لیبر منسټر یم، پخپله مونږه ان شاء الله یو څو فیصلې کړې دی خو زه به بل وخت کښې د هغې دغه اوکړم خو Simple دا چې اوقات کار او د هغې چې Minimum wages دی په دې به Compromise نه کوؤ، که هغه سرکاری پراجیکټس وی، هغې ته هم اوس شوکاز نوټسې روانې دی او که هغه پرائیویټ ادارې دی، د ساړھے ستره سو نه به کم یو مزدور هم نه اخلی ان شاء الله تعالیٰ او که هغه هره اداره ده۔ دریم جناب سپیکر! یو د هاؤسنګ سوسائټیانو حوالې سره خبره اوشوه، دا چونکه زمونږه Already ضرورت ډیر زیات کم دے، په دې صوبه کښې اکثر په مونږه Depend کوی، په پنجاب باندې اکثر او کله چې هغه پابندی اولګوی او دا پابندی دا نه ده چې نن زمونږ په دغه کښې لګیدلې ده، په هر دور کښې لګیدلې ده او چې کله هغه پابندی اولګوی بیا صوبه پخپله جوګه نه وی، دې وجې نه زما خپل خیال دا دے چې کوم هلته نه خبره اوشوه د هاؤسنګ سوسائټیانو، زه خپله د دې Favour کښې نه یم ځکه چې دا زما خپل خیال دے دا دوه څیزونه دا تباه کوی، یو ئے Environment هم تباه کړو او زراعت ئے هم تباه کړو، نو زه دې ایوان ته او زمونږ د حکومت د خوا نه دا یقین دهانی ورکول غواړم چې په دې به قانون سازی کوؤ ان شاء الله او ستاسو سره مل کر به ئے کوؤ، کم از کم دا

هاؤسنگ سوسائټیانې چې کوم یو مشهور گروپ شروع دے، کوم ځائے کښې ایګریکلچر لینډ دے، کم از کم هلته خو ئے نه پریږدو، دا تاسو ته زما دغه دے، باقی دلته د اے جی این قاضی فارمولې خبره اوشوه، د صوبې د نیټ پرافټ خبره اوشوه نو هیڅ قسمه Compromise به نه وی، وزیر اعلیٰ محمود خان تیر شوې ورځ بیا میټینګ کړے دے، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم صاحب ته او هغه که د هغه طرف نه کله انکار اوشو بیا به بالکل مونږ تاسو سره ولاړ یو خو چونکه دا مشکلات دی، دا Covid-19 چې کوم مشکلات پیدا کړی دی، پوره دنیا کښې ئے پیدا کړی دی، دا صرف پاکستان نه دے، زه اوس هم دا ګنړم چې ډیر ښیزونه داسې دی چې دا کوم بجټ ئے پیش کړے دے، دا کوم مشکل بجټ دے، زه وایم د دې نه نور ښه بجټ کیدې هم نه شو، کوم مشکلات مونږ ته دی، مونږ ته پته ده، الله ته پته ده، بیا اخر چې کوم فاټا ده، دوستانو خبرې اوکړې، گوره دوئ اکثر دا وائی چې زمونږه انضمام اوشو، مونږ څه تبدیلی اولیده؟ جناب سپیکر! دا انضمام خو اوس اوشو، اوسه پورې دا فیډرل ایډمنسټریټیو ایریا وه، فیډرل ایډمنسټریټیو، د دې ذمه دار څوک دی؟ دا صوبه ده؟ د دې نه مخکښې وفاقی حکومتونه تیر شوی دی، پکار ده چې که حساب کتاب کوی نو بیا خو دې د هغه سر نه شروع کړی ځکه که سکول نشته، کالج نشته، زه ئے هم منم چې نشته، سړکونه نشته، اوبه نشته، فاټا د مشکلاتو سره مخ ده نو د دې ذمه دار څوک دی؟ اوس دا د انضمام څومره مشکلات مونږ ته پیدا شو، څومره مشکل سره مونږه انضمام اوکړو جناب سپیکر! مونږه تقریباً یو کال په انضمام کښې اولګولو، دا تبدیلی نه ده، نن لیوی خاصه دار چې دی هغه فل د پاکستان ملازمین دی، هغوی ته فل تنخواه ملاویږی او ان شاء الله تعالیٰ سینتیس ارب تیر شوی کال چې دے د هغې منصوبې شروع شوې دی او دې کال تقریباً ایک سو اسی ارب نه زیات د هغې بجټ دغه شوے دے۔ جناب سپیکر! ظاهره خبره ده چې کله منصوبه بندی کیږی، هغې کښې ټائم لګی هغه داسې نه وی چې یو دم راغلو او پیسې ئے مونږ اویستلې، نن د الله فضل سره دا ټولو نه غټه تبدیلی ده چې د فاټا خلق راځی، دې اسمبلئ کښې کښینی او خپل د حقوقو آواز اوچتوی، د دې نه بل غټه تبدیلی کوم ځائے ده؟ دغه مونږه هم دغه کوؤ، دوئ به هم دا

خبره کوی (تالیاں) ان شاء اللہ تعالیٰ زما خپل دغه دا دے، ما سره دوه دري نور هم پوائنټس دی خو چونکه ما تاسو ته اووئیل چې د شوګر مریض یم، زما خپل دغه Down کیږی لګیا دے نو زه معذرت غواړم او ډیر ښه ډیبیټ اوشو، زه مشکور یم، اپوزیشن ډیر ښه طریقې سره دوئ ډیبیټ اوکړو او خپلې خپلې خبرې ئے اوکړې، ظاهره خبره ده ټولې مسئلې نه حل کیږی په یو ځائے لیکن دا ده چې کم از کم ښوک چې دلته نمائندګی کوی، هغه ته دا حق حاصل دے چې هغه خپله خبره خپلې حلقې ته هم اورسوی او دلته ئے هم اورسوی۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: زه د خپل طرف نه هم د اپوزیشن او د پارلیمانی لیډرز یعنی د ټولو پارټو چې کوم دی، د اپوزیشن والا ممبرانو هم شکریه ادا کوم چې کوم Smooth طریقې سره دا سیشن اوچلیدو تر ننه پورې، زه د هغوی شکریه ادا کوم Personally، ښنګه چې بابک صاحب هم خپل سپیچ کښې اووئیل او نورو ایم پی اے صاحبانو هم اووئیل چې خیبر پښتونخوا نه چې کوم بجټ سیشن ښومره ښه طریقې سره اوشو نورو صوبو کښې پکښې ډیر مشکلات راغلل، ډیرو خپلو کښې بحثونه پکښې اوشو نو زه خپل طرف نه هم د دوئ ډیره شکریه ادا کوم جی۔

The session is adjourned till 2:00 p.m., afternoon, Saturday 27th June, tomorrow.

(اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 27 جون 2020ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)